

بکریہ

Checked 1968-69

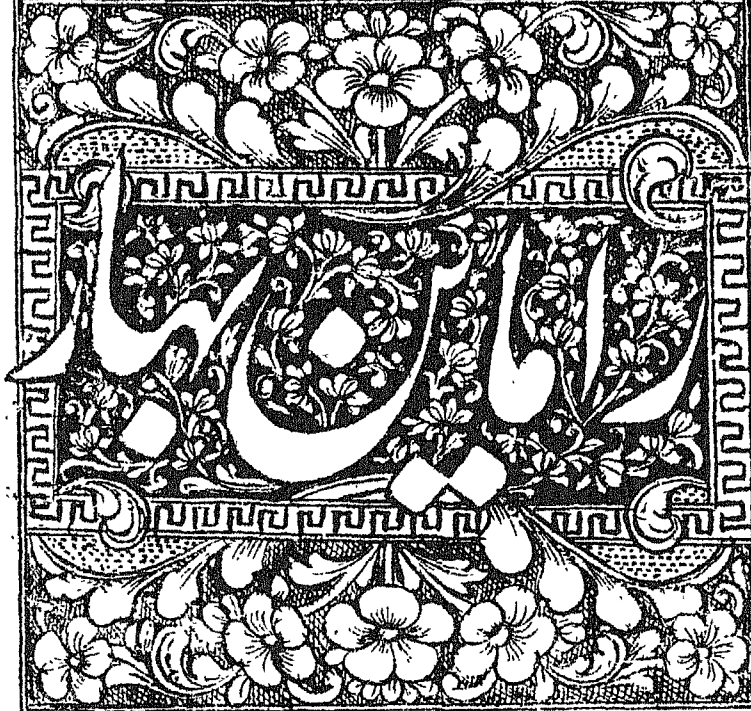


41-4 257 (257) 10727

257 10727

بجھو او ماندھا کار کیکر پکریا  
سری ن ن ن ن ن پکریا

پونہمی لسی کرت راماین کے ساتوں کا ندارد و مطلوبہ نظم و گلش پاکیزہ گفتار رسمی



مع لب لباب راماین تہ تیغ موزون مخوار جہند خیال بابو باگنی بہاری لال مخلص بہ بہار

مطبع می منشی نو کستور بخش شانی چھپی



RECEIVED 2008

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U249



# گورو جی سہاسی ہو سری کنیش آئینہ

سری گیسو کی سونے کی کڑی  
مراد دل ٹاؤن کی دعا ہے



## است سری دیوی جی کی

کرین چن مین جن کو نہا  
کھسے کوک زبان خابیان سے  
حربان پڑام ہو برکین مین

وہ ہن چنچ سری دیوی یا  
کروان صینٹ کیا لالہ بے  
نظر کر اسے دیر چکر مین

نواؤں میں اپنا التجا سے  
سوم میں سندرہ ترسول چو  
وہیں کے ہاتھ پر دم بلج

پہلوں میں سری دیوی کو  
کھل ایک ہاتھ کھڑو دوسرے  
سے چاہیں دیکھیں مین

ملی ہائے بہاری لالہ آسا  
سری کالی سے رنسا پہ آسا



## است سری حرکت کی

میں سب پر رونے لگا علی بابا کے سمجھ اور عقل میں علم پر نہ جو کچھ نام و نگاہ سے نہ میں کو نہیں میں اکیلا نہ براکا کی نام ہو غرت	سری حرکت کی جی میرا نہ کوئی دن سوا نہ گھبر میرا جادو والی اس کے دل جان میں اکیلا نہ علی اوٹکی دھلے جاہ لکھی کے بھاری لالہ	میں سب پر رونے لگا علی بابا کے سمجھ اور عقل میں علم پر نہ جو کچھ نام و نگاہ سے نہ میں کو نہیں میں اکیلا نہ براکا کی نام ہو غرت
--	--	--

## ورتا لیت کتاب

میرا بھائی لالہ جو نام سوم و جبکہ ہو خواہ پنجاہ اٹا انا صبح حب الوطن ہے وکالت میں مغز نامور ہے معاذ و فتری کا تھا اور کلام	میرا بھائی لالہ جو نام سوم و جبکہ ہو خواہ پنجاہ اٹا انا صبح حب الوطن ہے وکالت میں مغز نامور ہے معاذ و فتری کا تھا اور کلام	میرا بھائی لالہ جو نام سوم و جبکہ ہو خواہ پنجاہ اٹا انا صبح حب الوطن ہے وکالت میں مغز نامور ہے معاذ و فتری کا تھا اور کلام
--	--	--

برہمچری پرست و نامی برادر خاص میں ہفت میں شو خلف میں تین اونکے نیک نبیا وگراہوں جو موجود زمان میں پیشکش سے اودھ میں جوت میں دراکھیاں میں باہاری روشن جو خالو زاد بھائی شچے میں برادر زادہ بدھ سین پٹن	راما خوشدل مرا اونکے نامی ہو بس جگر ہی محبت اونکی بھو وہ رام جاکئی اوشیشو برپشاد وہ گوری سہا نامی بکمان میں وہ پوکھراس جی شیریں شیریں سعادت سے رہیں نرل کے سن گل ہفت کے وہ بل چمن میں لیاقت لگی سبقت کبہ	اودھ میں تھے وہ ناطال فی الحال مرے جو خاص مون کے ہست نکوہورت نکوسیت نکونام پیشکش تین ہفت ایک میں برادر نکا ہو دھیت انی می قدیمی اونکا پٹیاں وطن ہے جو میں اونکے بھیمین برپشاد یکانہ خاص ششی رام بھائی لیاقت میں دواہ نامہ درن	وہ سیتا پور میں تھے میں ناطال وہ نبی ہر جہان میں نامہ در سعادت میں ہر وقت خوش کام گرامی حوصلہ خوش نشان میں سب سے ہر کی دیا سے خوش می عجب قصہ خیالان چمن سے سعادت مند میں اوزنیک شاد دلی لہفت ہے اونکو باصفائی برادر ہمد گشمس وند میں
عزیز از جان پتیم رامی نامی جیشٹ آنیری اور دکالت برادر خود کا پر نعم پسر جو وگر جو روپ ناما میں ہی بالو دکلیون میں مقرر میں وہ شہنشاہ چرن میں ام کے شپ کی پٹن برادر انکے چھوٹے لال نامی پیشکش کے جہان پر طر تین میں بہاری باہر گوری پیشکش سعادت مند اسکے وہ پس میں بزرگوں کے میں یہ میں خوشدل کلام رام میں تحریک ہر دم تمنا وستان میں جو بائی جہان میں نام خوش رانا میں	مودب میں بہر شیریں کلامی خطابی ہو با شان و شکوت ہفت ہر دون جان جگر بغزندی بھیسے چاچا کا دلجو ہے اونکے لطف کار ایک شکو اجی تھار وہ عیسے نکوہیں مودب میں بزرگوں سے نامی لیاقت خلق میں شیریں شیریں سعادت کے رہیں ل شاد خوشتر پر خوش خلق کو جان بکمان بچے گلزار کے گل ہمد گرل برای مختصر کرتے تھے ہمیں کتھارا نامی لکھکر سنائی سری لچھمن باسے داسی ہو دلی الفت جسے ہر س لکھا	پریشٹ ناما میں لڑ جکت با بھو گل میں اونکے دور پسر اونکے پیار مرے ساد ہو جا جو چو کھ لال ہنومان ورجوا میں پٹی منصر میں پر نعم پور وہ دپٹی منصر میں گلہ ستہ لکھا کیا خوش جو ہو ساسع مر مے خواش	وہ سیتا پور میں تھے میں ناطال وہ نبی ہر جہان میں نامہ در سعادت میں ہر وقت خوش کام گرامی حوصلہ خوش نشان میں سب سے ہر کی دیا سے خوش می عجب قصہ خیالان چمن سے سعادت مند میں اوزنیک شاد دلی لہفت ہے اونکو باصفائی برادر ہمد گشمس وند میں
وجہ تصنیف راما بن			
لکھن پو خاصا کے بندہ وانک	جہان گناہ کی چھ چا عیان	میں ساد میں	

غلام رام کے عزیزند ہیں وہ ہیں پرچم دار کا پر سادہ شاد پسر نجیم ہیں موسیٰ لہجہ بناوین رام لیل سال در سال سرفتر ہری ہرین پر سادہ مجھے آنے قدیمی ہو محبت پسر انکا ہو گنگا جی کا پر ساد مرے سکھ دیو ہیں بیو بھائی شفیق حال ہیں کاشی پر ساد انھیں الفت ہر میرے دل پہ نظر ہزاری لال مصری لال شہو ہیں مشفق ایشری پر ساد نامی محبت کے ناتھ سے پر ساد پاؤ ہوئے خوش یہ کتھا میں نے سنائی ہوئے ہیں دیوتا چندی سہائی ولی الفت جو دیکھی اس کتھا سے پڑی لکھک جو رام بن کتھا میں	سعادت کے بہت پابند ہیں وہ دو ہیں رام باسینا نکو زاد ششم ہیں شام سندھ خوش کلا اسی پر چاہے رہتے ہیں خوش حال دیاسے ہر کے وہ دائم ہیں شاد دو جانب سے برھی الفت میں بزرگون کے رہے سایہ میں با قدیمی دوستی دل سے تھائی نظارہ باطن یکساں ہیں شاد ہر مانکے نام نبواری وہی ہو ہوئے شاد اگر خود طبیعت سے شاد ہوئیں پور قدامت اب لکھ پو انھیں ہر رام سے الفت ملے ہوئے ہر جگہ سے خوش حال کلام نیک میں اصلاح پائی تو نام نیک نے رونق بھی پائی کیا ظاہر انھیں اس بد سے	پسر انکے عیب شیریں سخن ہیں سوم ہیں نام نلسی رام جانو بھاری برج ہیں بالال مشہور وہ ہیں سے اس کتھا کی ابتدا ہے عجب خوش خلق عالی خاندان ہیں چرن کالی کے گوری کے پسر ہیں جو پاک رام کو جگ میں بکھانو پسر ہیں نندراستھ پر ساد پسر ہیں چار جیون اربع غما سرشتہ دار جھاؤ لال صاحب بخوش خلاق اور شیریں کلام برادر ہمد گرو سے چار تن ہیں ہیں گوری لال پر پھوٹیاں دیو ہیں نشی کے پسر شہ خوش کونرا لکھا میں نام ہر کی التجا سے پسر ایک ہنسا سیکو لکھ کا ہوئی تحریک سب کی ہر کتھا میں	برادر ہمد گرو بہت تن ہیں گیا پر ساد چوتھے جگ بکھانو پسر مقم وہ ہیں شاد دوسرو ہوئی انجام اب ہر کی دیا ہے لیاقت میں وہ کیتائی زبان ہیں لقب بابو خداد پر ہند ہیں مرے محسن کو پر ساد جانو نکو صورت نکو طینت نکو زاد محبت اور لیاقت میں برابر ہر اک دل کے ہیں محسن اسی کتھا ہیں کر با سے رکھو برکے داسی لیاقت علم میں دانائی حق میں رہیں ہر کی دیا سے شاد دوسرو لیاقت علم میں یک کیت سے آزاد رہے ہر کی دیا آتہ وقاسے دوم پر ساد نام کا ہر کلام ابتدا سے انتہا میں ہوئے خوش بدل بھی شکر ہیں
---	--	---	--

برات جانا شکر جی کا



## بیاض شکر جی کا بیان

میں سحر وانی شکر دل صفا ہمالا گرتھیک رانجھ بھل کہا انجھ شمسون کو طلب کیا سہ اسکا نام کو جا پر و فاسے جو پچھین انوین من بڑ بھل کہا نارو نے میں کیلاش بڑ کیا انکار چھرم پچھ بولا	نظر کر با کرین اپنی دیا سے دیا تھی جی میں ل تھا نہ چھین بتاؤ نام اسکا کنکر خست لینگیک اسکو پیش کر دیا سے تلاشی بر ہو کے دیر میں چا گئے برہا و میں کو بھیدا کر وہ رستہ کا دکھ بجا کا بولا بہا ر آئی بیاضی شیونے گرا	بیاض گرا لکھون کلکے ہلکے ہوئی پیدا جو اس جو کے کھنڈ جو پچھ حال دسکا پچھ سے ہو واجب ہوش بھی میں میں تو بہت ڈھونڈا پایا برنما کن کہا شکر سے اب گرا بر دم بیاض کی چلے شکر جو گرا فلک کے زیر سے پھول ہر جا	وے پچھو شیرین بیان سے حسین نور و ماہ سپر کہا نارو نے یون شیرین پچھ جیاسے دل شکر لوگی تھی ہوے لاچار تب لوگے مکا کن دیا سے لےئے اسکا دو کوہ رخ ہوئے تین تیس کوٹ دیا کا
--	---	---	--

### استیت سدری ہما دیوتی ہمالیج

بھولا ناچ کر بال ہری ہریس دیس بنکنت شست نہ کر بھولا سوکھ ہرن نجان کیو
---

دینا تھ ٹپت ہر سنا سب شب شکر دیا کر  
برہر کہنوں ہری ہری سرگن نین من کیا کر

### بولت میں پچھ بھولا بھولا میں میں آجان کیو

ہو اناسی گھٹ گھٹ باسنی مہو اس شوہنک بن بن پرت پرت چھوٹ چھوٹ پیا روٹھلی کو دھنک پارتی پیاری پیاری کوئل گات کو سنگ بل کیچھ ٹٹا جھ سے نوار چھ دوا ایک ہر گنک
--

### دین یاں کلکٹ راماسین عم منجھان کیو

کے پچھ ناگن کی الازن کنڈل کان گلو انگ بھجوت جٹاچ گنگا کا شہر ران مان گلو باکتر مرک چھالا اڑھے دھڑو دھڑو دھان گلو ہین بر داکن دیا نایک گن گاوت گن گلو
---

### بھولا لانا بھولا کی تھون جھوت ہی کلیان کیو

اسو ک منچر چھلا چائی جھوت براتی سناسے کر دور و سوہت لستہ شہر بابے جھانچھوٹ گے بیل نادیا کینھ سواری کوئل سنگے گے بری قیان جری برن بھان بھان گے
--

### بیاض من چلے سے تھیا رسا پڑو ہمالا کیو

اسا کی سرن پچھ بھولا ناچ کر پالا بیل بھر نظر دیا کر جھوہ چھین میں ہوئے
---

دو چھ دھرم نر اور ناری سو کو ساتی تہہ کالا | اسنا رشت نامر شیشک اگیاں من کالا |  
 بابائے واس کتے جو رے اگیاں من کتاں کتاں |  
 آغاز بال کاٹ  
 پیدا ہونا راجپوت درجی کا



ہوئے پیدا جو درست سے وہ یکدل چاہتے ہیں  
 ساسی علی جنگ پور میں جہاں سیتا جاتی

وہ درست صاحب نامک ہیم محبت میں تھیں کتنا کھانی وفا کتے ہیں ناز میں تھی اودھ میں اس جگہ تر تھیں رکھوں سے تھی شکایتیں ہر ایک تھا مقتدر شہنشاہ بعد نظر عورت سے چھایا	کھوں نصیحت تہہ بفت اہم پتے تھیں ان کی تھی انی سونتر نام سوچ میں تھی پڑی در شکت باغ جہاں جو تمنا ان کی دل میں تھی رکھی سنگی جو عابد تھے زنا زن مکار سے رکھ کو لپا	لکھا مطلب رت میں تھی شہنشاہ تھا سلاطین جہاں کا وہ میں کئی لفت گزین تھی سلف سے راج درست مکان جو تو نگر داد سے خوشدل رہا گئے لاپرواہش دلوں کے عورتوں سے متفرد دل سے ہیں	ہو تھی کرت ملشی اس جی کی اودھ کے راج میں نامی تھا کو سلا نام بانو اولین تھی اودھیا جہاں تہہ بندوان جو رعایا زیر حکم او کی تھی بہشت میں گرو تھے کہیں گرو سے حال سنگی رکھ مناجا
---	--	---	---

کیا کہ جی نے جسم جگے جگے کھا شہ سے کہ خواہش لے جی دو حصہ رو و بانو سے لے جی ہوئے تھے گینگے سے جہنم سوزن سے لگوں رستہ جی بیان کلک پانچ ہو رکھی کا دانت پانچ مارچ کا ڈھنگ اگر راجا رام مارین انکو اگر لکھن راجہ نے کیسے کہتا لکھن شہ نے کیا جب جاوے جی وہی رام دیکھن نے پھر کیلن ہوئے بچوں سو اتیہ بہم	ہوا اوس جگ میں اکہ پیا یہ جو پر ساد لپکا کر اوسے دم کھلایا تیسرا کہ کیکے طلب سوزن تھیلن سٹال میں تم دیا انعام زرا جاگن تھے عبادت کے لیے تمہا بن بنایا کیا کہ تہہ ہمیشہ جگ بچنگ تو مکو جگ کرنا ہوئے کر دم جگ بس جا بچطراب گندہ اوسدم ہو پھر تار کا کا سویا ہوتا تار کا مارا بیک لک خوشی سے رام کی الفت تھی دم	پکا کی کھیر شہ کو مسکے لولا دیا پر ساد بانو لولین کو ہوئے جب ام کو سلا سی پیدا مراد دل و بانو کی برائی بھرتھ اور ستر بن ام و لکھن تھے جو لبوافر کو صوا خوش آیا رکھی نے جیت تکلیف پائی وہ راجا پانچ رام و لکھن کو جو اوگیا بھان پر دو خوشوار سو باہو تار کا مارچ دیوان لگا مارچ کے جو بان جا کر سکھائے دل سے پھر علم ستر	ہمیر ان خرد مقصد کو تو لا اوس سے نصف لیکر دیو کی خوشی سکھو بھامین تھی پو ہوم نے جی بدل لیک پانی محبت میں گویا وہ ایک تن عبادت گاہ صبحہ اسن بنایا یکایک لکے جی میں یہ مائی لکھن لنگ کے ہر دن کو تہ شمشیر ہو گا وہ ستم کار پرائے اوس جگہ خوشوار شہان اگر انکا میں جا کر بار کھا کر ہوئے رشتاق فوج رام لکھن
---	---	--	---

پیدا ہونا راون کا





شبیہ چھپ چکا وہ پرست  
 تر اس کا دل سے بدست یار  
 وہ تھے شہر و اپنے زور پر  
 زبانی ہو کر کا چھپا تھا کہ  
 گشتی میں ہیں کی اس میں  
 عدم کو یہ وہیں چھپا ہوا  
 وہ کرتا تھا بے کراں کی  
 زبان پر ہم تو اب مٹو کس  
 وہ ہر باغ و بہار میں  
 جگہ جگہ میں ہلو و تھو  
 جی تھیں رام پرست کا  
 دیبا دل جی کو تاج اور  
 وہ تھو تھو بھی تھو تھو  
 وہ تھو تھو تھو تھو  
 تو مر گئے تھو تھو  
 ہر گئے ایسا ہی  
 تھو تھو تھو تھو  
 ملا تھو تھو تھو تھو  
 رعنا کا ہوا تھو تھو  
 تھو تھو تھو تھو  
 کیا آگاہ اس زمان  
 تھو تھو تھو تھو  
 تھو تھو تھو تھو

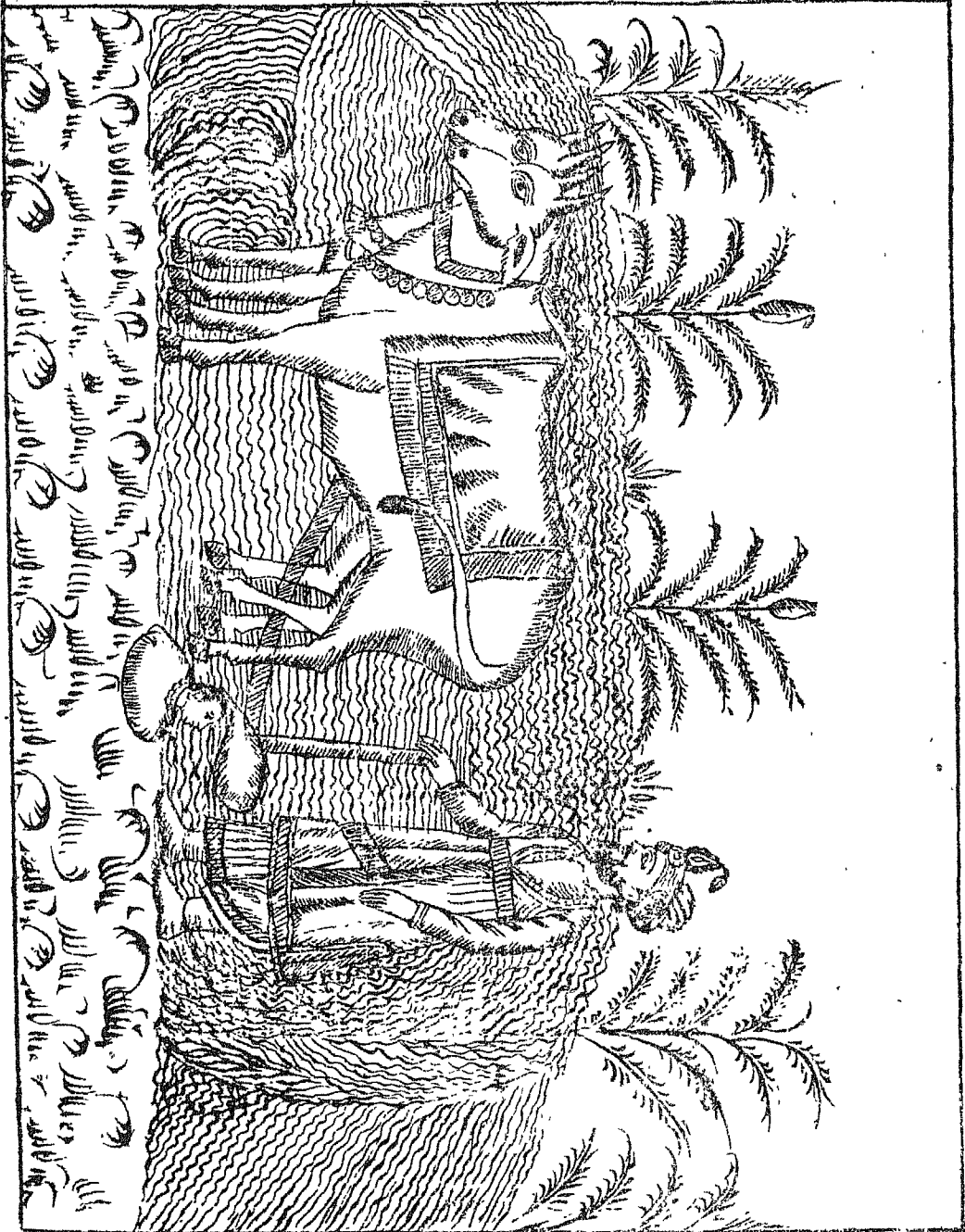
[illegible]

بزار رنج روئے چون  
 قدی بخت تو آشفته آن  
 نزار زنگین آید از گداز  
 و عاصی بدست هر دم بدو گری  
 بهوئی بر آن چرخ قوت و جوی  
 حجت امین حق آسما گوی  
 یکگر گوهر بین باند خفت  
 کهر گنج جگر من گیسو بدین  
 بشوین گریبان ز جبین  
 سکاکی سکا نهی از آستان  
 لشکر سوار با خون تیز ناکام  
 و عاصی بکرم دست بر  
 سواران من ناسنج بخت  
 گم و در خواست چون ناکام  
 تشنه یابی کیا او کام  
 جیم لشکر کیا شیطان کاتب  
 وای بر من سبب وایک  
 ملک قید کرمیدی بتایا  
 جوان بین تمام کار گوی  
 و دایمی جوی حسین گوی  
 پاینده روی ز اسلام  
 و خنجر افسون گوی  
 ناکام کی وهر می زن گوی



جنگل میں جنگ جاتھا صبح دم جانب صواٹھے راجا نجومی پنڈتوں نے التجا جلایا بل جنگ نے کیت میں	رعیت دار سے خوشدل امی ہر ایک نے کی شکایت فیدہ کی جا کہا راجہ سے باہم مشورے سب و پرخون کا شکل سیاتھا	جنگل بہت رکھ کے جوناگا شکایت فیدہ سن راجہ گھر چلاوین اچھ بل کیت میں سیا پیداہوین میں غیت تھے	سب و پور سے کیا راجہ کو لگا نجومی اور سب پنڈت بل نہوگی پھر شکایت فیدہ میں محبت دل جنگ جی ہوئی
---	--	---	--

پیرا اہوتا سیتا جی کا



جنگ کی گھسیا خوشدل ہوئے مے جو دھاہو گر شاہ و گداہو گئے ہر اک جنگ پر کی سجا کو چلے رام و لکھن کو ساتھ لکھا اگر سے رام نے پوچھا کہا کیا گئے گنگا رکھی مہول کے ساتھ وہ کو گنگ سے غصہ نہن پر	جنگ کی کمانی دخت کی سوت دھنش تھوڑے بکا وہ بنا ہو وہ پرنا دن بھی پکا دل خدا ہو لما اٹھا سے رہ میں ایک تھر کہ یہ تھر بنا انسان بہا پالی جے مہا دوتہ لکھا بھول کے ساتھ وہ عابد گوتی سنہ تھی وہ تھر	دھنش شکا سیانے جیٹھا یا سناٹا کو قاتان جان کے چو بسوا نتر نیت تھے گروا جو تھر زیر پائے رام آیا اہلیا نام زن کو تم رکھی تھی کہا گنگا نے جا دیکھو تاشا مفصل نام سن حال اُسکا	جنگ کے عہد کو اُسدم سنایا تامی کو تاجت نشان کے سناٹا کو خوشی جو کہ تھا عام وہ سنگین جسم کو انا سنایا نگہ بردا سپہ اندکی پڑی تھی کہ ہر اندر دکان اند کا باسا مکان جنت کو گو تم بائیں جھا
--	---	--	---

### حال سری گنگا جی و باغیچہ جنگ پر

گرو رام و لکھن کے چاہے تسلی رام کو دی گز پوچھنے جنگ جی ام و لکھن کی غیبت رکھیں سرے بتایا نام و سرے وہین لکھن سے شہ آرا موا جو شہر کے اندر نمودا لکھن کے کہ بر لائق سنا ہو چنے اسید گل جاچن میں	نظر آیا بھرا اور یا بالیا کیا نشان پھر رام و لکھن نے خود بے ہرستی پالی سجا شہنشاہ زبان جاہ و جنت مکان تھا شک و گھر اوسا وصف و کان سے تھانازا گلو بیا ہر کج جنگ کو بجا ہو وہین تھیں ٹکی مانع سمجھنے پھر میں جہان خوشدل ہوئے	اگر دے حال گنگا کہ سنایا اگر تھے ساتھ میں ام و لکھن کے مے پہلے چو بسوا نتر اُسجا یہ ہر دگل میں من شک پھر اگر سے ساجازت رام پھین وہان تھیں رہیں ہری میں وہان سے کو لکھنے چمن میں سیا میں دیکھے رام خذر تم رام تھی لی اور زبان	مفصل حال بجا گز تھرتایا جنگ مفصل ہوئے چمن کے تو پوچھا حال ان دنوں گلو سر لیا تو وفا ہو پیر چن سے جنگ میں کج لکھن مہ فرین جو دیکھا ایک نظر سو کر غش اگر دے چمن ہوئے چمن میں امان سے کی تنایہ ملین بر
---	--	--	--

### دھنش جنگ میں ابا و نکا جمع ہونا



## بیان حال سیر و منش جبک

<p>خوش گزشتہ صبح اسد آئی کما سب نے منش توڑیں گریں کمان توڑتے تھے اور کئی طاقت جبک جی وہاں سے ٹھکر جبک سچے سچا جس بن کو کمان کو نو کاخن براٹھا کر زمین سے آسماں کر کے بکیت ہر طاقت مجھ تیری بدولت لکھن کا بیچن رگہ کو بھایا بحکم گور و منش ٹوڑا بیک آن لباس سحر زیا سیم و تر سے مسطر ناز سے پھولوں کی مالا وہاں نہ تھا مطرب سیر سے کمان ٹٹی ہی کہتے تھے سب کمان کا ٹوٹا سنکر پیرام پر تھیں عجیب نام پیرام کمان ٹوٹی جبکہ پیرا سوے نرم طرب یا شتابی نکل آدے جدا ہو کر کہ صف ٹرپ کرکے بیکہ بچا جاک گر و جکی کمان توڑی خطا کی یہ بسوا متر جی نے دکھا حال وہاں دیکر ہرے خوشدل سپر</p>	<p>دینے گلشن میں گلزار کھا تمنا دل براوے دور ہوئے لکھن تیریں میں جان بھی غیرت وہاں طبع تھا ہو کر سچو پیر نہ آئی تابی اسد کھن کو زمین سے پھینک چس تر تاشا سیکو کھلا وں سر کمان کہنے کو کیا حقیقت اشارہ کر کے ہیلو من بھایا جبک بھاکے خوشدل ہوں عروسانہ کیا لعل و گھر سے گلے میں رام کے سینا نے للاکے تھے گل و شایں جی سیا کا ہاتھ لیجا ناہو شکل چلے غصے میں جھڑے جبک پرستش سننے سے نہ وقت تھا ہوا عابد کو اسد تم شکار جی یا شور و غل یا سچ تابی وگرنہ قتل ہو جان ایک سے وے رمغم سے بولا کہ میں لو آفت میں کیا وفا کی جبک قہقہے کے پھونکے زبان شیریں کہے اسے نام</p>	<p>جو تھی کوش خجندہ وہاں اٹھانے کو منش جسد مگر نہ ٹوٹی جی کمان کر کے دیکر نہ تھی طاقت تو کیوں اسے بھٹا کہا یہ ام چدر جی سے اسد وہاں کوئی قوت نہ رہے زمین سے آسمان سے جبک نام نہ ہو سن میں گروئے ملک شاہ دو عالم تاشا کی جان تھے شاد و نیم تن سیٹا بیوں پلہن پر سن جیاسے جبکہ اکین انجمن میں شہنشاہ تھے تاشا کی زبان بہار حاسدی شور و غل میں شکستہ رنگ جھڑا وہاں عیان رخ سے جلال تو تھا ہو ایتبار لے غل میں کمان توڑی ہو کہ وہ کہان پرستش کیا جب غضب تباہ جلد تھا وہ کون ایسا کلام سخن سے گفتار تھی آہ پرستش کیا وہ شاد آ کر پرستش توڑی بد عیان ہی</p>	<p>جمع ہوا دیکر اتھے سب مین بہا حاصل کسی پر نہ مطلب کمان کا کی جانب صورت تیر چھپا تو رخ کو ایک وہ عیان جو پا کون حکم دل کا دور ہوئے کروں ملک وہاں تو نونابر رہے ہی دھن ارض سماں وہاں سیتا نے دھن شو کھن کمان کو رو کر دیتا کو خرم سیا کی خوش ہوئیں ہم از ہم گو یا گلزار میں بلبل سن بھٹا ہوئے خوش ام کھانہ میں کھانے فوسل رشک کھا کر نیا گل و زہر پھولا جن میں پرستش کہ بہا پاکیزہ خوش تر بظاہر عابد و پاکیزہ صورت تیر لیکر چلا جھڑا سے بیاک بلی ہی پاکد اشام زمان ہے ہوئے قصور ساقی خوش کسر دانش توڑا میں پھول پھولا گو یا تیغ و تبر کی دھار تھی آہ ہوئے رام لکھن پوس جا کر خوش گزشتہ اسد بہر کمان ہو</p>
--	--	---	--

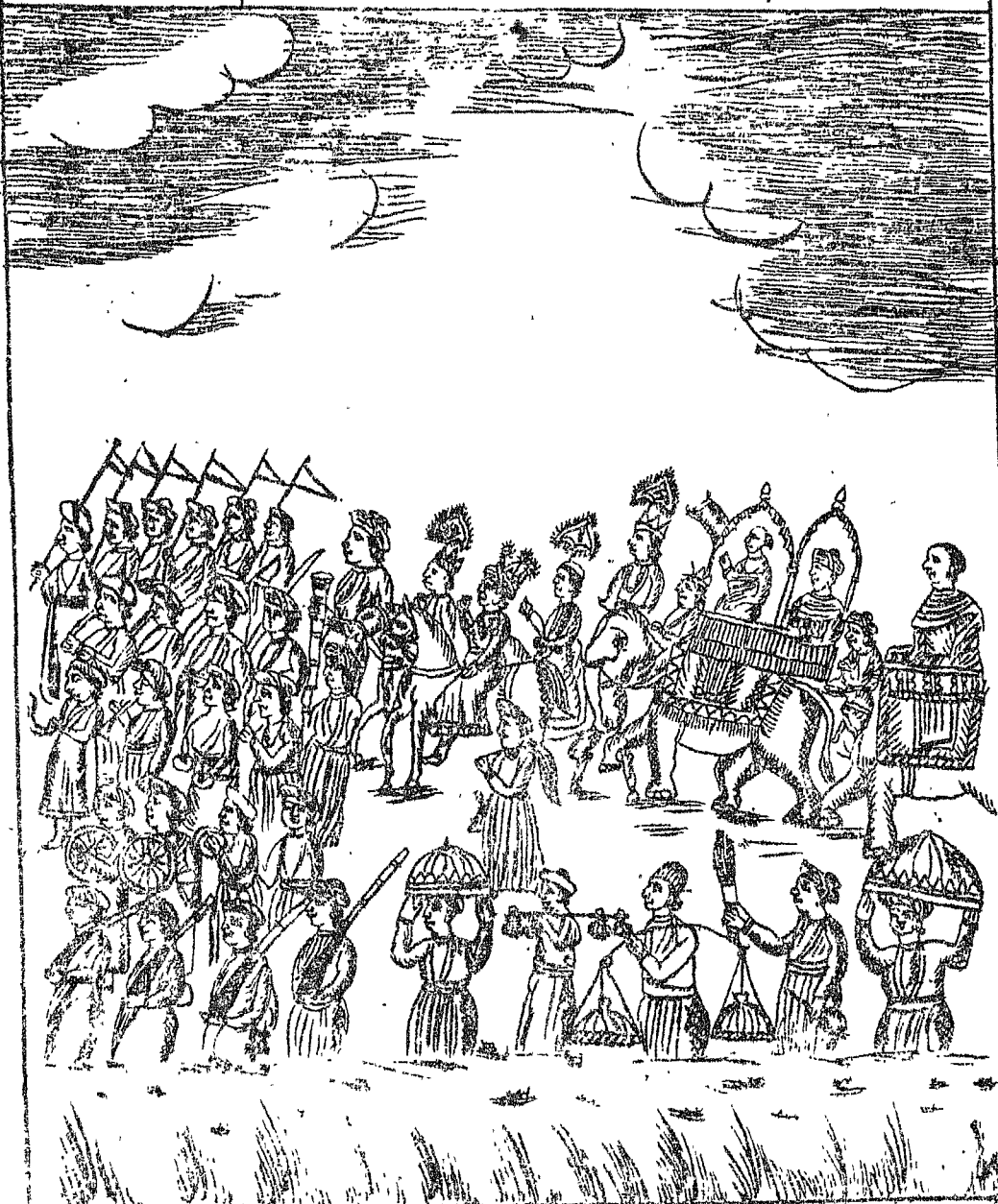
کمان

کمان کشتی توئی چار نامہ	میں چھوڑے تھے اسد گنگا	خطا اس میں نہیں جا چکا ہے	ستا نامہ گنگا کا کسوں کی نظر
کمان توڑی نہیں کچھ کشتی	وہ توئی خود بخود پس کشتی سے	ہوے چپکے اتنا جس کی آ	عقاب بنا دکھا بولے پر میرا
کمان توڑی ہے جسے جو خطا و	غضب کے تیر کا ہو وہ ملو اور	لکھنے حبیبی سخت گفتار	نہ آئی تائب لکھ بولے ناچار
کہا ای پر باریند کمان بھی	لگا جو ہاتھ توئی ناتوان بھی	نہو ناشاد اسکے ٹوٹنے سے	تجھے حاصل ہو کیا اسکے سے
کمان تیر کھیلے طفل بن میں	دھنویاں بہت توڑیں نہ زمین	پر پہنچ سبھی جسم بہ گفتار	کہا اسے شوق گستاخانہ ہزار
کمراب دبر و مرشد کے کیت	برادر کا نہ ڈر ہو جگہ ہیماں	غضب کیا نہ حق میں غصہ ہے	نہ وقت بل سے میرے ایک
میں خصم چھتری ہوں طفل ناد	نہ کچھ فہمی سے کہہ رہا اس آن	تیر اور تیر اور یہ سبھا ہو	گردن جو کوشمالی وہ بجا ہو
کہا لکھنے سن اے عابد پر	تو کیوں بہر کمان اتنا ہو دگر	نہ ہر نازک طبع متب عیان ہے	کہ مار سیکھ مہربان ہے
نہیں ڈرنا ہوں میں تیر سے	غضب سے اور سے اش روئے	لکھنے جب سنی عابد نے یہاں	پناہ میں نہ ہو غصہ ہیماں
یہ بسو انتر سے بولا غصہ ہے	لکھنے گفتگو سے پر غصہ ہے	عجب طفل ناد میں ارب ہے	نہ کی تعلیم دسکو کیا سب سے
سے ہر دم جو کئی کبک بھل	نہ سیکھے چال دسکی ہو مشکل	عدو کش بلہر میرا ہے	نہیں دسکو خطرہ وہ جھپٹ ہے
امان بہ چند ہی اسکو خطا ہے	سے مجھ پر اپنی فضا سے	سرو سکا اور یہ میرا ہے	خطا میری نہیں انا مود ہے
غماں اپاس ہو غصہ برہن	وہ اپنی جان کا پک ٹھمن	مارا گپاس ہو منظور ہم	نظر سے میری گرد و دوسرہم
کہا لکھنے یہ اسے پیرانا	اتھارے زور و قوت کو جانا	دلدار جو کہ نہ درو جگ میں	نہیں کہنے میں پردوس خنک میں
گریختے ابر سے برسے نہ پانی	بیان زور تیرا ہو کہانی	ہو ایتنا کہ سکو عابد پاک	نظر گھر ہے کی اسد غصہ
کہا غصہ سے اسد پائے	عجب دان ہو تیرا برادر	نہ ڈر دل میں کچھ اسکو دیتا	عجب تھر تھر ہے غصہ ہے
جو چاہے ابرو سے مگر کو جانا	بنا دے رو برو اسکو نہ لانا	لکھنے نے نکراب سخت گفتار	جھپٹا لے لکھ کو پونے ہزار
کہا عابد نے یہ دونوں بلور	تیر سے میرے جو دین کے جانبر	کہا گھر کے لے غصہ برہن	خطا لکھنے کی جسے ہزار
نہیں سیکھ کا ہو اسد ہم	مزاج تند سے ڈر سے مانا	نکا تو غم کو جسم آں گل سے	جو فرماؤ گروں میں جان حل سے
جو کی شوخی لکھنے ہی خطا ہو	لطفت سے کرد اسکو فراموش	تہیافت دل تمھیں ہر دم دوا	خطا خوردان رگوں سے عطا
بہر کچھ بزرگی ہو جان میں	بیابوسی بہن ہم ہر دم لانا	برہن است کو ہر جا عیان ہو	سزاوار ہے تیش ہر زمان گھر
مجھے لازم ہو کرنا جو رضا ہو	غضب کی اک سببیں منظر ہو	لکھنے پر کچھ لکھنے نے تیر	بنایا سوہم سببیں لکھنے تیر
ہوے خوش سے کمان لکھ کو	کہا کہینچو در اسب دہر غم	مراد دل پاک ہو دم دگماں	تاتان پاؤں جو ہمارے تیش
کمان ہاتھ تھا شاہ جہاں کی	ہو انھم خود بخود کوشہ کمان کی	کیا دل سے جہاں خام عا	ہو اچھو موش میں خود عا
جگر اور جان سے ہو عاشق ہا	خوشی دل سے ہو خشت پر	بہت سی عذر خواہی کہ چاک	کے بن کو چپکے سے سدا

ہوسے و شاد ہوشاہ جنگ پیر	دل بانوی شہید غم موادور	راو دل سیاہی کی برائی	خوشی سے دھوم شادی کی چا
دردم رنجہ ہوسے بار دلی شون	جہن من بسوا طر رام لہمن		
<p>لکھا نامہ حبیب جی نے پسرست منفصل حال شادی کا بعجلت</p>			
ظہر انجمن میں نغمہ روز	بکا غدر و شنائی زیبہ سنا	بر قاصی ہر ایک سے قصہ گزار	ہوسے اگر جمع محفل میں ساز
مبارک تھی زبان شادی نام	جنگ ش تھے کہ بلیدی شہر ہما	طلب کے خاندان سے کہا اب	کرد طیار سامان بیاہ کا سب
مہیا سب ہم کا ہو و کسان	ضرورت پر شو شکل ہو آسان	لیا الفت سے اوسد غم غایت	لکھا نامہ شہید مرست کو باذوق
کہ اتنی ج شربان دولت	نگہبان جہان با جان ملت	بر فیاضی شہنشاہان ہر	کرم سب ترا ہر دم عیان ہر
ترا ہر دم شہون سے تر	نہے درز نہیں شامو کی کتر	تو ہی نہا میں شل خرم عیان ہر	دگر شہ شل تہہ بیکمان ہر
بلی بود حاضر کشادہ جان میں	جمع اگر ہوسے ہر دم کمان میں	لکستہ دل گئے ناوک نشان	بائی کام بازی کمان سے
جنگ پور میں جو اگر لہم چھڑ	مہ خو کی طرح تھے سایہ فکن	بڑے فرزند وہ عالی ہم میں	اوجھوں کے مرتبہ شہا کہ میں
خوشی ل سے کمان کو توڑا	بیر کشا شہون کو نکالا	ز بس تھی انہی سے خوش دل	مجھے ہر سنج رو کی افسانہ حاصل
تو ہوسے کی اب ہر انتظار	ہو بس ری میں لگو تیرا	لطف سے کرو ای شاہ متنا	کرو اپنی غلامی میں سرفراز
برائی مردوزن آہن نیکان	دلی ایکے حاصل ہو مطلب	دیا نامہ ہوا قاصد روٹا	اودھ میں تھے جہاں شہا و زمانہ
ہوا داخل دودھ قاصد کو نام	دیا دربان کو شہر کے در پہنچا	شہنشاہ کو کیا دربان آگاہ	کہ ہر قاصد جنگ جی ہر شہا
بہت لطف قاصد کو بلایا	پیش شہاد سب سے پیش آیا	کیا نام نسب سے پہلے آگاہ	ادب سے پھر دیا وہ نازک شہا
ہوا افسردہ سے جیت خور لیا	سنا سب کے یہ شہر بہ محفل	دیا قاصد کو بس نام میں ہر	کیا اوسکو روانہ شادمان کر
بیششیر کو کھر سے بلایا	جنگ نامہ شادی سے نہایا	اوشہ کے ہوسے سکھ کے شہا	دعا دی ہو مبارک باد دل چاہ
کہا چارون پسرست جو انجنت	نہیں لی ہر تیرا ہوا تخت	کہ ساحت سے ہر اور نیک نام	کرو جلدی سے شادی کا انجام
چو پایا غنیمت ناز سے راز	وہ گلکب دربان ہر نغمہ راز	بہرت لہر سے جہن فون ہر	ہوسے خوش شہر سے سکھ حال خیر
سجک شاد شادی کا سر انجام	کیا ہر دم ہر در سے خود انجام	رہیں و شان و شیر خا کھن عام	لکھا نامہ نویدی شادی ہی ام
ہر ایک کے طرف سے باخبر ہو کر	دیش خرم سے شہر سے خوش ہو کر	وہاں نہیں لی ان قصہ گزار	بوش لمان طرب شہر ہر از
دیش شہا کو پیش طرب سے	شہنشاہی تھا نصیب دی ادب سے	جلوس شہا ہر میں تھا آواز	وہ تھا موجود سب ہی شہا
تھے ہر دم ج فیر انجنت سے	کچا وہ زیبہ خمران گھر سے	لگائی جو کب رولن پادشہم	حکم شہا و مدان شہا و جہم

کہیں نہ تھی نہ کی تھی دان نہ کہہ سکتا ہوں ریش کی تھوڑی بے جہد برائی شہر کے باہر بیشہ پروانا شاہ دست	رہا بچہ کے روئے گشت سہا کنول اور تخت تھے گنتی ایسے تاشا دیکھتا تھا ایک عالم زرین تھیں چاہاں کی تھی	بچے باج و بان پر شاہ دین برائی ساتھ لیکر شاہ دست سواری اسپیناں بھی ہمار شہار پیادہ را سواراں	سرو و سرو و ربط کا ترانہ بچہ پور کو پیلے باجہ دست ہو کہ شل تھی اور نہ کو تیار نہ لکھنے سے ادا ہوئے اندر
--	---	---	--

راہہ دست کا مع سامان برات بہتک پڑانا



اودھ کے شاہ بھی بچہ کو پور	پلوہ نہ کہ بچہ کی شہر سوار	گاسا شہر سے بچہ کی برادر	دیکھن بچہ کے نام نہ دود
----------------------------	----------------------------	--------------------------	-------------------------

پاؤں سے قبیلہ سبوسی میں پہنچے لشکر سیر کے پاک کے دشمن برین زربہ بشارت دار دوپ کیے روشن اوسیدہ منجبت سارے ہاتھ سے جس چھوٹے دھوپ میں چرخ خیال کی غنیمت برائی شاہ دست بخت بدار اوسیدہ سید خان پت بلار جہان پر خیر رنگین نصب تھا جنگ جی سے خوشی بڑھات گوئی ننگ کھلائے اس طرح قرین جیسا کہ آیات تند لشکر طہرام لچھن بسوا نتر سبھی خیل ملک پر خراج و نتر لگن نیک کی حسب نوا بنام کس کتب شہ کا برادر طفیل رام سے شاہ جنگ جنگ جی میں سپہ و لشاد خوشتر جنگ جی سے کہا اسی نیک جو تھا سامان جہیزی برادر سیا خست ہوئی اور سے خست ہوا اسوار خیل چارون برادر ہوئے زخم جنگ سے اور دشت گئے اندر کان چارون برادر	لہاس نین نین نین نین نین جہد سالی میں شش رام لچھن سنگالے شاہ نے جالاک لچھن انار و چلچھری چھوٹے پٹانے زمین سے آسمان پر لگے کوٹے جنگ جلی کی بادل میں جھوپڑ کے درجہ جنگ کے لکے کنار ادا کی رسم درازدہ کی ان اوتار اشد دست کو اوسی کیا طیار سب پان دعوت برائی شاہ دست اور لشکر ہوئے شاہ جہان سوخت بھوت اور تیرین و سلیم سے تھے میدان پر جادو انیر سیا کا رام سے شہ نے کہا تھیں وکی نخت و جہون بکر سکد و شہ سے تھے دلا و شہ سے دست سے ہم خوش ہو کر شہ دست میں خست کے طلبگار زمین تھہرے پہل و شہ گلے میں ہاتھ تھا با شہ سیا جی لگی میں تھیں رابر لکھنے اپنے خوشی جاہ و شہ جو دیکھا خوشی جہان دن کی سنت برانا تھے خوشی تند	ہوئے حاضر ادب رام لچھن سے دست کو اگر عابد سیر لکھنے در رام تھے اسوار لچھن ہوا کی کیا ہوا سے میر سیر کنول کے پھول تھے مالک شہ خوشی دل سے چائی و شہ جنگ جی ہر استقبال آ کر خوشی سے شاہ دست کے دیان ہوا اوس چار و شہ تھے غار خوشی زمین سے لگے کیا کو بسات شہ دی روز سن کہا شہ ہر ساعت نیک روز بار شاہ و جہن شہ کو روز پریش کی جہن کی خوشی جنگ کی تھی حقیقی اور دخت ہوئی شادی بھرت و شہ جو تھے حاضر و باطن خج شہ لشکر سپہ وانا اور ستانہ جنگ جی سے دیا سا ان ظروف تقری زیسا کو تر یہی لبت تھی در جانی کی جنگ شہ طاعت کی ادا بھرت اور تیرین در رام لچھن و یا شہ میں شہ مال و تر ہوئے نصرت ان شہ و شہ	قدم چھوئے در کے پاک کے ترن دعا دی شہ کی از بس کی تفر وہ زمین شہ شہ ہر سوار شہ زمین سے ہوا ہی خج بر شہ شہ باب میں متاب و شہ کہوئے سہارک کی صدادی سے شہ کو اوشیں جہان بنا کر لٹا یا ز ریت اور غسل گوہر ہوئے مطر خشی سے تفر و شہ ہوئے اوش افس سے خوش و شہ جنگ کے گھر میں شہ جلا و شہ مکان میں شہ رفتی افروز ہوا عمل جنگ میں جلا و شہ لٹا اگر کے حق خوشیدہ شہ سیا جی لکھنے جی کو خوشی جنگ شہ تھے و شہ و شہ سہار کا سے تھے تفر و شہ گئے راجا جنگ کے پاس خست شہ شہ کو کیا با شان خست بال شہ زمر و غسل گوہر یہی کار جہا جو تھے حقیقی خوشی کے ساتھ شہ و شہ مراد دل سے پر گوہر بد اس کیا ہر ایک دل شہ و شہ
--	---	---	--



## راچندر کا بن باس ہونا

ایجوہیا کا ٹڈ



ازل سے تھا لکھا کبھی کہیں بن جو تو دست  
دو کھی ہوئے بھرتے کئے چرخ لاسے ہو کا

خوشی نے کی ہمارو عالمی  
سرور عیش سے خوش کام رو  
کما تب ام سے برجا کا پیغام  
گردن دیویشیا نے پرست  
قلم جو چشم نم اسکے بیان کے  
بالباس رین تھے جلوہ افروز  
پیام مرگ نے دکو خبر دی  
نہ دنیا سر پہ جو قلع امیری

جوشادی رام کی ہو کر گئی  
برای دید ستی رام نارو  
جویشیا نے دل سے بربراک  
کما کبیر نے سیتا سے نکور  
سنارازنہاں جو راویاں کے  
شہنشاہ ادوجہ ناگاہ گیر دن  
سفیدی بالی نے سترے نظر کی  
خیال آلاکاب جو وقت پیری

خوشی میں رچ کر نے کو پلار  
مکان پاک میں تھے جلوہ افروز  
بٹھایا رام نے تعلیم سے لا  
سیاہ وقت ہوین از نہاں سے  
تفرقہ ہو تفرقہ قہ ہوا تفرقہ  
خوشی کا ایک دم بھی ہو نہ ہوا  
لیا اٹھینہ پیش دی انور  
ہوئے عیش طرب سے دستار

عجبت پیر کردون پر تھا کا  
خوشی سے رام اور ستیا جی کی رو  
قدم رنج ہوئے جس وقت اسجا  
تشنہ پائے نارو وہاں کے  
جہان رو کے آنے کا ہو چڑھا  
عجب گردون وں کو حقہ چراز  
رکھتا تاج شہی شہ نے جو سر پر  
بہار زندگی کا دیکھت چھاڑ



<p>امان بنی زندگی میں کی ہے ہو ایشورہ جیہ لینیں محکم گرد کو ساتھ لائے شاہ شاد گرو نے جو کیا ارشاد اُسد کیا سامان سننے سازوئی ہوئی گدی نشینی کی خبر عام نہ آیا خوش نظر گرد وئی وئی کو کہا رہا نے نارو جی سے بھر کرین گردہ جہانین بادشاہی بجز تیرے نہیں لیا کوئی اور وہیں نارو نے کی تو اُسد اودھ میں بھر چکا ہو گھر جو دیکھا ایک ہی تن میں بھر جو لوئی منتر ایں پیش کا کر بھرت کو پاس سے اپنے کیا دور تری ہو شاہ کو ظاہر میں آفت اگر رکھنا نہ جی شاہی کر نیلے خوشی ہو رام کی شاہی نشین کہا منتر اے شاہ کوئی ہو نیلے بھلائی کے لیے میں نے کہا تھا سنے جیہ تر اے ایسے کلمات کیا ہو شہ نے وہ تو نو کا اقرار پھر بن بن جی پاوین رام بن فسانہ کیلینی بانو عجیب ہو پریشان کر غم سے نہ نکال</p>	<p>وگر نہ آخر شش شرمندگی ہے کیا ظاہر گورو سے جا کے اُسد کیا پھر خانسا مان کے ارشاد وزیر و خانسا مان ملے با ہم پھر کل رام کی عروہ پائی امیران جہان شاد و شو کام حسے کر گیا شہو نہیں کو جو تھے تخت پر ہو کام اتر تو ہو گی دیو توں پر پھر شاہی کرے جو انتظام سکا اُسد کہا یہ سار داسے ہو کے برہم کہ شاہ اودھ ہو نیلے بھر محل میں تھانہ کوئی اپنے بھر کہا کیلینی سے منہ بنا کر شہی گھیر کی ہو شہ کو منظور ہو کو سلا کی باطن میں محبت بھرت اُس وقت میں کیلینی بھرت فخر ہو ہو میں جو سوک بنو لگی میں نہ بانو ہوں کنیرک وگر نہ کیا میرا مطلب پڑتا پھر یہ کیلینی کی عقل مہیا وفا میں آگے ہو شب طلسم کا نے سکام چون کی ملی آ ازل سے وہ بھرا راج تو ہے بچھا یا گردن کی پال کا چال</p>	<p>ہو ادمین شاہی کام کو ہے کہا شہ گرو نے شاد ہو کر بخت میں سے ہیٹ خانسا مان ہر یک تیر تھ سے جیٹ فی کو کا ہوئے حاضر وہاں با فحش محل شاہی نشین ہی کی ہو ہو اودھ رخنہ انداز شاہی کئے دیا میں چھو را چھو توئی زو اگر جوئی پوشطیان کرا تب ہر ایسی آشکارا زبان پر جا بیٹھو منتر کی جو تھی وہ سار داس اُسد بھرا گئی تھی منتر اہر تاشا ہر جی خافل تو ایسے بانو نے شاہ محبت شاہ ہو کر تو شاہان یہ کو سلا کے سب لین تھی کہا یہ کیلینی نے پھر عجب ہے نہ ہر گز ہو گی اسے جدائی نہ خجاری سے تھا کلمہ پان اُسد سار دھانے کیا کیا کہا یہ منتر اے ہونہ و گھیر کہا ہو کیلینی سے بھرت ملج سنی جیہ کیلینی نے کر جی بھائی عوسی پیرین کو چاک کر کر محل میں کیلینی کے شاہ نے جا</p>	<p>بنے عزت گزین ہر نام کو لے کہ یہ تجویز ہو خوش اور نکو تر مہیا کن ہو شاہی سامان شجر سے پھول اور تپے منگلے مہیا تھا سبھی اسباب غمت خوشی تو ہو خوشی میں کچھ قسم کہ اسکی ذات میں ہو کچھ شاد خبر لینا مقدم ہو اسیکو فلکت ہو نیلے نابھن ہر ان نہو سے رام کو شاہی گوارا پہر او کیلینی کی عقل کو بھی ہوئے عازم اودھ کو ہر اغوا کہا یہ عقل پا کر اسکو اغوا لی رکھ کر گدی ہوئی شاہ خیال خام پر چہ اپنے ناز حسد ست کی دشمن بنی ہو یہ نکلا کیا زبان نے اوسے وہ میں کیان غالب ہو گیا نہ تھا مطلب اکر اسکی ان سے زبان پر جا کے بھٹی عقل کی غام ترے ادمین گرو کر تیرے لے گدی تو لین شاہ سے بھرت پھر سب عقل ایسی اُسد لکائی ہوئی غلطان میں خاک پر پریشان حال کیا دھاکاٹ</p>
---	---	---	---

جو تھے بیات ل شہ کباب	نہو شہ قاطر دلبر باب	دل نازک کیونک الم ہو	ستم سہ کیہ غم سے چشم غم ہو
ستا کستے نکجا اچان بین	دہ کشر کن یو ایسا زان بین	کے توجہ کو تختہ تخت ادباج	کرون بین سلطنت کے سکوا خاتم
یو علی کیگی شیرین بان سے	مجھے امید ہو الفت عیان سے	سلف سے تھا جو دو ٹوکا اور	کرو ممتاز اب مجکو شہر بار
کہا شہ کو شیرین زبان سے	کرو آگاہ اس از نہان سے	بجا لاؤں اگر ارشاد اہم	دل بیات دلشاد اہم
اٹھی وہ حسین فرش نیچ سے	وہ تھی نازک بدن نازک نیچ سے	نراکت ناز میں خوش ادھی	حضور شہ عجیب عمرہ نامتی
کہا اسدم جو ہیں سر مطاب	وہ نے عہد ہو شہ کو مناب	بھرتہ کو راج ہو واس حین	رہیں حج دھ بریں گھبر برین
یہ سنکر راجہ دست پر کے بہو	گرے فرش میں برادل جو	جو ہیوشی سے یکدم ہویش کی	تو پھر نازک بدن دل لگایا
کہا دوں کیکٹی سے بھر کباب	کھینچے پر جدائی رام کی آج	مساد کے نہیں لاق سر پر ام	نہو رسوا ابد کی گل اندام
جداحت جگر کو غصہ سے	تراقت کا ہٹ نے سیت	کہا زیبا نہ پیش ہو کو انکار	کر میں اپنی زبان جسکا قہار
ہی ہت نہ وہ زنا زنا رہا	شہ اپنے قول پر دم تھے بڑا	رہے خاموش شہ غلطان میں	نکھنا افسوس تاج زرین
بکین نہ ہنسے ہو رہ ہشیار	فن حیرت بچھا ہو بڑا کار	ہی ناز نازینان کرو نیرنگ	ہوے براد اس کے تاج اوک
سحر جہد مت آیا مکافین	پریشان شہ تھے ناز بستان تیر	ادب کے یہ کہا ای شاہ والا	پڑا کیون نہ پراقت لا
کہا اوں سا رکھا تھ اسدم	تو اسدم پوچھنا احوال عجم	سنی سنوے جو کہ کہ گفار	کہا رکھا تھی سے بادل ا
کے سنکر کے جب گھر شتابان	پدر کا حال دیکھا ہی پریشان	عجالت بنی تھی زرا مضطر	خبر تن کی نہ ہی نہ تاج سر پر
کہا گھر نے اس صبا تاج	بھلا کیون ارم اثا ہو لے آج	خطا میری جو ہو اسکو عطا کر	بجا لاؤں ضامن حکم پاکر
نہیں رنگ فسر ہو کو دکار	رخصا والدین سے ہو سر دکار	زبان شیرین سے سن تقریر گھر	اٹھی اسدم زمین کشا گھر
جو صحت رام کی دیکھی ہو ابوت	ہوئے لبس کباری کر عجم تیر	زبں عجم ہوے خاموش رہت	زبان پھٹانہ کچر خزاہ حیرت
یہ دیکھا رام ہیں ہ خاموش	ہوے رنج والم سے خود فراموش	کہا ایک کٹی نے خیک کردار	رہا زیادہ بھرتے اب پرپیا
دیے تھے قول دراجہ نہ کیا	دفا کو نہیں ہو اب انکو انکار	بھرت کو راج ہو اور اکوین	رمو جو دھ رن کسری تن
کہا قول پدر ہو سیکو منظور	نکوئی ہو سہاری سمین پھر پور	ہوئی خضبت سے لیکتا رنگ	بھرت کو مبارک تاج واکر
کے جب پاس کو سلا کی رکھر	گلے گلے کر ملن رکے مادر	جدائی تھی لیس کی شاق پور	گر میں سجا ہو میں بیات و مضطر
خبر سچ ہو بیات حال	پریشان مثل سبل کے بال	محبت میں لبس ہو کر کے مضطر	ہو میں غلام سفر سیتا رہ گھر
زان رام میں بیات دل	اُسے صبا تھانے رکھے شکر	کسین صنت میں شل در رام	محبت دلی کر ظاہر گل اندام
بخوش دامن میں رنج و تپ سے	ہو میں آج تھ صبت پھر دتے	جو خوش دامن ہو میں بالغ کیا	نہانا پھر کباروے وفا سے
محبت سیاحی کو بھایا	سفر کا رنج اور محنت سنایا	ہو میں بالغ دے سیتا نہ ملی	محبت رام کی دلیں گھلا ملی

<p>کہا دنیا میں ہر عورت کے دولت وطن سے دونوں نکلے اس طرح ازل سے عہد تھا رام لکھن کے مجھے بھی حکم ہے صاحب گنج کے لکھن بھی سدھ لیکے خفت کہا دستور شہ نے لگا کر چلا لیکر کے رکھ میں ام کو بن خبرن ام کی سنا دل جو نہ اودھ میں شکیبازی کی تھا سیات اودھ میں تھا بیکار نہ دہ تر شک ہے ہوئی راون کو تھی قتنی رام نے دی سب کو سجا وطن میں جا کر بادشاہ وانی سٹی رکھ سے جسم نصرت جو ہمراہ رام کے پیرو جو ان تھا سو منٹ رام سیتا او لکھن پھر صحراب جو ابدل زار</p>	<p>کرے شوہر کی مدد دل سے سخت چپ سے جاگل و بلسن کلگر دفا واجب تھی کرنا و تہن نہو اشارہ میں ام کو سرخ ہو نہیں نورنگو شین ہا دہرست لے آو رام کو بن میں پھر کر سیاچی تھ میں است میں لکھن جدائی میں کی تھ خود زاروش بھرسے جا نہ ہو جو تالاب لکھے گل فشان ام لکھن پر لکھن رام کو تھی یہاں تھی کہا جا اودھ میں کولاسا بسر اپنی کر دم زندگانی جو ان پر ہمراہی تھے دگر تلفٹ رام کا سب پر عیان تھا ہوئے صحرابی جانب طورہ لکھن پنا کے رام لکھن کے ناچار</p>	<p>جو کی شیریں کلامی بہر خست ہوا جس وقت لکھن کو روشن کہا اودھ لکھن نے ادب سے کرے خدمت برادرقت سختی لکھن داسے پیش رکھ کر لے آیا رتھ و میں ستور جا کر بسر نوون چھی چھوئے پر سے رعایا ساتھ میں آ ہوئی سب اودھ میں ان تھے بن میں پھر اودھ کے چلے رکھ کر یکے ہوئی وار د لکھن لکھن ہا پر کہا رکھ کرے کر ہووے غریبی سفر میں ہر جگہ غارالم ہو بفرقت رام دل تھا سکا بیتا شابی میں رہے لکھن رام صبح کو سب تھے بادیدہ تر گئے سو اودھ حال و مضطر</p>	<p>نور خستہ ام سے پھر پائی اجاڑ کہا تے میں یا اور رام جی بن پدر شاہ اودھ جان بلب سے ہو اسکی دو جہان میں شکیبازی ہوئے کیجا ہم دونوں برادر لکھن سیتا بھائی میں اور رطہر بہا خون جگر اس شہر سے خوشی میں نچے عالم گیر تھا بجائے خا صحراب میں کھلے گل بہ لکنا ناچ راون تھا زین پر تھے سب ہمراہ مرد و زن ناچار وطن میں رہی جو خوش نصیبی وطن ہو گل اگر چھوئے شہر بخرم کے نہ تھا اسجا خود خواہ رہے شبش سب کیجا باہم پنا یا رام لکھن کو دیان پر زبان پر تھا برادر کم نام رکھ کر</p>
---	--	--	--

بشر صورت اسیرت و حسیان تھا  
نکھا و نام جنگل میں مکان تھا

<p>نکھا و نام تھا وہ نیک نیت چلے آئے اودھ جانب شہر اسے نزدیک لکھن کے ٹھکانا اودھ لیجا یہاں سو شہر فراق رام سے تھا دیدہ تر</p>	<p>رہا کرتا تھا بن میں آدمی اد خبر پائی کہ رکھ کر جنگل گشت اوپے رام کے جب پیش یا کہا دستور کیجے نہ تکلف ہو اگلین بہ دستور سنگھ</p>	<p>وگر نہ جنگلی تھا نام کم نام ولکین ام کی ہر بار بھی یاد بلارے اپنے سب لیش برادر خوشی سدھ ہوئی دلو فرین وطن میں پھر پکارتے لکھن</p>	<p>ہوا مشہور رام سے عام سے تھا و شہر میں گھڑی جائے اس جگہ یوں ہو کر جو یا شاہ نے ہمراہ رہ کر اگر جو زندگی سے پھر لکھن</p>
---	--	--	---

کہا دستور نے میں کے مفضل دیا تھا حکم شہ نے اسطرح میں پھر میں سر پر حکم سے کر بنایا اس بجگہ خاستری تن ہوئے اگر جمع اس ج برہمن جو کشتی بان سے کشتی کو نکالیا قدم کا محو ہو گا امتحان آ کھا خوش ہو اپنا جی بھرتو قدم دھو کر پیے خود اور پکا فلک سے پھول جب گھر پر ہے	کہا گھر کو چلو اس شاہ گھر کر میں بن چار دن پھر اوکھ رہوں میں تا ابد بد نام آخر سیارام لکھیں تہہ بن بن کر بن نشان اسدم ام پھر کیا ابکار وہ کشتی نہ لایا اُتر آیا کیا بھی ہو گیات صفائی دلی اب حاصل کرو گنہ سے خاندانی پاک پائے بھری کشتی وہن گل ہائے سیانے کی بنگلہ کی تنظیم	عصا سے پیر پو بیٹا غضب ہو کہا رکھیں تہہ شکریہ گذار ہو اجب ام سے دستور نصرت لباس بن برتن تھا عذر ان دیا اس ج سب کو لعل و گوہر کہا اس سمت کو جانا جو چاہو مجھ سے کہا ملال نے جب اشارہ پا کے کشتی بان آیا ہوئے اسوار جب کشتی میں گھر لگی کشتی کنارے پر جو جا کر پریش کی ثنا پڑھ کر تنکیم	چھٹے جب آپ کا جان پہنچے نہ ہو حکم بد پرست ہو گیا بکر میں سوز تھا جسے لفظ مسافت کر کے طر پونچے ایک برہمن ہو دل شاہ و خوشتر قدم پہنچے سدم دھولا ہوئی دریا دی رکھ کر کوت بر طرف پاک پانی بھر کے لایا اُری دریا میں کشتی رکھا کر تو ریکستان میں اُتر شاہ گھر
--	---	---	---

## است سری گنگا جی

پڑھو سنت سری گنگا ہونی پڑھو کیا وصف تیرا رب آ دیا ہے اپنی رکھی ای لڑج تمنا ہو مری پر ام و پچھن نسا پر میں جو دنیا میں ہی تن کھاؤ نیک باطن راہ پرتھا وہ تپو شمن و تن بھی کہ ہی تن سنازل کر کے طر پہنچے برابر عجیبیت عیان ہو جہاں میں وہاں ٹاڈ بھرت دوا عیان تھا وہاں جو دھوا عابد سکھان پر مشال رکھ دھون برادر	تو ہو گیا گھر میں حکیم کھانی کہ ہو گلزار عالم جسے شاد آ لے آسارے جی کی بنے کاج پھر میں گھر فریسیک دیکھ کر فتح پاؤں اسے رام و پچھن اگرچہ جنگلی صورت بتر تھا سیا جی انہیں تھیں کلشن لے یامی تریہی کے جا کر لے تیر تھہرک سے ہوا تان مکان گنگا گویا جنت نشان تواضع انکی کی مہمان بنا کر ہرام ناز سے پونچے مہن پر	تو ہو گل تارنی جب نے جانی گنہ کو بخش گنگا بر شہ کے نظر کر پائے ہو دھرم میں ہوئی آواز گنگا جی سے اسدم سیارام لکھن چال پا کر لکھن رام میں تپا تھیں ہی سکرو رام سینا اور پچھن ملین گنگا جن جو رستی سے نہ لے اس جگہ پر رام پچھن گئے اسجا لکھن ورام و شاد صبح کو جیت انوشدر شون کیا خست کھاؤ جنگلی کو	تری مہر میں مچان کھانی دھرمین باب کر پائی نظر دل میں رہے ہرم جن میں کہ رکھ خاطر جمع باشا و دھرم سوئے صوا جگہ لگا سے شہر دو پکڑ میں ہو گیا ان جی ہلے منزل منزل طر لکھن تہہ ہارا نام تریہی اسھی ہوئے لعل کر سے خوش تریہن کیا قدموں کے جا کے گھر کو آباد ہلے آگے وہاں سے اچھن کہا رام لکھن سے اسے رو
--	---	---	--

<p>غم وقت نہیں ل کو گوارا مے رکھ بلکٹ م اُسد ہوے خوش دیکھا اُستور پوتا کل لاروسہ بنیسترن ہو کو دم کوہ پر رام جا کر وہیں لی خبر کوٹ و حلیم کی عجب تھی سیر ویا کا کنار کین بل کین قمری کی آواز سیان کچھ کہتا تھی کہستانی</p>	<p>بجھ قدحون میں بچہ ہمارا جو تھے واقف کیا پر نام ہم بر شیریں کیے رگبرگ کے پیش وہاں یا ہو نام منداگن ہو شکار و سیر گلشن ہوتا دعا دے رام ہو بچے خوش چشم چشم تر کس کا ازلہ کھینکے دس تھے فضا نہ</p>	<p>کیا خست اُسے لطف و عطا کر سیارام لکھن ساتھ لے کہا کچھ ہویا نہ ہو دور وہ گنگا جی ہو کپتہ نہ صاف بہت ہیں کلمہ یاد مان پر جو پونچھ خبر کوٹ و حلیم ہر ایک کھل سے گل و گل ہو اوہ کوہ صحر اشل گلشن</p>	<p>جیلے آگے کو بھر سجا سے گھر بہت تھپم سے گھر پر بھانے ہما نین خبر کوٹ نام مشہور شال گنگ سین اسکے اُصا سکان میں ملک پاکیزہ خوشتر مے ہریک سے پایا جی میں ام تعلق میں کر دھنا شوبل کئے جسم قدم رام و گلشن جو گندہ حال مسرت یاد دانی</p>
<p>بیان کاکٹ ل زار دست بیشیش شہر گیا با حال مضطر فراق رام سے ناچار دست پسر کے غم سے ہواں زار مضطر اٹھا شو آب سے یا سے مانیر لگا جو تر اسے فخر زمانہ ثریا تھا زمین پر کہ بھر کر مرے مادر پراندھے پہلے شاہ مرا میرٹان پیانے مرثیے دیایا پی جو میں نے انکو جا کر کرو مت رنج اچھ لو پس کہ دم آخر کہا ام شاہ عالم الم بھادل میں شاہ جہان اگرین بالیشہ بر مضطر حال کستی لہ الم کی سل ہر غمی بیتا در شمع و لون ہر لہ</p>	<p>بجھ اصغر آجانی کچھ کو غم رگبر سے تھے ناچار دست بیابان کی شنایا حال یکسر زمین پر لڑتے تھے زار دست بجھائیں پاس کو نسل بکا کر کمان تر کھین نے کیا سر قضا کا بنگیا اُسد نشان لہو میں تر تر بھار مضطر وہ دیکھے میں بیان پر شاہ تھے دم مرگ وہ نفیر کو صد اغیر میں ہو کر مضطر قضا سے ہر نہیں رہا شرک تھے ہو ایسے ہی فرزند کاظم ہوے عازم سفر باغ جان ہو میں ہر جگہ سے لکھا ہوا اکن غم کی کینی لکھن جی غمی نہیں تھے بیان وہ نام کے گھر پر</p>	<p>سو مت غم زدہ باہ در زاری ہو اوہ مسرت کو جیت خالی دست لبو پر سوز و لہ سے آہ مار کر کہا رو رو گد شہ حال ویران نہ تھا آہو بان آہنی آد نرخ میں تھا جو دیکھا میں جا کر کھلی تھی غم سے اسکی چشم پسر انکا ہون بہر آب آیا پلا پانی تو اپنا ہوا مان جو کہا میں میں ہر کوں جو غم سینتے ہی ہوئے بیہوش بیتام یہ کہہ ہو گئے بیہوش کیا جو کو نسلانے دیکھا کا حال محل شامی میں سنکر رُغل برائے لانی ہوا باہ در زاری لشہر نے بسدیم حال</p>	<p>اودھ کو لگی خالی سواری رہے بن میں آئے رام میں نکلتی تھی صدا جا نکاہ ہار کیا اکدن میں ہر جید گن فغان برب تھی کرا وید ہار عجب رویش تھا کامل مل سر مجھے بھان کو لہ لاکہ دست کہ نافع تھینکے نو نے ستا یا یہی کہہ گیا باغ جان کو کہا میں کہ کو پانی ہو تم ہوے رام جی تم قسوت نے آب پڑا کوہ الم دلبر گران بار فغان سے کھوئے زلف گان بھونچ الم و در خرو کل کرے تھے اس گھر میں آشکبار شہر مسرت کے رشتہ کنی الحال</p>

<p>وہن اگر کہ پہونچے پیر عاقل          لکھنا نہ بھرت آوین وطن کو          بہ بالیش گئے ہوزار مضطر          کہا یہ نام پچھن گلگشت          قضا نے شہ کو گھر ایک بیکٹے          خرمک دریاں نے سنائی          قیامت تھی عجب پادشاں پر          کرو جلدی کفن کی اب تیار          لہجے چوب صندل کو لکھایا          ادا جب فتنے بانو ہوئیں ب          سر شاہ پرمانند خورشید          بھرت جی نے کہا اسے پروانا          ہوئی شہنشاہی بہر شاہی          یہی بہتر نہ رکھوں تاج سر          کلھن رام کو دیکھوں میں جا کر          تنہا ہی اس نے ندگی میں          ہوئے چھوٹے بڑے طیار آسم</p>	<p>محل شہ میں گئے درویش کا مل          رکھا روشن لگا بجان تن کو          تو پوچھا حال مان سے آہ بیکر          گئے ہیں صید افکن جانب پشت          سے جنت ہوا اوکا گدہ گاہ          مرن پر خاک رو رو کر اڑا          جو تھے دونوں ہزار مضطر          کہ روح شہ کو ہے امیداری          بھرت نے قاعب شہ کو چلایا          ہوا محلوں سے یہ دریافت طلب          تھیں چلوہ فگن ہو یہ اسید          بجای پر نہ ہو اسد نہ مانا          طمع نے کی یہ سب کی تباہی          پھیر بن بن سر دنگ اور          بلا کر اوتکے رکھوں تاج سر          مری غرت ہوا وہی بندگی میں          بھرت کے ساتھ لاوین ام کو م</p>	<p>نصبت کر کے سمجھایا جو ہر بار          چلے نمانے کھر سے خط کو چکر          نہیں آج لکھن تیا کمان ہے          پرنے تجھ کو تاج اور نگ          سنا حیل اور ہر مان سے          گریبان چاک کر پرزے قبا کی          کہا حابہ نے ناحق بیج زاری          کلام پینکر ہوش آ یا          غرض تم کی سب سہیل اگر          زبان شیریں سے بولے عابد          رعیت شاد ہو لطف و عطا سے          سر تاج جو سر راہ ولت          تمنا ہو کروں میں مل متہ ام          صبح کے وقت میرا بیٹا ہو          بجائے باپ کی سب طنت پر          یہ بھرا منہ جو چلے کے بن میں          غرض تھوڑے طیار ہیں گنا</p>	<p>ہوئے صابر وہ سب خرم کو ناچار          ہوئے داخل و دم ہر دو بار          تن بجان شہ کیو کر عیاں ہے          دگر گون ہو گیا طالع کا جٹ          بھرت کو غم ہوا افز و تاج          پریشان ہو کر ہونہ و تانی          نہ ہو کچھ فائدہ نا شکساری          کفن کو شکے سبایں لگایا          ہوئے سب گ جیفان و دہلی          بھرت جی کے دشا ہی کی بیر          جن گل گل کھلے بولے جاتے          ہوا براد گھر اسکی بدلت          جو دیکھوں خ تو ہو و صبر ام          مقصود میں اب ہنما ہو          غلامی میں ہو نہیں شاد و خوش          سلاوین ام کو کٹھن چن میں          مثالہ بیداری میں گذری</p>
--	--	--	---

منانے کو چلے رام و لکھن کے  
 وطن سے بھرت بھائی ترہن



مہوے عازم سفر سب اور سوترا کیلکی سے صبر آرم مع لشکر چلے ہو غم سے بید وہاں بڑا لکھا و نام بزرگ لیا گھر سے نکالا ہی سنگم بنے میں رام کے دشمن سہرا کے بستہ ہوئے سب ہر تیار ہوئی بائیں طرف کو اونچے یقین ہو چکو باہم کشتی ہو منانے کے لیے رام کو گھن بدی پر ہو طبع ایل کسی کی محبت سے ملے دونوں برادر ملے پھر ترہن بھی نیک تیر کیا ممتاز الفت سے چہرے گل ولا لکھلا دیکھا وہاں تب چلے کرنے وہاں سے جیسا کہا بھائی سے ہو بھرت ہن وگر نہ کیا ہمارا تھا اسے غم کردن ایک تیر سے سب بچ بھلاؤں تیرے آگے دست نہ بھرت کی پہنیل میں خطا ہو بھرت کو ہی محبت شک نہیں ہے بھجیا رام نے پہلو میں لیکر قدم پر کی ادب سے چھو سائی ہو شہرام کے دل میں ہمت	عزیز خوشی اور جوتھے گنا لہشت پر ہوا سوار رتھر پر جھی ہو چو بھرت صبر میں جا کر بھرت کو رام کا دشمن سمجھ کر بلایا بھدون کو پھر وہیں پر کر میدان میں بہرام کر چکر کمان تیر تر کش پاندہ لشکر کہا ایک پیرے اسوقت جا کر قریب سے دو تھا اونکا اشد لکھا اور ہن لولا اس میدان لکھا اور نامور یہ کہ سدھارا کہا عابد نے بہرام کا ہے لکھا اور نہا دل شاد خوشتر کمان بدولی اوسکا مہا دور بہار گل سے ہر گل گل چننا خبر دی رام کو بہر پیرے جا کر کیا اخراج ہو کو ملک لیکر محبت کے اگر وہ پیش آتا نجاوے تیر سے خالی کوئی آ سنی رکھیر نے لچھن کی تقریر بھرت اور ترہن سب چکر ہیز لکھے سمجھے ہے وہ گلزار کا گل گئے جگہ پر دونوں برادر گرسیتا کہ قدو نہ وہ جا کر سیا رام لکھن خوش ہو تیر پر	مہوے عازم سفر سب اور سوترا کیلکی سے صبر آرم مع لشکر چلے ہو غم سے بید وہاں بڑا لکھا و نام بزرگ لیا گھر سے نکالا ہی سنگم بنے میں رام کے دشمن سہرا کے بستہ ہوئے سب ہر تیار ہوئی بائیں طرف کو اونچے یقین ہو چکو باہم کشتی ہو منانے کے لیے رام کو گھن بدی پر ہو طبع ایل کسی کی محبت سے ملے دونوں برادر ملے پھر ترہن بھی نیک تیر کیا ممتاز الفت سے چہرے گل ولا لکھلا دیکھا وہاں تب چلے کرنے وہاں سے جیسا کہا بھائی سے ہو بھرت ہن وگر نہ کیا ہمارا تھا اسے غم کردن ایک تیر سے سب بچ بھلاؤں تیرے آگے دست نہ بھرت کی پہنیل میں خطا ہو بھرت کو ہی محبت شک نہیں ہے بھجیا رام نے پہلو میں لیکر قدم پر کی ادب سے چھو سائی ہو شہرام کے دل میں ہمت	مہوے عازم سفر سب اور سوترا کیلکی سے صبر آرم مع لشکر چلے ہو غم سے بید وہاں بڑا لکھا و نام بزرگ لیا گھر سے نکالا ہی سنگم بنے میں رام کے دشمن سہرا کے بستہ ہوئے سب ہر تیار ہوئی بائیں طرف کو اونچے یقین ہو چکو باہم کشتی ہو منانے کے لیے رام کو گھن بدی پر ہو طبع ایل کسی کی محبت سے ملے دونوں برادر ملے پھر ترہن بھی نیک تیر کیا ممتاز الفت سے چہرے گل ولا لکھلا دیکھا وہاں تب چلے کرنے وہاں سے جیسا کہا بھائی سے ہو بھرت ہن وگر نہ کیا ہمارا تھا اسے غم کردن ایک تیر سے سب بچ بھلاؤں تیرے آگے دست نہ بھرت کی پہنیل میں خطا ہو بھرت کو ہی محبت شک نہیں ہے بھجیا رام نے پہلو میں لیکر قدم پر کی ادب سے چھو سائی ہو شہرام کے دل میں ہمت
---	---	---	---

قدم کرکشی کے دونوں بھائی جمن کرکنگ جینک ہویا سوترا سے لے دشاؤ شتر ہوے فارغ جو سب رام ملکر کہا اوشاد عالم عالم وحیر اودہ میں چلکے ایشانی کرکشی کہا رو رو چلو بھائی بھائی کہا عابد سے یوں آپرانا اگر آؤنگا پھر بن کا سفر کر تمنا ہو اگر ارشاد پاؤں وے قول بد رافا کر سینگے وفائے عہد کی کر انتظاری بھرت بولے نشانی لیکر جاؤ ہوئے اپنا لکھ کر آئے	اگرے جا کر خوشی سے باصفائی رہو خوشی جات جاودانی رکھا رام لکھن نے سرت دم پر تواضع میں ہو مروت پھر جدائی میں تیرے عالم کو پھر پدر کا تاج زر سر پر دھروم پنا کے جا لکھو دل کو پیاری پدر کا قول ہو محکو بھانا بجلاؤنگا تیرا حکم سر غلامی اگر تیری خدمت بچاؤں اگر جیتے رہے اگر ٹینگے رہے الفت سے میری یادگار ہو خوش ام دن آپکھراؤ سبھی اپنے پگلے ساتھ لائے سپہ سالار کر فرما زواری	لے اودہ سے جگا کرکشی ام مہ فرخو روان چرخ برین پر جنگ جی سے ملے دنون برادر شب گھیر تھائی میں پائے ترے اندوہ غم میں شاہ دست پدر کے بعد گرسر ہو بھائی سنا حال پدر غم نے ستا یا زرا و رنگا فسر کی نہ ہو جا بھرت بولے اُسیدم شاہ عالم کہا محکو نہ سمجھو دور دل سے اجو دھیا میں وجہ کھکھوت کیا خدمت بھرتا اور تیرے قدم چھو پھر بادل زار جنگت کو گئے راجہ جنگت وہرے من یاد کا کی منزلی	کہا تاج کاغز خندہ فرجام رہو فران اودہ بھرت کشور ملے سب دور ک شاہان تر بھرت ہمارا عابد لیکے آئے ہوے بھرت کو دہرا ہی جہت لی کوئین کی سزا زواری برادر کو گلے اور د لگایا بہر عہدی سے نہیں بہتر شاہ جدائی میں غم محکو پر دم محبت ہو تری بھو لو دل سے رہا خوش کر باد اودہ پھر سے یوں ہوئے پلن کو ہوے خدمت کھراؤں لکھنا طلب کے سوتنی نام دستور
---	---	---	---

آغاز آرن کا ہوئے قمر کوٹ میں گھمسن شاہ نکھچا کاگا - تو مرگا بھیج را دن سیارنگ مانی			
جو تکیست دنیا نہیں نکھچا بہار بارخ میں سات آئی لباس سرخ کینا گلبدن جو دیکھا از رشتے رشتہ کھایا لگی منقار کاگا کی خط سے کان سے تر گھرنے کیا سر شفاعت نہیں پایا جو باکر ہوے برکھا کی رت جنتی آخر	خلاصہ ہا اسکا لکھا ہو سیارام لکھن کی لکھ بھائی وہی سیارام کا پیر میں تھا وہ کا کابین جاکے پاس آیا یہاں خون ہا سیتا کے پاس عقبتا زانے کے پران ہلے یہ اگر گھیر کے قدم نہیں آکر چلے قمر کوٹ سے پردہ برادر	سیارام لکھن جو گروہ میں گلے زبوں میں یا لاش میں تھے سیارام گھمسن آرم زیا گلون سے نرم پاستیکا کا پا سیا کو چین سے بھینچن یا یا وہاں ترانہ پران ہو خطرناک دشمنقت نفع پر پھر بھائی ان کی قلم لکھ حال اب ہر دو برادر	وے دشاؤ دیکھے سیرچین بجن ہنر سمیتا ریب تن بھئی لکھن زب ہی کرتی ہو سوا وہی منقار کو اُسے لگایا دل رکھ گودکھ نے ستایا کیا تیرے تو ک پاس غمناک کر پھوڑی لکھا دیکھ لانا دی ہوئی چہا رت برکھا کی آخر



ہوئے خضرت سے چھوڑ کر دم جو گھر ہی ایک م آرام پایا پھر آیا دیکر عفت بد کنش قوی و راور و بازو توانا تو اتر تر جو بک لکھن کے گئے رام و لکھن عفت کے ہم نے دمان کر نظر دی جو گھر سے اسکا گھر پر رام پھر قلم تحریر کر لکھن فسانہ دمان یک یونی سکین گئی گذر اکدن ہوا اسکا دیا پر بت کا فر عاشق دیو توں کی بنی نازک بدن ہ کوہ پیکر گئی گھیر کی شد میں بچن نزارون جن انسان در پردہ بند آئی مجھے صورت تمھاری جو دیکھا رام ہو بسکے مخور وے وزن جان ہو مرن ہو اشارہ رام سے جا پیش چن ہوا جب شت تازہ دوا سے مر اجمالی ہو شب ہو نکار شاہ نزارون زینن حبان جو میسر ہو اسکو سیر گلشن میں ہنہ اسکا کفش بڑا لکھن سے دیونی دایوس ہو کر	تو ہو بچے جا کن نہیں لکھن سا وین عفت نے اگر ستایا لکھن و رام تھے اسکا چہرہ شکار انس کا باندھے تھا بانا ہوے پہلو شکر عفت نیچے جو ڈھونڈھا باگے ستا دیا سیا کو پارچہ انکو عمر کی وہ بن تھا سیر میں نگلش زبانی حال از پیر زمانہ وہی شیر اون زینن تھی لکھن و رام تھے دونوں پر ہوئی شیدا عجیب لکھن کی لباس سنخ زیبا تن میں کیا قربان بنا جان ورتن نزارون خنجر بیان یک نیاد مرنے لکھن ہوئی الفت تھا دل اسکا ہر نشہ عشق کی رکھن میں ہر و بد و نیک دل جانے ہوئی اکل وہ فنا کیا اظہار مطلب کر رہے امیر شاہ میں اسکا کھنجر ہو جا ہے وہ کرن ل نکا سر رو و مطربان بالطف حسن انھیں ہے ہو مجھے خدمت نزار حصو رام آئی بسکے مظهر	نظر آیا دمان سایا شجر کا اور استیا کو لے ہو بچا مگن جو اسکے دلیق لڑے کا اسٹیک یہی سمجھا کہ انسان تو ان پر جو رگہ نے جگر پر شیر مارا تو ہو بچے ڈنڈ کے نہیں جا کر وہاں بچ بن میں ہ جا کر پر پی سکڑی جو سکھائی لکھن و رام تھے جیسا کہ پیر دمان پر ٹپٹ تھا نام مشہور نظر اسکی پر پی شمش و قمر پر بیر عشق دل بیتا تھا وہ بنی صورت مثال ماہ پیکر کہا ہم شیر اون کی عیاں ہوئے عاشق مرے بجا پنا یا زبان میری سے جیسا سہارا کہا گھیرنے بان سج کین ہی لکھن کی مرانا لکھا ہے رنج روشن نظر آیا لکھن کا کہا لکھن نے ام نازک بدن آ جمال و حسن نہیں قمر ہی بناوین ہ بانو بسکول ہو زبے طالع ہو ڈانکے سچا مرے بالفرض قبضے میں آو کہا شہ سے کہ ام شاہ زمانہ	گذر اسجا ہو شمس قمر کا دمان کھا اسی مائے نہان ہو رام لکھن سے طالع کسک نریہ کات میں آسمان ہی گر اعفت ہو کر دل و پا رہے شمس دمان ہر پردہ لے ہر گھر سے الفت دل چنا کر سیا رام لکھن سے جی جھانکی دمان گلزار تھا گل گل چین وہ ہر ناز میں تھی شاہ سرد ولی عاشق ہوئی دیکھا نظر ٹرک لکھن تھی آہ راہ ملی نذران میں سجا کھن کر جن انسان میں علی نادران مرے دلیق نہیں کوئی سما یا کیا راز نہان کو آشکارا نراکت میں ہی کو سخن ہی وہ ہو راضی تیری بھی تھا ہوئے غش میں تھا کہ ہوش نہ حال ہوگا مجھے تیرا طلب نہیں مطلق کہ کیا اسکو چور جو امیر میں سچی گر آئے گل مو خوشامد کر انھیں کی ہوہ تیا کنیز ک شاہ بانو کی کہا و نکر ہم بستی سے اب بہانہ
---	---	---	--

نہ مجھے ہو پری تجھ نہ شہ اور اُسے ہو زینہ اور نگاہ جواب ہم سے ہو کر کے مضطر کہا نہتے ہو چکے طفل ہیں سے قیامت تھی مجھ زشت کردا	نزاکت اور مہررت پر غور جوان کے خوب و سیرت نکو تر گئی پیش کھن بادیدہ تر ہوئی نامدم میں تیر کو دیکھ کیا سیتا پہ اگر حملہ کیا	کہا پھر رام نے شیریں سنج سے نکھر گزرا وہ تو مہرے ساتھ وہاں سے پھر پھر پائی پونج گئی غصہ میں آگے مضطر حال بہنسے رگ پر کیا اس دم سارا	ہو کر او بھسکانے کھن سے مرا اب ہو گیا بیاں در کے ہاتھ گئی ازشت رو کر کام پاس قد بالاد کھایا کوہ شمال لا لچھن کو جب حکمی سہارا
---	--	---	---

## ناک کُننا سب نکھا کا



لکھن نے لیکار دھڑاسی آن لہو میں تر تر تھی زار نیرا یہ لشکر وہاں عز و شرف سے کہا بھائی سے اسی ہزار ہو کر نہ دیکھا آنکھ سے ایسے شیریں لکھن پر رام میں نون اور ہو اُسی گد میرا قصہ را نہ تھی تجھے خبر ای میرے بھائی	جب آگ پاس کی ناک اور کان گئی ناکہ کُننا سو کُننا عمل کیتے تھے راون کی طرح سے سنی میری نہ کچھ فریاد ہو کر وہ صورت میں ہر گشت میں زمان پہر ہو انھیں کا نام زبر مجھے ملکر کے بے قصہ را خرابی یہ میری ملک خوش کنی	جو مہر رام تھے کان خالی کہم و دو کھن برا اور اُسکے مشہور ہر پردہ سے دیکھے کان زناک مجا یا شو و غل لیس کے فر کرم سے جسکو بھینک نظر بھر زن گلفام کو رکھتے ہیں ہزار ہوئی فریاد کہ آگہ وزاری چلو جلدی سے اسی بھائی دلاور	مناسبتا جو پانی گوشمالی ہے تھے اُسکے دلشاد و ہر بچشم نم ہو بیتا بیباک برادر دوہین بن میں مہر کہیں ہتاز دم بھر میں مقرر ملک دل سے پالوسی کی جاؤ ہر گشت طمان کو رو کر کجاری یہ جو قح عوض تم ہو ملکر
---	--	---	--

	رہو گئے تا ابد افسوس کر کر	سنو کی نازین ایسی مسیر	
	<p>جنگ کھردوین انرام خیر</p> <p>کھردو کھنچ رہن آئی + تہنہائی ظفر رکھنے پائی</p>		
<p>تسا دید میں تھے حال سب حال</p> <p>کینے خودہ نزار آ ومان پر</p> <p>چلے گلشن میں جیسے دھرم</p> <p>مثال سیل دریا موج در موج</p> <p>رہن گئے نام جتنو نکا مشاؤن</p> <p>غرض اسدم گئے بیخ و داندو</p>	<p>سنا جسد کھردو وطن کے چار</p> <p>جمع جسد ہو اسجا ناسا</p> <p>وہ دند کب بن میں آئے شہر</p> <p>خروشان عدسی یوون کی شوخ</p> <p>بجنگ عفت بیت دبیچہ ان میں ان</p> <p>لکھن کیر ساجی کو سونے کوہ</p>	<p>بخوش لحان قلم سو نغمہ پرواز</p> <p>تیر گر زگر ان سب باند تھیار</p> <p>کھردو وطن کے تھا ہر لشکر</p> <p>کہا اسدم لکھن سے ای بارہ</p> <p>کرو اسجا حفاظت ہو یہ تیر</p> <p>اگرین جگر کے خود بیدار پڑو</p>	<p>خردمند زانہ سے ملا راز</p> <p>دیادید حکم ہو سب فوج تیار</p> <p>تیر تیر و کمان ہر ایک لیکر</p> <p>نظر کر رام نے دیوونکا لشکر</p> <p>بسو کوہ تم ستیا کو لیکر</p> <p>بیتراشیں جسد ام رہو</p>

کھردو کھنچ چودہ ہزار اچھسو کو لیکر مقابل نا اور مارا جانا سب کا رام لکھن کے ہاتھ سے



اوجھ سے فوج یوان جگہ آئی وہ کٹھکری دیوان بھند ان نگہ غیبی سے تو دیکھے کھویر رام اوٹھیں سے جا کر بھلا کیوں نہ اس سے دشمنی کی نرالی کی خطا با این مرتب تھکارتی میں اب یہی ہوتی جو پیار علی کی جو جان دیجے لکھن اور رام میں شاہ اوڈھ بھین پر مثل اسوجن بن میں ملاؤں جاں میں ان میں یوں عجب ناپاکہ طینت عیان ہو جو غرت دار ہو اگر کر جنگ جو اب ام سن و نون برابر اُسیدم سنکے دیوان یہ قام مثال اگر جسے تیر شہ پر کمان تیر جو نکلا شہ ربار خدا نگاہ بر سائے کمان سے سیہ و دیو ہوشمندہ شر سے فلک اڑنے کے برائے زمین پر جو مارا تیر گھر نے وہاں پر بیرا نشین کو دوا و چھل کے خلف پائی پھر دل شاہ ہو کر	دیا وہ روز روشن شہ گھاتی گھٹا کالی کا جیسے خرچ پر شور اطاعت میں نگارشی گجے کہ ہم میں شاہ لشکار کے بود جو کالی ناک تاق دیوانی کی لے جو کوشالی ہو وہ وہ جب کر وادوں خوش ستیا کو دیکھ نہو افسوس خرد حیان تیجے جہان میں مثل موم کے مشہور جو آکر رہو رہو صید بن میں خود اسکا یک ساعت مٹا عیان ہو پست پر از زمان ہو وگر نہ منہ یہ دالو بودہ نیک ہوئے تیار از بس تیش کھاکر بڑے میلن میں اگر جانب نام کہ ہر جانب ٹھاد دیوان کا لشکر جلے شیطان نزار دن بل میں موسے کچھ دیو کچھ بھگت دیوان وہ آتش سیطانی ہر سے کبھی کر دھم ہی را و ارور تو بھگتے چوڑ کر میدان شکر نشانہ بنائے جل جل جل سیا کو کوہ سے لاسے لہر	کے گھر پر آجنگ یوان کہا دو جن نے شہ سے ہی ہوتے کہا قاصد با صد مہربانی عجب ناپاکہ شاہ جہان ہو تو ہی سیکل تو انا صفت گن ہو نہو سہ جنگ ہی تیر ہی نکال زہرے طالع شہنشاہ جو ان پیام قاصد دیو و نکا سنک شہی گھر سم دونوں بود ہو راون ظلم سے ظالم بن ہو ہیں دن کاٹے ناک لہر کا سنا بھابہ نرا سے جو پائی جو قاصد سنی یہ سخت گفتا کہا اُسدم کہ لیکر تیر و خیر کیا جھڑ سید دیوان نے بلکہ شہ کو نین کو غصہ ہوا جب مثال کہ سب عفریت کے نزار دن کر کا و تحیل کر چھپا رتے زمین آسمان پر کبھی کرتے تھے بن ملن کے شہ ہوئے دہنال گھر تیر سے جو دیکھا شاہ نے آتش جا کر مظفر باکر ہو خوش ام وچھن	مثال تیر تھے نہا میدان کہ نکل کام با ہم آشتی کر بیکم شہ بہ معنوں زبانی زمانے میں تم اسکا عیان ہو اُسی دن کی سنی کھابن ہو تھکارتی ہو جوانی کا جین خیال گنہ بخشے بناوے صحت زبان تم سے بولے یہ گھر بصید ہوا کے بن میان پر ہوا مغر و لنگا کے شہی کر بنے اس سم دشمن میں نادان مقابل ہو کیوں تیر کے آئی کیا جا کر کھرو دھن کے اٹھا بسھی تیار ہو دیوان کا لشکر گھٹا سنی گھر شہید خیر کمان تیر ہو جانا بہ مطلب تو نکل شہ وہاں شہ قمر کے فرسہ وہ بھی جو بھگتے تھے مل کبھی اڑتے تھے وہ میدان میں کر در آغوش کی صورت وہ بن لگے جنگ کرے ہو کر دیا کھرو دھن کے تیر بن کر سیا جی نصرت ہاں نگہن
---	---	---	--

جانا سب نکاحا کیش ارون

گئی فریاد کن ارون کی ہمشیر بدیش شاہ نکاحا کو دگر

قلم تحریر کر یہ حال فی الحال دکان کے پیشی سر کو وہ گراہ شراب بخوئی سے دل تھا مگر کھار و روکھ سے حال بھائی	کہ ہر خچ کمن کی یک نئی حال گئی نکاحا میں کرتی نالو آہ نشم سے رہے تھا ہر گھر چو تری ہوا ثانی اٹ بانی	گئی جب نکاحا میں جاکر جہان بخت پرہ شاہ راون جو دیکھا حال یہ خواہ راون مے گلگون کو ہوتا ہر مدہون	مے دیکھے کھرو دو کھن برادر مرصع تاج سر پہ طوبہ انگن مٹھل گئی بے حال مرفن نہیں تھے کچھ خبری خود فراموش
بجز نقص تھا شاہی نہ کچھ کام رعایا سے جو حال کچھ نہ خبر نکو نوا ی شاہ و نشان بریدہ دیکھ سنی گوش ہمشیر	بجز اسکا نہیں ہو دیکھا انجام سرک کی اسکی شاہی زلف تو بشر کاٹے ہر کچھ ناکل و کان ہوا چوتھے راہ بیدہ و لکیر	ستم مج ناتوان ہر جو عیان کر شہنشاہی ہر یہ گوارے کر پناؤں چشمے میں گردا و بھائی کہا ارکان سکاٹے گوش ہمشیر	یہ غفلت تری شاہ جہان نہو جس شان پر شاہ بیدہ گردن کی ہمشیرین فریاد بھائی بشر کی کب ہی یہ مکان تنصیر
ملک سے ہوا رتبہ فزون تر نہیں بنائیں ہو ایسا دلاور لے رہیں ہزاروں یونو خواہ بتاؤ کوئی ہ ایسا ہمشیر	ستم ہر ملک غالب جنین پر بشر جو اس کے اگے فہم تر ہوا جان کر کوئی اسکا زہن ہار کہا راون دیو و دیو کی زبرد	یہ ہوا شاہ نکاحا سے وہ ہمشیر سنا شہ کے کیوں دیا میں شہا جہ و انہر سب نکاحا بولی یہ سنکر ہر ایک کے ساتھ میں ن نکاحا	کہا کی کچھ کھرو دو کھن نے خبر سہوئے دہ لون در طعنے خبر ہوا دل میں الم ہر دو برادر اودھ کے ہیں گھن گھر برادر
پیشتر سر کے آئے پہلی پہلی کہا اسنے کہ اے راہ و دوش شہ نکاحا سے چال دل ازار سچ کے وقت ہا پہلے ارون	فر اور شمس سے ہر نور انور پکڑ بکڑا شہ سے ہر گوش ہوا اسکین کے خواہر کا ناچار سچ کے وقت ہوا ہونا راون کا چاہن سچا	یہ نکاحا کے ساتھ میں ن نکاحا کھرو دو کھن کے فریاد سنکر نہ سو مارا بہ بھر راون یہ روز کیا صحران بہرام و چین	شکار و حشیا نہیں ہر وہ و ملایا خال میں ان کو دین غم غیر سے تھا ہر دم طرہ کیا صحران بہرام و چین

سحر راون سو دربار آیا پہان کھیرنے لچھ کو بھیا انکھن میں چند دن آرام نہ تھا معلوم پہ چھن کو نینار	الم نے زرخ کی صورت بنایا کہ لا جن پھول جا کر سو بھیا ولی ان کے بسے ہر نام لچھ سیا جی کے گلہا و گلزار	بکاشہ ہوا رتھ جلد تیار سیا جیسے کہا گھر نے اسد انکھن میں خاصیت تاجی کو ستیا شہ نکاحا دھر ہو چا بھیا	جلا راون اکیلا بچو اسوار گردن کا جبک شطانوں کے باہم ہر سیاہ جسم دل فدا کا خلق کہ کہا مارچ سے جا
قوی ہو زور میں تو بیدار تری شفقت قدیمی ہر گھر سکار خوش میں ہر گھر سکار خوش میں ہر گھر	سحر کا شیطاں نکاحا سے توانا وفا سے تاج تو اسکو ادا کر زنی شکر سے ایک ہزار سکار خوش میں ہر گھر	مہرخت میں کج ارب و لیری ازدھگر ام و ام چھن برادر تراشہ گوش میں سب کھیا کیا ظلم میں لائق سزا	مہنگی یاد یہ امداد تری و لے صوت شہر میں ہر شہر کیا ظلم میں لائق سزا نکاحا

<p>لکھا لوں شے دل سے رخ او غم          جہان میں در ہر آنکا کھانا          انہوں نے تیرے حجب مارا دیا          یہ سب لا غصہ سے شاہ لکھا          مرانی بنیں جن بشر سے          تجھے گرد ہو چلے میں نہ          توقع زندگی سے چھوڑا          جو خوش جان بخشش سے          جو ہونچوں ام کی خدمت میں          شہ لکھا دکر مارچ پر فن          رخ روشن ہو و خور دیکھ راو          مقابل رام کہے سے بید          کہا راو ان کی مارچ پر فن          تہو رام لکھن و لون براد          سبک و چال میں کھلکھلا          عجیب ہو بنا وہ دیو بدخت          عجیب گے ہر زین خوشتر          گزند اسکو نہ ہو چکا تیرے جب          نہاں ہے پھر ہوا غار زمین          وہ جاتا جو کڑی پھر تیرا          پر سب کی مثل وہ آرتھا را          نہاں لکھن سے جب ہوا          رخ میں یہ کہ افن شکارا          وراو لکھن پھر کہان میں          بستر شیطاں جن میں سے</p>	<p>لکھا مارچ کے رکھ کر نام          لکھن و رام کو وہ لبو غم          چلو شہ جاکے گھر بیٹو بہ آرام          نہ ہو ہمسرا کوئی زبردست          مری تیغ ستم ہم غضب          ورا مارچ سن لکھن راو          تنہا سے قد سبھی لکھن ام          شہنشاہ و عالم بیکمان          یہی تھا انہیں دیکھیں گناہ          نظر آئے جو راو کو لکھن ام          ہو بیت میں شاہ لکھا          جو اپنے ہمیشہ میں بل کر          یہاں پر بھی کہ ایسی تدبیر          بنا مارچ اموشن طناز          عجیب تر کا وہ دیکھا تھا          سیدہ کی نظر اس پر چب          برن پریرا شہ نے اٹھ کر          شہ کو نہیں سزا مارا گرت          کمان میں تیرے گھر بچا          نظر آتا نہاں ہوتا کہیں          شکاری ام تجھے پھر پرک          گرام کا جو مارا تیرے سر          ہو یان میں سب ام سے          لکھن لے نہ کوئی دلاور          یہ کر کہ شکار جان طلب</p>	<p>لکھا راوین چو بھائی اسیدم          نہیں میں ہر آنکے تو انا          گرامین تر سے لکھا میں کر          نہ ہی ہفت تجھے میری ہنکا          قوی چکل ہو ہر شیر خرے          تو کہہ سے مناجے ایک ہی          چلا ہم راو جن شہم برنم          کہیں کر قتل ہو تو کبھی نکوتر          وہی حب ہیں سر سبز پر          گئے جسم ہم قریب مچھن          کر ایسا ہی رہے وہ دتر          قوی تن ہو اگر گرا شہ طان          تو ہو دیو جن و دشور قوی          برن سینا تو نہائی میں کر          وہ سایہ دیکھ اور تھارے          سبک تھا بھرا اور خوش          نے گام گھالا اسکا بستر          ہوا غائب نظر آیا وہ شہ          وہ آیا و برو شہ آٹھ لکھ          دے پار و بر و مارا قضا کا          وہ تھا جادو کا تھلا کہ شیطا          ہوا اصحاب میں ہو چترہ دام          لکھن کا نام رو رو کر کرا          شکار کہ میں کس جانان پر          نذر زندہ نہ مردہ بکھن سے</p>
--	---	---

سید نے سنی پٹن کی تقریر پیر کو چھوڑ کر بہرہ برادر لکھنے کی ہوشیاری سے محبوب قدم اس کے اندر نہ لایا سیاحی جب میں صحت میں تھا تو تازک پر زبیا جا رہا پاک تجھے دیا نصرت کی ہوئی پر جتنی نے یہ کہا وہ بہت خیرات عدو کے کر کو جانا نہیں آہ سو لکھا ہوا دشمن دانہ فلک پر شہید بازی میں شاد سچ تھا سایہ افکن خوشامتر مغرب تھا جانی طلوع نہیں وہ بڑا و کج دی گرس نے آواز ہو دیا چھین شاہ او وہ پور	ہو کر اندر وہ خاطر بہرہ برادر روا رکھا سفر کا رنج دل پر اوپر یہ کیا سیتا سے مذکور جن شیطان کے نکلوان ہو تھیں ان کے محفوظ اُس جا جس میں پاؤں اسنے ملی نما جو ہو موجود وہ جھکو عطا کر نہیں لینا سب سے نکلوتا نکل مالہ سے آئی غارت ماہ سیاروں کی فلو میں مضطر زمانہ میں بہرہ برادر کی یاد رہا کرنا تھا ک گرس ہائیر وہ شہید ہشتین غارت و نہیں شہراون پر کشتار کو باز جفا سے کیوں کیا ہو کو مجبور	کہا اس دم کچھ ایسی نکلو کار مصیبت میں کی کیوں کر لفت نہ باقی شس کے جانا قدم بھر ہو کر خست یہ کیا سیتا سے پھر بنا شکل برہن شاہ لکھا گیا وہ روبرو سیتا کے پر ہم غریبی میں شہر پاک و امن جو باقی شس کے اکتو پاؤں لگی دیکھ کر گرس ہائیر زبان ویاں کے نکلے تقریر تو انا تھا وہ طائر درہن تر سنا جب یہ زاری سیا کا سیارہ سے سیا کو انے ہمار عقب آہو گے ہیں ام ٹھمن	برادر کا نزل سے ہو تو غنوار ملی جس سے تجھے تکلیف کلفت محافظ ہو یہی فرزند ہیکر بجانب کو وہ صحت سے قدم زن وہاں گور شہر صحت سے ہو چکا وہاں دیکر کہا ہو چکا ہوں ام کہا ساکلی سے اس دم برہن عطا ہو چکا ہو چکا ہو چکا چلا سیتا کو لے اکتو راون سیا کا غم نہ اچا وے بھانا قلم ہو دوزبان پر ہم ہر خبر کتن سالہ تھا دانش میں خبر کہ وہ مالہ تھراون کی جفا کا کہا راون سے ام شیطان گمراہ سو صحت ابراہی صید افکن
--	--	---	---

ہمارا مچندر صاحبین کے شکار بہرہ اور لیجا راون کا جانی جی کو بفریب برہن کے



سیا غیبت میں لایا ہے شکر ارے شیطان یہ جو ام نہ وگرنہ ہوگی مشکل چکرا اس کا کما غصہ سے اسی داد ان کر گس پناہ پر غیر کے رنج و غم ہے گرا دشمن بن بیتاب ہو کر وہ اگر کس تھ سے سیتا جی کو لایا لڑا راون سے جا و اگر کے منقا نیرا راون تیر کر گس کے پون کیا راون کن زخمی مار منقا رہا بیوقوف سپر کہ پوئل یا لڑا راون میں نہ ہمارا زور ہے اگر اہلیت وہ کر گس میں بجہ آہ و فغان ہر ماہ سیتا سیا کے گریہ زاری سے مضطرب وہ پیر زعفرانی تھا جو سپر بٹھائیں باغ میں بیتا نہاں ہر آن جب ہاتھ آیا شاہ والا یہاں بچا ہر شیطانوں سے نہ ہو جن ہر شیطان کا ہر ایک بن جو نہ ہر خاک چھا نہ پایا کہ پستہ مجبور ہو کر کہیں تھے جانو صراط سے دور نظر آیا او نہیں یہ انہیں گاہ کہن سچ کہ اس چار پوئی بگا	تراہ نام بد دنیا میں آسے پرستش کے ہر قابل غایا لڑو لگا میں صید ان شیطان ہو پیری میرج ابراہام کے یہ مشت پر یہ کیوں نہ تھا زمین پر قہار میں توجہ نیرا شیخاں سایہ میں بچھا سینھا لے شاہ لنگا نہ بچھا شہ لنگا نے غصہ سے کیے سر کے چنگل سے کرنا وار وار تن کر گس یہ پھر جو بچھا وے لے لپا رتھا اگر کسوں بچھے شہ لنگا اور اسیتا کر لنگ نہ تھا ہمرہ کوئی غمخوار سیتا فلک طایران و دشمنی میں وہاں بچھیکا نشانی ہر گھبر حفاظت کو ہو میں پران مقرر پھر سے صحر سے لیکر مرگ چھا ہو اندیشہ سیا کا محکوم ہار وہاں وہ ماہ جو مال کے اندر نہ پایا کہ سیا جی کی نشانی بڑے آگے کو پھر دو نو بار پتا پایا کہ کیا جی سیا کو کہ ہو تیر و کمان ٹوٹا سراہ نہاں خار و خس سے لگا لگا	زین بگینہ پر جسکی نظر ہو امان چاہیے تو اپنی جاگی آہ سختی شہ نے جہاں سے پتھر نہ کر برباد اپنی جان سپر شہ لنگا کے سر پر وار چنگل گل منقا رتھا لنگا کے سر تشتی وہ ہو اسیتا کو لنگ نیرا راون پر بھی منقا کر گس بچاتا تھا جہاں تیر پر سے کمان تیر کو لے شاہ لنگا پر نشہ پر ہو لے کر گس کے پایا محبت راہم سو تھا و سکا دل بچشم اشکبار ہی یاد کرتی وہ تھی گریہ کمان چرخ پتھر جل جالی تھی سیتا رتھا شہ لنگا نہ تھا تھا بلکہ نیرن سیا کو خار نے رگھو جھجھا لے شاہ دو عالم کو جھجھا کہا لچھنے اسی جان برباد نشانی جل کے ہو پتھر لنگ ہنت کمان و بن ہو نہ اندا پایا غم قوت سے تھے وہ زانیر کبھی نالان تھے ہر لیل چھتے خود دیکھا ہر جگہ پر خون چھان کے اسماء خود دیکھا مرغ لگا	ہو واجب قتل و سکا تھو لو کا فر چھوڑ دے یہ جاگی آہ کہاں سے اس کے پانچ میں تیر کہ نہ جو لے سے لکھی ہو پتھر کہا کر گس اسی کا فر نہ کر گس ہو ان اور کا ہر جھجھا تھے قوی تھانور میں ہو کر گس کیا زخمی دے چنگل سے آہ کہ تھے مضبوط اور سیکہ چھوڑ گرا غش کھا کے راون ملے ہوجا گرا تب خاک پر کر گس چھا رہا لنگھوں میں اسی نام کیا فراق راہم میں نہ یاد کرتی صدائے کی تھی رومی میں ابو سہان ہون پر نظر کر سیا کو لگا لنگا میں اور خس خاشاک میں نہ ہر لنگ کہا چھوڑا کمان سے دھب کیا غش پر پتھا تھیں نہ پایا جاگی جی کو سپر بہ قوت جاگی بن ہر نجیا گر بیان چاک کر ہو چھوٹا خبر لاو سیا کی کو رہی سے زمین پر سنج گل ہر عیان ہو جان باب مضطرب
---	---	---	---



<p>تہا دید تھی چشم عیان سے          کہا کہ تھے مارا ہو محسن          ہوا لیکر کے وہ ظالم روانہ          میں تہا عبقا کا عازم بر سر          جو ہو درکار مجھے ملک کر یا          تو اس کی راہ میں کل مرا          زبان سے اس کے نکلے ہو نہ برا          تیا بگڑ نہ میرا کام ہدم          ترے قدموں میں آنا بھلا          لبے یا کی کر کے آگ و ش          ملاؤ کو دمان دیو تو ی تن          تو اپنا قوت بازو دکھایا          مصیبت میں نہ دشمن سے اتریم          ہوئے اچار شیطان کے مقابل          بشر کی شکل میں آیا وہیں پہ          مرے چہرے پہ شل ہ تھا نور          تھارسی ہر گھڑی تھی نظار          کیا گند حرب پھر باغ جہان          مصفا گمزن ماہ نقاب ہے          رہے تھی منظرے رام کا نام          تہا دید میں ہر سرسری          ہوئے سایہ فلک سید کی گھوڑ          لے آئی رو برو شہ میوہ تر          محبت رام میں رہتے تھے ہتر          کہا کہ گھڑی نے اس وقت قلب</p>	<p>نہ تھی طاقت کہ وہ بولے تہا          سر جو جرح پہونچے رام و طہن          سیاہی کو تھارے غایا نہ          لگی تھی تو مجھے دیدار کی آہ          کہا کہ گھڑی میں تہا تجھے          اگر خواہش تھی باغ جہان سے          نزع کے وقت میں آنا انجام          یہی ہو آرزو ای شاہ عالم          حیات ابدی میں کیا کسکا تہا          ہوئے پر غم الم سے رام و طہن          چلا آگے دمان سے رام و طہن          مقابل جس گھڑی گھڑی گیا          فریب کر کے دیکھو بر تو          رہائی رام نے دیکھی جہان          گرا جس وقت وہ کوزہ میں پر          جہان میں بہت تھان تھان          بیابان میں کرے تھا انکلا          یہ کہ رام سے چوڑا جہان          جو دیکھا اس جگہ یک جہان          وہ تہا شہور سیوری صلی عا          خس و خاشاک سے رہ تھا کرتی          مہر خورشید سان و نور اور          ہرے تہا کے دوسرے تہا          وہ سیدھی تم کی تھی بسکہ گھڑ          کھلا کر رام کو فارغ ہو کی جب</p>	<p>بہا کے اشک لخت دل تہا          لکھن رام کا لبس منظر تھا          کیا راوی کے بجائے کے عبور          بہت تھی ہوا تہا بار کھائی          لکھن رام کو تھان بنایا          سبے دنیا میں بخشوں نہ گائی          رہیں صد سال ظاہر غایا          یقین ان بات سے میرا ہو کا          فنا ہو پھر فنا آفت رخا ہو          وہ کہ گس نیک لالہ تہا          رہ باغ جہان اسکو دکھائی          لیے تیر و دمان تہا وسیع تھا          لایم کشکو سے پیش آکر          نہ بھی آگیا ہر مقابل          خدنگ مرگ سے بولا میرا          کہا گند حرب تھار کوزہ میں پر          بنا فوراً جہان میں رہتے          ہو اور شہ تارہ بخت یاور          نظر آیا بیمار گل سے گلشن          محبت رام میں دیکھا تہا          مصفا لکھو کیا اپنا سہر          ہر شہرین لاتی سب اوام          جو دیکھے اسے گھر پر رام و طہن          ہوئے دشا ویش خطا تہا          مذاق زندگی میں تھان ہر</p>	<p>بدن تھی ہر بازو سے ہر          عدم کی راہ میں عازم منظر          کہا کہ گس زور و شہ او دھوا          ہوئی راوی کے اور سے لڑائی          جو حال ار کہ گس سنایا          جو چاہے اب حیات باور دانی          ریاضت میں کہا اہل زمانہ          تہا دل برائی دیکھو دیدار          ہزاروں پر کی جی کرنا ہو          یہی لکھو ہوا راہی بقا کا          خوشی سے لاش گس گھڑی          کندہ ہو طاقت میں زیر تھا          لکھن سچ کہ شہ نے فراور          بہت تھی لکھن کی وہ جاہل          لگا جو تہا گھڑی کا تو نا کام          قدم رکھ کر کے جوئے دین پر          دعائی سے درسا کے کیدن          گھر سے آئے اسی شاہ منظر          چلے آگے دمان سے رام و طہن          وہ عورت عابدہ اور پار سنا          سنا دے کہ آئے رام اور          دخت بارو سے ہر صبح شام          ہوئی دشا ویش باہر تہا          محبت اسکی دیکھی بھل گئے تہا          کیا کہ گھڑی نے سیدھی کو تہا</p>
--	---	---	--

کہا سیوی نے پناہ پرین جا	سیا کی سدھ لی کی شاہ الا	خبر کی جنس اس کی زبان سے	قدم آگے بڑھایا اوسٹان
<p>آغاز کسند اکاٹھ</p> <p>مے سگریو کہ شاہی دودی ام پچھنے جو رابان گھبر نے خطا اوسن ل کی لیا</p>			
فلم تحسیر کر سگریو کا حال	بنا تھا دشمن کے جاگ ال	شہ ارض و سامر دوبرادر	کے پناہ پوری بن برجھا کر
نظر آیا لو نہیں یک سہڑ زار	بہار گل سے تھا گلزار گلزار	شہر تھے پور شیر بن تر سے	ہر کیسہ کے پرغے شکست
ہو سہ رام و گھن مو تماشا	جن میں گل پہ تھا بلبل کا	اوسن گل میں کیگے کلان تھا	وہاں کھڑو کہ نام و سکایا تھا
تنگ طاب درواں ہوتا تھا پردہ	عبادت کے سوا اوسکو تھا عمر	وہاں سگریو تھا خوش نام بند	کئی مہیون تھے اوسکے پور سہر
وہی تھا بوز نہ سہڑ اوسیون	وہ تھا ہمسہڑ رت اوسیون	برادر کے خطر سے لکھن تھا	بھہڑیخ و حبیب وہ گین تھا
برادر بال تھا اوسکا جو دشمن	قوی پیکل تو انا شہید لکھن	نظر سگریو کی پہونچی چین پر	نور کچا اوس جگہ دیو برادر
یچمن میں مثل گل سو عیان	جگر پر داغ اونکے لالہ ساں	مہوئی سگریو کو دہشت پراو	کہ جاسوسی میں بھجوا ہوا پچھ
جو تھا سگریو کے خدمت میں بند	قوی بازو تو انا اور دلاو	کہا سگریو نے مہیون کے جاو	کر و دریافت کیون انہیاں
اونہوں کے پوچھکر احوال سارا	اگر جاسوس ہوں کر انا اشار	کیا ابن صبا بکر یہ مہن	جہاں گلگشت میں تمام بھڑ
کہا نام کون ہوئے کہا گت	مکان اپنا بتاؤ لا مکان سے	بتاؤ یہ مجھے کسکے پسر ہو	سفر میں پہنچ سے کیون منتظر
کہا میں شاہزادہ رام چھین	جہا میں ہے ہمارا نام نہون	اودھ میں راجہ دست لاور	اودھ میں سگریو میں نہو برادر
ہوئے رخصت پردے سے پسر	تو آئے سیر کرتے جانیباو	ہوئی محبوبہ اپنی گم جو بن میں	گل و گلبن جواکانا چمن میں
غم وقت سے اوسکے زاہدین	پتا ملتا نہیں لا چاہ میں ہم	پرسہ ہوا بھو اکوہ در کہہ	نہ آیا ماتہ جز حسرت غم اندوہ
کہا کیا حال ہے تیرا بوسن	نوفع ہو کہ ہو بھوکھی دشمن	برچمن نے کسی فی الفویہ پٹ	کہوں کیا حال اپنا تیسے پٹا
سنوای شاہزادی عرض کیا	برادر میں دوسیون بادلیری	کہا کانام سگریو اور بال	ہوئی باہم اوندو کی قبل اقبال
جو ہو وہ بال دولت مند خود	قوی بازو تو انا میں شہو	نکا لاکھ سے سگریو برادر	لیا سب چھینا و سکال لاکھ
سیا کی سدھ لے ہو و کلفت	اگر سگریو سے ہو و کی لفت	عرض یہ حال سب کی بزمین	چلا آغوش میں کرام لکھن
وہ لایا کہہ چہرہ دوبرادر	تاشائی تھے ہر جانب سے بندر	تمنا شاہ بندر کی برائی	جگر اور جان سے کی منترائی
کہا ابن صبا نے حال گھبر	ہوا پھر تہ کو باجم کتر	کہا سگریو نے یہ سہ ارادہ	کہوں خدمت تری و شاہزادہ
سے گر گوش و دل سے میری	انہے مطلب میں بھی ہو شاہ	کہا شاہ جہاں نے یا بھائی	ہوئی سیر اور تیرے آشتی
کہو سٹال جو گدڑا ہو پچھر	نہا اوس شخص سے بھوک سکون	کہا یوں بال سے میرا برادر	مجھے لے رہتی تھی برابر
نہ آیا چین و لکین اور نہ آرام	نہ دیکھے تھجا مجھے کیدان کوٹا	قضا را دیو یا لکھو نسا	یہاں آیا کسی جاسوس کیا

مستقل بال کے تیارہ بغاؤ رہی دسکوہ طاقت اتنی باقی جو بھاکا یک بیکہ دشمن بال چھپا دشمن میان خنہ کوہ بجاری چذرہ دن یکساں کیسکو بھی نہیں چارہ نقصا مہوئی جیسے سے زیادہ انتظار اوٹھا کر سنگ کو وہ خنہ کوہ جو خالی تخت دیکھا تہ بان نکا لا گھر سے نکل اورنگ فہر و عابد سے نہیں اورنگ گذر کہا ٹنگین بوج ای دوستہ بھائی بٹھاؤن تخت پر تھجو بغرت لے جاتا تھا او سکود یونخت ملا جھکویہ دیکھو جو اوسی کا مہوئی رام و لکھن کو بفراری دھر دھرج دل لگیر کے ستار تسا جو مجھے غصے ہو خوش حال مجھے لازم ہے کہ کرنا اوٹے گا ہلاکتا نہیں کوئی دلاور وہی مارے دلاو یال کو نیا او ایٹھم بطور دونوں کر کا اواکی شرط تارونکی یہ نہ پیر ارادہ جنگ کا کر بال کے ستار نہ طاقت تھی لڑے سگر یونیا	مہوئی دونوں کشتی جنگی مقابل میں کرے جو نوکائی گیا وہ بال بھی پھر آگے بڑھا زبیں شیب تھا بادرو اندر کہ تو تم انتظار ہی ای برادر تو سو شامی رہا کی بجگو جائے مہوئی خون مذہبی چو چلی کیا مسدود باصد رخ و اندر دیا سبے مجھے اورنگ فہر زردن سلجا دشمن سجھکر دھارے ہر گھڑی پر خطر ہو جیسے بختو لکھامین آج تیار بجائے غم ملگی جاہ و شہت وہ تھی گریہ کنائلم تھا دل تمہیں سے درد غم حسن ان کی صدرا دل سے اوٹھی باآہ و زاری لگا زین ہم پتا تیر کے ستار جو کہنے سے نکالوں بال کی کلا توی تیرورین دشمن پراوشا اوٹھا دے لگو فرے بال کا کر منظر ہو بلا شکے ن میں ار اوسی کے ماتہ سے دشمن بھگا کیا سوراخ ساتون میں کیتیر لیا رکھیر کو خوش حال کے ستار ہٹا مجھے کو بھاکا دم تھاکر	ازل سے تھی دھما پور و زور تن دشمن سے آدھا زور پایا عقب بھاگی گیا میں بھی و سیر یہاں ہنسا کہا یوں بال شہ ظفر پاؤنگا کر دشمن سے جا کر وہاں کیا تھکتا شطرنج ہو او سوقتہ میں تھکھارا وہاں بھاک کر گھر کو جو آیا جو ٹھاقٹل کر بال دلاور اسن جھکا اگر اس کوہ پر ہے زبان سگر لویہ سکر کے گھر چلے ہمراہ میرے اسے گونا یہ سکر خوش ہو سکر لوہا ہر صدرا گردن پر پٹھی وہاں تھم جو دیکھا وہ دوپٹہ رام نے تھپ کہا سگر لویہ ای شاہ عالم پتا پاوین جہاں لاوین ہاتھ کر دن جینست جو سیتا کی بن جو مارا اونے دیو دند کی کو ہو علاقہ سات تاروں کا کچھنا جو پھینکا استخوان ونگی لگا کر اوٹھا اورنگی سے پھینکا اتھو دیکھا یا مچھو رکھیر نے جب سکان پر بال کے بنا کر کھارا کہا لکھیر سے یہ کیا طعنہ تھپ	نہ دشمن بال سے لپکا لکھیا بہم کشتی مہوئی دشمن بھگا مرد میں بال کے رہا تھا ہر عقب دشمن کے جاتا ہوں اجمی آ تو پھر دیدار سے خوش ہو گیا کر نپالی بال کی کوچ بھی خوش کہ دشمن دیو نے اب بال مارا تو حال بال پھر سب کو ستایا تو قابض مجھ کو دیکھا سلطنت لیکن بال کا بردم خطر ہے ہو ٹنگین جو دیکھا اوٹھو کھٹا بہ یک تیرا جل و سکا کر کہا ایک تیرا تھ پر بھی غم دو پٹا اونے پھینکا درد غم تھپ کہا سگر لویہ مان ہے دہی تب لے جسٹ سیلا لکھیا اب ہم زمین آسمان جانے نہاں لے کر خاک میں دشمن کی تن یہ اوکی ٹھیاں ہیں ونگو کھ کرے یک تیرا نو نکا نشا نہ گر سب ان سے چل فرنگ جا کر چل فرنگ تھپو پنا ہو اہو یقین سگر لویہ کو آیا دہی تب تو اگر بال نے گھونے لے تمہارے ابھر دیکھیں سگری
---	--	--	--





ہوئے سگرلو سے خست ہون	پرہرہ جامونت لگدوسی آن	ہوئے خوش نام بامدھری	ہوئے ست کو لگوٹھی و لٹانی
ہوئے سگامونت لگدولاور	ہوئے رگھو سے خست تو چکر	بیابان کوہ رگیستان سارا	سیاحی کو تپا یا چچان ہارا
ہوئے لاچار ہو چنے تالبت	ہوئے سیرانجے راز بسکہ کزو	دوان کرکس دیکھا ہر نکوہ آ	برادر سخے جٹانی نام ہنپات
ضعیف پیر ہو چرے ہونے پر	ہو ہو چکر سے بھائی بھٹ	ہو اوہ دیکھو ہسون کو دشاہ	ہر یک کی فری ہونے ازا
کما ولیمین کھا جاؤں کا کچا	کمان جاتین آرتا ہو چا	کے تینوں سمندر کے کنار	جہاں بیٹھا تھا کرکس ہر کنار
ڈرے کرکس یہ تینوں بچا کر	بدگنا خط سے جی کو مارے	کما کرکس ہو کر دست بستہ	کہ ہم بھولے بیان کر کے رستہ
فزون تر ہو ترا اقبال یاد	سے دشمن سے تو اپنے منظر	خدا شہ پر ترا بھائی ہو اے	ملا جنت مکان جسد مہو اے
ہرین سیتا جی راون کو مارا	لڑا شیطاں سے کرکس پردہ ہارا	سیاحی جتو میں ہم پر ایک ل	پھر سے بن جھو کو دیشا
بجکرام ہر جا چلتے پھرتے	یہاں آہیں پڑنے دور ہر	سنا کرکس جب حال برادر	لگتی سب بھوکہ بھلا یاد
کمار رو کے یوں حال برادر	رہا کرتے تھے ہم دونوں اب	اوڑے دونوں ملندگی صلا	نہ لایا تاب جب خوشید انور
دین آیا فلک سے وہ زمین	میں چا چشمہ خور پر ہر شہر	جلا آتش ہے پر خور تھا جو انور	کر امین آسمان سے چرخ زمین
تھکا اوڑنے سے جا بد دعا کی	لے جیام کا قاصد بچے جی	مسلم ہو چکر اوسدم روباں	ہوا عابد کا کنا صندھ جی
تم کہ ہو بیان پر ہر سیتا	منصل حال سیتا کا سنو آ	اور لایا ہی سیتا کو چور ل	وہ لکنا میں ہا کر تا ہر فر
سیان مانج ہر بیتاب سیتا	وہ گھبرائی ہر ہر دم ہر سیا	نظر میں ہر وہ سیتا دوسرا	جو دیکھو آنکھ سے میری تھیں
کوئی جو دھا سمندر بار جاو	خبر لکامین جو ہو چکے وہ پاک	کما شہد حرس ہوں ہر پرا	کمال ناتوالی سے ہر برادر
کما لگدنے جاؤں سندھ کے پا	وے ہو والی دس جاسے د	مرانی خوف تھا اوسکو کھی	چھوٹے غصہ سے ہوا بیان ہمار
سے خاموش یہ سکر نہ ہونا	تو اوسدم اوس بولا شاد	دور گھر سے ہوا تے زہر	سمندر پھانڈ کو لاؤ ہر خرم
کما ٹھرو میں جاؤں سدھ پا	جو پھانڈ سندھ مان تھا دیو	وہ لیتا آب میں یہ سے ہر	پزند وں کا حقیقت تھیں
جو کھینچا دپونے پانی کے اندر	ہوئے ستے وہیں مارا شکر	جو مارا دیو ہو چا سندھ پا	چڑھا چکر کوہ پر ہو کر کے مٹیا
نظر آیا اوسے لٹکا کا باز	صف و کان تھی مانڈ کھرا	ہر یک تھے پہلوان تھی شین	تھا تھا دیکھتا تھا غل کا غل
شہری سو برک وہ کھانچ	لکھیاں پہلوان کھڑے عیاں	جو دیکھا کوہ سے ہون شہر کھرا	کما ولیمین ہو کوئی مددگار
جو ہو رہے تھے رستہ دیکھا	سیاحی کا پنا چکر تھو	کیا ولیمین ہیں پر رام کو پا	چلا میوں طرف لٹکا کٹا
ملا یک نے دمان بھیجا کہ سار	کے وہ امتحان میں صبا کا	سرہ مار ماراں کے آئے	بھنواں کرے نقد لٹا
وہیں داکر کے بولی کھا گئی	ارے بند تھے دس دس دس	ہوئے نے کما اسی میری	مجھے لکنا میں جاوے ہر بار
خبر سیتا کی اب لٹکا سے لٹو	لکھیں ہر رام کو جا کر ساون	ہوئی کیوں صد وہ ہر	تو کیوں وگا ہر رستہ ہر

<p>کیا وہ روبرو رنج و رنج قدیم کوکھت ہوا پر ہونیک تو جانا دوسے ہی بند پر ہونیک کیا نکا میں بند خوش میں چلا بند روہان کے نے عجا کرسہ نکا میں جان کر رام کا کام پتہ پایا نہ سینا کا پھر سے وہ کتا رام جو تھا ستران کہ قاصد رام آیا ہر سینا وہیں جا کر ملین گی عجا سینا بنا چوٹا یہاں تک تن کوٹھا اوا اور نازنین غمرہ ناھین تری ہی یاد میں ہوتا ہوں نکرا تھی تو تیسے کج ادا شہ عالم مرا مالک بشہ چھپا کر منہ کو بھاگا بھیجا تو خبر نکا کی لے جی کو بجائے وہیں مندوری سے لاکھ کر کسا مندوری نے بدنام سے گرین بریاد عصمت غیر نکا خلاف بید کیا تھو بجا ہے پھر اوس جی سے کھا کر لکھ نکا سر مقصود پر لاو عجلت لے دامن لکھ نکا کو بچنا کہ گھیرا ہے اوسے رنج و رنج</p>	<p>ہتے سجھاتا پہلی پر غصے وہیں ساڑا جیہ چار رنگ وہیں میں جا کر نکلا وہ بیکار وہاں سے دی پھر نکا جور و کا بوز نہ مارا ملانچہ بلا شک نہ ہو قاصد رام محل پتہ نکا کے گئے جب شہ نکا کا بھائی کھا چھپک بچھپک ٹام سے ہو کر نکا رسو کی ٹال کا ہی باغ جس جا اسو کھا باٹ کا پر جاسکے ٹھیا پری ش خبر و ماہ تھا تھین کمارا وکھن سن ای ماہر زب گوارا ہونین تیری جدائی تجھے اونے چا کہ پھی خبر ہے جو تھی طاقت نہ کیوں تو لکھا اہلے دن تیر نکا کی ہے ارادہ تھلے قائل سیبا کا پکر کر باخ راون کا ادا سے پران بید میں لکھا ہو چکا نہیں حاجت قتل زن جھٹکا یہ سن مندوری سے شاہ نکا میں بھوک میں تیا ہو ملت نہیں سکھ نکا کو بچنا خود کھا حال او کا بچنا</p>	<p>کما تیر انہین ہو تاسہ جانا پڑھا یا است بون نے قضا قدا پنا پھر لون شے لکھا بلا شک ہو شے عفر نکا بشر اور دھش کے دشمن ہو کام کما سچا ہے ہکا کا نسا پرسہ و نرات دھوٹا کو پکر صبح کے وقت چو ہو پنے پنا تو دی آواز قاصد لکھا سیا کے واسطے لایا ہو پیغام وہ ہو پنا با تھین پنے پنے لے کا فر ہون کو سا تھو شین چا سے شرم کھا تھی ہون ہمار سے دل کی اب کہ پھی خبر قضا سے در نکا اتنا لکھ مقابل ہو کہین بلبل کے کرا ہوا مشہور اب در در زمانہ غصے سے تھ سارواں بجا شہ نکا کی تھی بانو می ساز کرین بید او شہ کما میں پر شرا وکی واجتہ صبح شام اوسے کا فر ہون ہو تو دور تو سیا گراہ کو رسنہ لاو لکھ نکا کو الم تھے انک کا نرا کسے ہو سے رسنہ کو طیار</p>	<p>کما چند پر کسا غاما وہیں شہ نے اپنا منہ کیا جو رسا نے وہیں اپنا بڑھا بطا ہر ہی بند روج و شہ وہ نکا پھی و لکھنی نام وہیں لکھنی کے فون یا پون جے نکا کے اندر کے نا کھ بھین کے مکان پر ساو کی زبان رام کا نام کما او شہ کہ اسے قاصد کو نام یہ تھین جن ہوا راہی و سیدم کما او شہ عین ناگہ راون جو دیکھا در سینا نے شین کما ان، دل ترا اور تو کہ ہر کما سینا نے اسی ظالم سنگر شہ عالم کما ان شیطاں ہوا اوٹھا لایا تھے نو غایا نہ یہی لکھ ہو میں خاموشیتا پری ش خبر و کیوں لکھ کہ اسی عاقل شہ نکا تیا سین علاوہ اس کے پھر نکا کو یہ دنیا تو تھتہ مت ہو سید کما بید پونی سے جاوے او ہو کی سینا کو سکھ بیکاری نہیں نج و الم سے ہو کتا</p>
--	---	--	--

کہا یہ نہ جانتے دے دلا سا کہ اگر بوزنہ دیکھا جلا دے کہا سیتا نے یہ حالت المین کہ اب سیتا المین جان سیتے کیا حیرت سے سیتا نے دھما کہا ہر بازو شاہین نیز چکاں یہی سیتا نے رو رو کر کہا جی مین لایا ہوں خبر رکھیں سنا کہا سیتا نے او غور سے پہنچنے ہی کے لیے روں میں جا کر کہا سیتا نے میمون کے کراہوں تشتی دل ہوئی سیتا کی اوس خدا کیوں مجھے ہیں دونوں نزدل کو چھینے ہو مجھ کو آزار ستے زباں پھر بن صحرا بن کہا سیتا نے کیا میمون کا کراہ کہا ہیں پہلوان مجھے قوی تر سفر میں رنج و غم زباں میں کہا سیتا نے ہیں انکو کی جانتا قدم سیتا کے چوہ ہوشاہ بند کئی دن کا یہ تھا میمون کا ہنر خوکھا کھا شجر چڑھے اوکھا پکارے سب راون پہ جا کر شہر لکانے میں فریاد و سدا پہرے کے حکم سے وہ رو کر نہا	کہ اوزنہ ک بدن ہو ہر اس کئی دن تک یہاں بل چل گیا نہ ہے طالع کہ پھر دیکھوں نہیں فراق رام میں بس مضرب نظر آئی چک شل ستار قوی ہو کون ایسا دوتال زبان شیریں میمون کے کتاب ہنومان نام جو میرا تال تشتی دھمے ہو دلہا ریسے ہو میں جرت میں تیا دیکھ بند ہوئی گھر کی قریب سے چل انگوٹھی سے میمون نشاد خرم بھولائی یاد میری دل سے پے اندا میں برہم دیو بخور جلا سوز جگر سے اوکھا بن اڑے گا دیو ظالم سے وہ آکر کہ اوزنہ زبردست شیر کتر ابھی تک کہ نہیں کھانے کو پا وہاں سے گذر مشکل نہواں گیا اوسوقت باغیہ کے اندر ٹرکھا کر گئے اوس جگر چہن اون کے کیدم میں او جا کہ میمون او جا باغ اگر اچھی لڑکے کو بھیجا جو کچھ کیا ہر شہر سلطان سیتا نام	جو میں آج کی شہزادہ لکھا بجھکے جان پاؤں رام و چین شہر اسوک پر شہزادہ بند او کوٹھی چور دی و سدا میں بچشم غور جیتا نے دیکھا جہاں میں کن ہوا ایتا انگوٹھی رام کی ہر نشانی نجس میں تمہارے ہو گویا اگر فائدہ لکھن اور رام کا ہر تعب کہ کہ سیتا نے اوس سے رکھ کر کماہ حال سارا کہا میمون یہ باگ بہ وزاری رہوں میں کس طرح غم میں کہا سیتا سے میمون اوس پتہ پا دیں جیب میری بانی دکھا باجم میمون وہاں پر تشتی دھمے سیتا کو ہوئی اجازت ہو تو باؤں باغ میں کہا دیوان میں سے خط ہوا عجب گشت نظر آیا وہاں پر لگا کرنے وہ سیر باغ اون شجر اور قتل جٹ سے دھکڑ او چل در کو در کہ جو عانی پر کے جلد میمون کو جا کر سیان باغ جیب ہو چا وہ لگا	سے نکو نتیجہ جلد اسکا تھیں ایجا میں اکو راون جو دیکھا جانی کا حال مضطر شجر سے یوں گری جیسے گل انگوٹھی رام پہچانی اوس جا انگوٹھی رام کی چھینے سے پا لکھیں پر نام نقش گل سرائی تشتی دی انگوٹھی ہو جو اسکا تو کیوں پر دھنچ گلفا گم ہے ہوئے انسان میمون کے باجم شہی سکر ہو کو دی بال دار کہ اب مجھ کو ہوئی وزن بھاری نہ ہو کوئی جگانہ جو سنے بات کہ زباں سے رہنا ہو ان میں غم کرتین لکھا کہ اگر فوج رانی زمین سے پاگے سر آسان پر اوسے دشت تہ ہو گیا ت موانقی دل لکھیں میں شرب لکھیاں کا جو منظور نظر ہو نثر شیریں سے چل پاد اہر کیا بند نہ یہ اوسدم تماشا لکھیاں باغیان کے چھینکے لکھیاں باغیان کی موت آئی جگر سے طوفان آسے اوس پر کیا حملہ سبھی کو دن او جا
--	---	--	--



وہین بندر کو ماری کھکرت وہ میونک تھے بت کندر کسی کے تھا جگر پر لالہ سان جمع ہو نکامیلا تھا چین ہوا چٹیک میں غالب بند شہ لنگھنے یہ سکر غصے ہمراون کا تھا سب سے تو گیا تھا باغ میں جسد مہر اوجھل در کو کو مہر لے گا ارادہ تھا کڑے کو سبھی کا برہمن کا جو ہر ماوس بند ہوئے رتبہ او شیطاں نشان کہا راویں میمون غصے کیا پر باد سارا تو نے لشکر چون ست نام قاصد ام کا ہون سمندر بھانڈ لٹکا میں جو آیا اگر فائز ہو نیکو بادشاہی کہا شہنشاہ میں مرشد سے کم کہا اوسم بھیک من نے بار جولائق پھندا او کی حرکت یہی تہ بر سر ہر ہر جاری پون شے لپٹا دم میں کرا جہان تپا چہ کپڑے کا پایا جان ناسیادہ روغن زرد پایا وہ کبجا پھرتی کے کو جلتا	او کھا رانگل کشن سے بہت سجھو ک تیر و کشن توڑ دے بنا کوئی الم سے صورت زلف اد ہر میون اکلیا تھا چین تو بجا گا دیو شیطاں ان کا لشکر بلا کے دیو سب بچ تو ہے دلاور سیکنا و نام ہر فن لے ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر کسی کز خم دل سے ہوئے تھا نہ تھا میون پیر ہر ہر ہر ہر کہا گردن میں اکو ڈال کر کہ بھانڈا ج بندر تھا جادو تو آیا کیلے کسا ہے بندر قضا لائی تری شجہ بیان ملاشی یان میں پتا نام کا ہون بلا نصیر شیطاں نے ستایا تو کر سیتا سے ہر راہی مناسبے اگر خدمت کریں ہو آئیں شاہی کیے صاف نہ ناحق خون سکا آب پر کہ ہر بندر کو دم اپنی ساری وہ بندر بھی بہت اوسوت کرا دم لنگور کو مشعل بنایا دم بندر میں بیل کش لگایا ور و دیوار پر سب بد اوچھلتا	شجر کو دوسرے ہر سو ہلا یا یہاں لنگے جنگل سے کیڑ کے کے غنچے فون جاری بہت دیو او شیطاں مار اچھے فرزند کو مارا وہین پر کہا راویں لنگا میں نہ آوے تو انائی کا تھا اوسکو کب جو دیکھا سب نے ہر ہر ہر ہر شکر کر چاک کاٹے ناک و رکنا ہوا ناچار جب راویں کا بیٹا ہو البی زرنہ لاچار اوسم بجا کر شادمانہ سب ہر لشکر خطر راویں دل میں نہ کھپا پون شے کہ اوسوت شکر اوسر الایا تو زور رام میباک نہ تھا چارہ وہاں پر جزائی حد اوسم میں نقصان ترا کہا راویں شیطاں بلا کر برای قاصد دن کہ ہے روا وزیر و نچ کی مدد سے ہم پسند آیا یہ ہر شہ کو شیطاں بڑھایا دم کو اور کرتا تاشا تو عریان ہوئے دلچسپ دم بندر میں بیل کش لگائی اوچھل اور کو در لنگا جلائی	نہ کوئی پاس بچر شیطاں آیا سید وئی سے اونکا مونہ کیا الم سے تھی کسی کو آہ وزاری تو ناہار فوی لڑ لڑ کے ہار پیر کی دی خبر راون کو جا کر پکر کر ہونہ اسدم ملاوے پدر نے وہ پسہ بھیجا ملا کر ہوئے حملہ کنان کیا رہن ہوئی سب ج دشمن کی لڑائی منگایا رشتہ زنا راویں گلا اپنا سینہ یا ہر ہر ہر حضور شہ گئے پکر کے بندر لڑا دیو و سب اور ہر ہر ہر میں قاصد رام کا ہون شکر ستم تو نے کیا اوسو تپاک ہوا لاچار جان اپنی بچائی کہا تو ان سے شیطاں سرا تہ تیغ اب کر و بندر کو جا کر ستم پیغام بر پر کب بجا ہر جلا کر دم اسے چھوڑ دیا بجا لاسے وہین سب حکام سلا نہ تھی بندر کے دلیپ چہرا اوسم لنگور کو باندھا ہر ہر موتی روشن شکل سی جگہ لائی دبانہ دھوم بندر سے بچائی
---	---	---	--

کسین دیوار و درواخان پر خا | شجر پر خا کسین پر خا | عاشا گاہ میں غل شور تھا | کمان تیر سب سے ہو کر  
حسبت کرنا تو مان چیکالنگ کی بوجھ پر اور جلانا جمع مکانا لنگا اور سوسن کی آتش میں سی اور او پاکر نا کا



بھیسک سام کا بندہ جو پایا غرض جس دم کہ لنگا سب لائی پڑا شور و شرور دیا کہ نہ کھا سنیاسے ہو کر دستہ عطا کیجے ہر اسے شہ نشانی تشی تھی بہت تیسے ہمارا ما جھکو نہیں کہ جسک بھر وہ راویں کرینگے اکر جنگ لشانی دیکے کہنا رام کو جلد وہ چاہی موت اگد دیکھائی مے تینوں شیر یوسے جا کہا جا موت اگد نے اہم	سہو کی کر ایسا کان دسکا بھایا مہلی گوم تب سندھ میں بھائی ہوئے سب غ و ماہی کی جگر کہ ایسا ہون میں لنگا سے اجازت دیجیے کر مہرانی کھڑی پل جو لگا اب بکو بھائی وگرنہ ٹھکو لچھتا ہمت تمہیں بوجھینگے فیس کر سہا کرین الفت سے اب کام لگا خیر لنگا کی سب مکر تائی مفصل سنیایا حال سینا خیر لنگے پون ست شاہ عالم	بجھایا آج سے سنیے بوجھ کیب وہان گرمی سے دریا میں شور سنت سے چلے دم کو بھاکر جو کچا ارشاد ہو لاؤں کجا میں کہا یہ جانکی نے ہو کے ہر غم پون نے کہا اوس دم کہ داد خبر دیکر میں لاؤں رام کو جلد شخانی اپنا چڑا من اتو مارا ہوئے رخصت سیاسے شینا چلے تینوں ہانے شاہ خرم وہان سے پاس کھجی کہ آ سندھ بچانہ ہو چہا کہ لنگا	ہو اسے اک بھی رخسار وہ شیریں آجھا سنیے گشتہ کہا کہد مون میں سینا کی جاکر جو ہو لائق گردن و مسکو آؤں بہت و کروں شکتا اوسیم میں سکتا نہیں بے حکم کھر کرین رگھوین میں کام کو جلد کہا قاصد پون سے رام کو جا سندھ بار چھاپہ پھر اوسی ان تو نیلا پور میں ہو چہا اوسیم قدم رگھو کے سرست لنگائے کھائی آپ کی گر پاسے سنگا
---	--	--	---

پونست کو دین پرانی سیک	نشانی پا کے پونچھا حال دیر	پونست نے کہا رگھو نہاری	سیاحی کویت پر انتظار
نقطہ یک باد ہر بانی کہ راؤ	سیا کی لگا وہ جان دشمن	مفصل حال سیتا کا ساج	ہوئے ٹھگین سلیم کو تین
	کہا سگر پوسے باشکباری	کرولکا کی ابلدی تباری	

آغاز لنکا کا اند

چریے لنکا لکھن براہم شہ بندر کا دل لیکر گنٹھ کو مارا اون کے سیار گھنٹا تر فی مانی

لکھا دیکھا جو پران کس ل	بیان لنکا کا اب سہا کر دل	پونست سے سیا کا رام دھن	ہوئے سچال کینہ جوی
کہا سگر پوسے رگھو نہاری	کر دھن سے لشکر فرام	کر درون خرس ہر سہون	کوئی کو دک جواں دیر پونا
تو ہی سیکل تو اناشت تیناں	سبھی خرو ہوئے پیش غنٹاں	جمع لشکر ہوا جبے سہون	لنچ اور سو سے گنتی لیناں
تھے ایسے خرس سہون شکر	کرین لخطین جا دشمن کو پا	نل و نیل پونست اور دا	ہمہ تن تھے جوت میں
کہا سردار لشکر او نکو چکر	بزار دل فوج بھاگتے ہاں	چلے لیکر پونست فوج	نشان کے ظفر کا کیے دھا
مبارک بن ہوئے اسرار پھر	شہر سہون بھی تھو ہراہ لشکر	ہزاروں خرس ہر سہون	چلے جاتے تھے مھر کوہ کی
سوئے لنکا چلے خرس و ندر	سیان فوج تھے دونوں باہر	چلے فوج رگھو نہاری	بڑے تو یہی کہتے جواں
غرض زیادتی سے ناہنک	وہ ہونے جاے کر لکھن	فردکش جیہ ہو دریا کنار	ہوئے آسودہ خرابے ریسار
گئی لنکا خبہ گھبہ سہا	سبھی غفرانک رشیطان در	بھیجکرنے سہا لشکر رام	سیاحی کے لیے ہر سہا
کہا راون سے جا بادیدہ تر	شہر لنکا ترے ہر حق میں تر	سیا کو دے کرین ابے نکو ضی	قصو اپنا کر امین سات ماضی
شہر لنکا مبارک بخت ہو بار	مہر جو چرخ چرب تکم دا	دراہمن عدد کے غنٹاں	لے نکو نو موہر غنٹاں کیوں
سنا جب یہ بھیکان کی ہاں	غضب کے کف کر لاو کے ہاں	بھیجکرنے کہا ناوان دہل	کوئی دنیا میں بچے ہر مقابل
بشر کی تانیا جو پاس آو	اگر چیل مان ہو بھاگ جاو	یہ کیا کہتا ہو ای بخت ناوان	نکال سکے کوئی حاضر ہر آن
ہوا غنٹاں اور لات ماری	لنکا لا کر کے دلت اور ہار	کہا سردار لنکا ہو مبارک	سنجھے دربار لنکا ہو مبارک
میں ہانا ہون یہاں میرے	مبارک تھے فرامزدائی	کر دنگا رام کی خدمت پرا	شرف حاصل ہو خواہ لٹ دجا
دوبارہ عرض ہو میری بڑا	کر لشکر کشی باہم صلح کر	نانا بن گیا سخت سے دشمن	رہا دل میں کچہ خیال بھیکن
قلم تحریر کر حال بھیکن	بنا جو براور سے وہ دشمن	ہوا لنکا سے جینہ بھیکر	نو کی اعتبار خدمت رام دھن
گیا جسد در شاہ اور دھن	خبر دیاں دی لشکر کے	بھیجکرنے لنکا کا ہو بھیک	ترے لے کی دلین لنگاں
شہر ہوئے تھانہ کراہل جسد	کہا بھائی ہو دشمن کا ظلم	مجھے ہر خوف اپا سکی فک	حذر واجب ہوا ہر افسا
اگر وہ ظلم و ستم نہ کر لیں	ہو جائے بھاگتا او نکو بھیک	کہا دنیا کا ہر بڑا دشمن	کہ دشمن سے سب اور دشمن

نظر میں بین کردوں کی کسار اوپر سے بھیجی گئی تھی وہ جاسوس میں تھی نوکے دان دیا یہ حکم کاٹو ناک و کان سپا کو بھیج دے راون کی کار کے او سجادہ آئی سو جہاں مقابل ہو اگر سمیوں کا لنگر میان فوج دو ٹھٹھل پھین ملی لنگا کی اوسکو بادشاہی مشیر پر ہم وہ نیک تدبیر لڑائی کا فتح ہوتا ہے شکل	کوئی دشمن اسو خواہ ہو مار یہی لنگر بھیجی گئی کو بلایا بھیجی گئی کے غصے سے گنہگار کیا پیش شہ بند روہ نادان لکھن پہنچے لیا یہ اوس کا تر جو چھوڑا اوسکو رسوا کر دیا یہاں ہیں دیو اور غصہ کی سیہ عجب صورت کو با شمش قرین بھیجی گئی بنی کچہ خیر خواہی بنام جاموٹ یکے یکے پر ہیر دیوان ہیں کچہ بند رسبیل ل	ضرورت ہے نہیں کی گئی دراستی دوست دل سے گریز تہلک گھینچا بھیجی گئی دیا لاج ہر اک بندر نے نوح او کو نچا دو تائی رام اور لچمن کی دیکر رہا اوسکو کیا دیکر کے پیغام شکر ہے شکر ہے شکر قوی تن در کلان میں لنگر بھیجی گئی دیا تار ہی کل انعام ہر نائب رام کا شکر کے اندر اوسکی راہی پر ہوتا ہے سب کا	نہیں کو قید کرنے کی ضرورت جو آیا ہر جگہ ملنے بھیجی گئی مجھے کیا لنگا کا سہ تاج اگر کر حکم گجر سے پھر آیا کیا سارن نے داویلا دیا شہ لنگا کو لکھ کر نامہ رام کہا راون سے جا کر ذکر کر کیا جو چونک لنگا کے بند جہاں میں نام ہو لنگا کا لکھ رام قوی تن ایک ہو سکر یونید وہی ہر فوج میں دانا و شیا
---	--	---	---

بیان کر حال اب کلک بان سے سمندر بھیا ندر کر اور ترین یہاں سے

سمندر سے گذر ہو دیکھا گونگر اوتر نا کیے ہو خوش بشہ کا نظر بے داد کی ہو دی کسی پر سمندر سے کیا لیکن نہ مانا درا آیا وہن بنکر بہن	لکھا شہ بھیجی گئی یہ شکر نہ کشتی ہو نہ ہے ملاح اس کا نہیں ہو فائدہ ایدو گستر وہ یا گئے شاہ زمانا سمندر دیکھ غصہ رام لچمن	کوئی تدبیر سے اوسے سمندر سمندر کا نہیں پایا کنارا ہو قدرت میں رہا شہ اسد یقین ہو خوشی سے اپنا ب ہو سے غصہ دیکھا وہن اس بند	بھیجی گئی کہ شکر غرض در طول و سکا و جو بہر تیر لشن ہو خشک قلم بہشت سندھ سے رہ مانگیے آ کہاں تیر لچمن سے طلکے
---	--	--	--

پل کی تعمیر ہونا دل و نل کے ماتھے سے اوتار ہوا شوالہ رام شیر مہادیو کا اور دعا مانگنا راجہ مندر کا



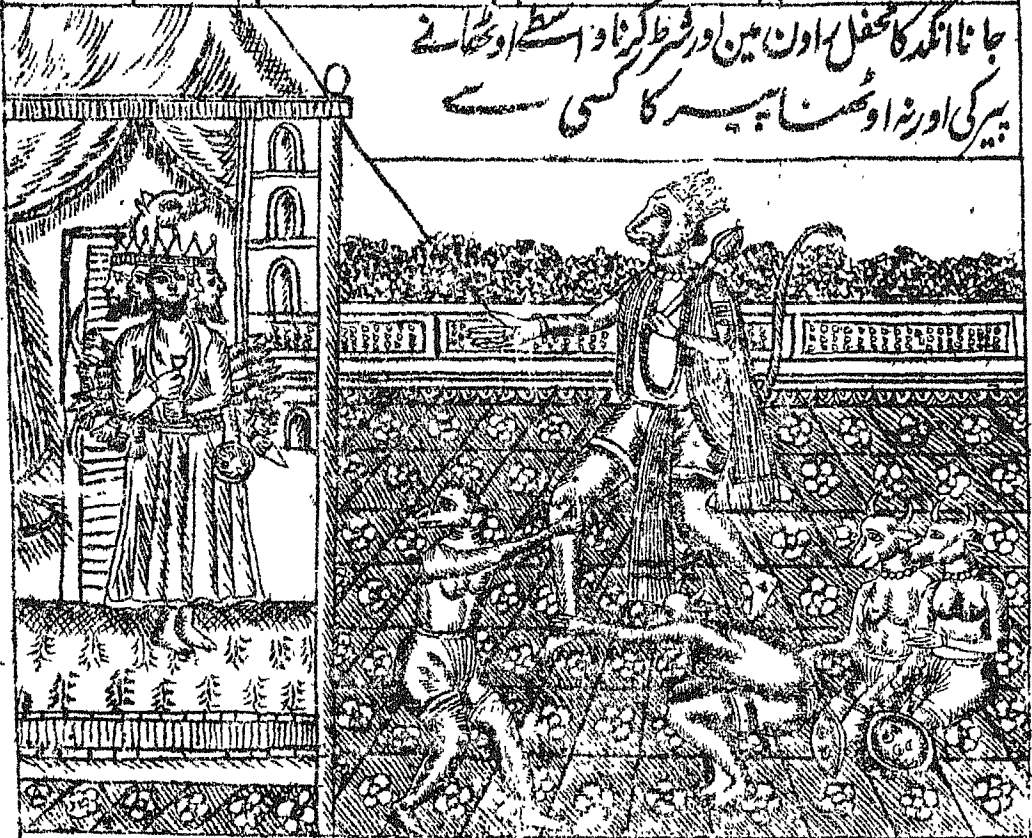
اوپر سے چھٹکا کر پتھر بھر بند سے چھٹکا کر پتھر بھر شہنشاہ لکھنؤ سے پتھر اوٹھا کر کوہ ہماچل سے پتھر شروع او سدم کیا چھٹکا کر نہیں پایا کوئی پتھر پتھر ہماچل نام راہ شہر دہلی پر دہلی نام تھی رام کی قدر تھی جدا گانہ تھا چار بہت لشکر دہلی نام دکن شش و چہر سہوئے داخل سہیل رگھر طلب کے کہ راہ راہ سے شہ لکھنؤ سے سکر دیش پٹان خزانہ سے دیا افواج کو عام چلا لڑنے کو وہ شیطانی لشکر پاؤں اور سواران سلحہ بند کہ سب نیار تھو افواج لکھا کر سے بندہ کرتی و تبسہ کر ہوا لشکر شہ لکھنؤ مسدود پیرا جارا چنڈر میں لکھنؤ جو نیچے نیچوں رنگ کھنڈ بند ہوا اور کئے ہاتھوں کو وہ گوہ نام شہ میں لکھنؤ یہ سب میدانوں میں کھنڈ سہیل سواران باغ لشکر	کہا میں بہت سے اس میں تو اس سے فوج اس پتھر کی کر وارشاد یہ باغ میں لے آئے سکر لکھنؤ میں سہاویں چن بیک نام لشکر تو کی استہ پاراؤں پاکر دل سے ریوسے پوجا بنا کر کہ لشکر پاراؤں اتر اتر تشانوں کے گے سر آسمان پر زمین خیمہ میں اوجھا جگہ ساراون آہا رام لشکر جمع لشکر کر و اب کوئی دھبہ ہوئے آئادہ سامان جوان زرد مال و گہر گنج انعام لکھا کالی دھبہ حیوان بکشا شاہ لکھنؤ وہ پابند بچے کر حکم ہو لڑنے کا دھکا چلا سردار لکھنؤ سے خط ہو یہ سب زاد و حق شیطانی پوش جاہلوت اگد قوی وہ ہی میں نیل تل قوت میں پدم و ساخہ اور کئے فوج بند قوی ہیکل زہر افکن مشہور ہوئے مشہور جیسے انجی کنوا پدم اور اس کے زیادہ میں بند	مری ہوا ہر سب فزون نہو دریا میں تہہ کا سا غرق کہا سکر لکھنؤ لشکر طلب کر یہ سب نیل تل دریا کے اندر ہوا ازافتری ہند رجوتیار شہ لکھنؤ دہلی میں کولایا ہوا سارون ادر سوقت رگھر ہوئے شہنشاہ لکھنؤ ان کچھ بند پوش جاہلوت اور شاہ بند لکھنؤ رام آہے سندھ پار غضب سے اور دھبہ لکھنؤ جمع لشکر ہو جاویشاہی ساح خانہ سے لکھنؤ ہوا تقسیم زرجیل سطر چہر لکھنؤ کیا کیفیت سردار پاکر جمع لشکر ہو امیدان میں بنائے ہیکل و طفل لون مقام رام لشکر تھا جہان پر چر حاجت لکھنؤ دہلی گندہ گندہ میں سردار لشکر قوی ہیکل توانا صفت شہنشاہ سکن اور کسیری سردار لشکر وہ آگد مال کا لکھنؤ شہنشاہ قمر اور شمس کو تعمیر بنایا وہ لکھنؤ اس جی سے جو لکھنؤ	نہ کیے فہر سے بھگو کوں نہ دعا او لکھنؤ از ل سے ہر چہ کر و تعمیل حکم شہ کو لکھ بندھاپل خوشنما سنگین باغ ہوئی تب ام کو پتھر کی دھکا پڑا وہ ستر اپنا سر چڑھایا سمندر بار اتر کر لکھنؤ سو گندہ گندہ نیل تل لاو وہ آگد تھے گویا سردار لشکر ہوا اسات سے راہی خبر لکھنؤ سے پتھر پتھر کی نہو لکھنؤ میں پھر واقع خرابی ہوا شہنشاہ لکھنؤ ہوا آئادہ پیکار لشکر زیادہ تھے گردن در پدم نفتیوں کے کہ شہ ہی تب جسم دہلیوان تھا دوقی ہوا وہ خیمہ زن افیشو جاکر بنائے یون لکھنؤ سچا پتھر شہ میں لکھنؤ کا ہر خیمہ میں مثال شیر نرودہ نرودہ نہو دریا میں لکھنؤ میں پدم میں باغ او سکر شہنشاہ اوس سے آگے لکھنؤ بنایا نقطہ اسکا خطا عہدہ
---	--	---	---

اٹھارہ ہند سے سردار لڑاؤ دیا یہ حکم لشکر کو دین پر خبر رکھ کر دے اگر خبردار اگر راضی ہو راون پر پرتبر کہا شہ خرسنگہ پر شیا	لگتی خرس مجھوں با پیادہ مقابل فوج پڑی کے ہو جا کر کہ اکی فوج لنگا سے ہو جا کر ہوین طلب ہو اسنے دعا پر لکھو نامہ کرے جا کر وہ تھا	سنا راون نے اور کچھ اور لنگر چلے عفریت جیون کی کھٹاؤ کہا رکھیرنے جانتے سے یوں رہا نہ الچی ہو دسے ادھر خرس شہ نے کیا نامہ قلمبند	تو اوترانج لنگا سے چوٹ اندھیری شب میں لنگا کی ہو کہ ہو کو خون باہر فوج کا یوں غرض ہو کونین بنا شور سے پہنچوں عطا بادشاہ وند
--	--	---	---

لکھا نامہ دیا رکھیر سے جب  
پہ شہ لنگا گیا انگد و پرتی

لکھا رکھیر نے اسی شاہ لنگا نوی ہو لنگہ عاقل صاف سنا نکر نہ انا اس شہی پر صلح کے ساتھ جو گزری ترا مشرف ہو کے تم جاؤ شہی پر	خرد کا ہو شہ دنیا میں لنگا بست ہو گئی شہا بر چشم دنیا نہو مغرب اس سناج وہی سے قائم نہ تجھ پر نہ رہے نہیں دن تحت تاج مال نور	تو ہو سردار شیا طین پر پر جہان میں جانا نہ ہو نیک کر جہا نیک کر دیا جس جس سے محبت سے اگر تم پرتی و لکھوں شہس قمر کی میں کوئی	تو سردار سس میں میں میں نہو کم گرہ خود مشہور ہو ہو دولت چاروں فرکوس سے توسینا اور رنگا زائے سے قائم اہم تک تیر شہی
---	---	--	--

جانا انگد کا محفل راون میں اور شہ کرنا واسطے اور ٹھکانے  
پیر کی اور نہ اوٹھنا پیر کا کسی سے



کر کے منظور ہو چکا امانی ہو	دگر نہ آخر تیر و کمانی	دیا انگد کو نامہ رام نے جب	گیا لنکا کی جانب بہر طلب
پسیرا دن لگا انگد کو جسد	زمین پر آو سکو شیکا ہو کیم	گیا بیباک پھر لنکا کے اندر	شال شیر نہ انگد دلاور
میاغل شور لنکا کو جلا یا	وہی یہ یوز نہ چھوڑا آ یا	ہوئے دہشت سے شیطان کی	بتایا خود بخود در شکار سنہ
خبر دریاں غمی را دن کو جا کر	اودھ کے شاہ کا قاصد تیر پر	اجازت شاہ سنہ آنے کی جب	سز بر بار را دن کے گیات
	گیا جس وقت پیش شاہ لنکا	و نامہ دہن شاہ اودھ کا	

### سوال جواب انگد و راون

کہا را دن ہے تو کون کیا نام	کہا بال پسیرا تو صد نام	کہا ہی بال کا لڑکا اگر تو	عجب سے سا خودت بدو
کھن کر رام ہیں یہی تھکا	کہا را باب تیرا تو سام	کہا انگد نے اوس دم کچھ برہم	کہ ان تینوں میں ہے کو کون اظہر
سہسرا باو سے کوئی گمان	گیا نہجی ل قبل و قال فرین	کھلونا شل ٹیسو بہر طفلان	ہے دشمن کون دن شمع ان
گیا پانی میں لٹھنے کو را دن	وہ را جابل تھا گدی توئی	کہا کہ اوسنے بازھا استبل	مصیبت میں ہا شیطان کی
لڑا را دن کی تھیا بال جان	را شش ماہ تک کے سکے نین	اجی لنکا میں کیا را دن گوی	و اجب تھا یہاں شور و سنہ
کہا را دن پھر بال توئی	بتاؤ ہو کمان کس کا مسکن	کہا انگد نے اے مغرور را دن	جہاں ہی بال ہو تیرا ہی دن
ہوا غاموش ادن یہاں	نہ بات کی جواب تلخ سے	کیا نامہ پڑھا تیوری بدل کر	لکھا اوسنے جواب نہ جل کر

### جواب نامہ را چندر جی از چاندی راون

ہوا برہم لکھا شاہ اودھ کہ	نچھے لڑنے کی مجھے تکیا	مقابل ہوا گرنے عجب سے	ترا آنا یہاں سودا ہی
نہلے تو خون سر پر خیر بند	نکر یہ باد ناع اپنا لشکر	وہ ایسا کون ہے میرے مقابل	فتح لنکا کرے لڑکے کا صلہ
یہی بہتر ہے جواب سننے کو	صلح مشکل ہی آج جنگ کو	جواب نہ لکھ را دن جیون	زمین پر چھینک لکھ سے کیا لو
جواب نہ نامہ ایجا کر سنا	اودھ کے شاہ کو دوسرا جاکو	کیا نامہ کہا انگد نے را دن	بنا کیون نام کا ناحی میں دو
سنی تو نے یہ پند رام چوین	غور مملکت میں تیر سیف	اگر چاہے تو تاج تخت اوڑھ	نہن شاہ اودھ کا ہو خواہ
کہا را دن چپ زیادہ کرنا	بڑا گستاخ ہے بند کی نوا	سنج را دن نازیبا سے جب	ہوا انگد کے دل میں نچ و خم
زبان کچھ نہ بولا ایک ہی بات	زمین پر باتیں لکھ لکھ سیات	پنگ کر ماتہ جو را زمین پر	گئے ستاج شیر لنکا زمین پر
اودھ لکھو کہ تاج ستمگر	فلک لشکر کا کر اب حال خیر	میان ان بھکر را دن کی	جو بھجکا وہ گرنے لشکر میں
اودھ لکھو کہ تاج ستمگر	ستارے تھکے وہ آسمان پر	فلکست جون سارسلوٹ کوڑا	کرے وہ را دن کے لشکر میں گاہ
ہو سہا پر کا لڑا آتش نودا	دوسرے سے کچھ بندر دیکھ بار	نظر بھیر کی جسوقت آنی	کٹ کر دیکھ اوس دم سکرانی



کہا کھڑے سب سے متروک جو بھینکے جانب لشکر پہنچ وہیں دوڑے پونٹ شاہ نے بہانکا حال وہ کھڑا کیا اگر ایک بارگی راویں بھند جو حاضر دیو تھے اسجا کون نزدیک پاویں کو انہما ہیں سب سے شہر مندہ جیشہ طمانی کہا انگد نے پوچھا شاہ انگا پلا انگا سے انگد سوے لشکر ارادہ جنگ کا ارام و شین سو کہ جب ہوئے بیدار گھر	خوشی سے فراخ دھڑھڑ وہ بھی اگر گرسے بہن نہماں اٹھا لگا اسید منیک اختر سنو لنگا میں کیا طمانی نیز میں تاج بر سر کیا تو ناگد ہوے سکتا اور ایک ہٹی تو پوچھنے سے رگہ بار راویں اٹھا راویں میں کر کے دیر نزدیک ہیرم قوم پر ناخا لکھا نامہ اوستے پیش پر گھر ہوئے آئادہ پکار و شین کہا لنگا کو سے او شاہ بند	کہا اس کے کھینک رہ در کہا اسنو یہ جو فال خوشتر دھرے لاکر کے پیش شاہ گھر اجی گریٹس کے جیشہ میں ایم کہا دیو یون بھکا بند کہا انگد نے او زور کر لو وہیں پوچھنے کے پائے انگ ارادہ شاہ انگا نے کیا جب قدم گھیر کے جا کر ٹو تم چو تھو اینجام راویں بشتا قلیم لکھتا ہی حال جنگ میں عدو سے عزم ہر جنگ جا کر	گر سے ستر وین انگد نے لیکر فتح لنگا کی ہووے گی میر کہ تھے وہ تحفہ لنگا کی خوشتر بائے تے جیشہ خطہ میں کام پکڑ لو لیجو بولایہ اٹھ کر جو کچھ طاقت ہو ہے آپ لو گر او میں سا کجا ہے انگد تو کھینچا پائے انگد نے ویر بھلا اپنا جو چاہو ست لرو تم قدم کا ماجر اسما بنا کے میدان میں ہر جنگ میں فراسم کر سوے بند ک لکر
---	---	--	---

جنگ کے نام لکھتا تھ کاٹھین جی اور شکتی بان کھا کر جی ہونا ٹھمن جی کا





<p>شہر میونچ اسدم چا بکانہ کھا رکھنے لکھن سے براہ اوسے مفل براون شیا طین سو سیدان شہر خیر میں چکلی برق سان لوان کی دھا ہوا غالب جو لشکر رام چون تو نعرہ زان اسدم خفا ہو تسل دی کیا لشکر فرام پیراون نما ران شکتی لکھن اسدم گس بہوش ہو کر پیراون پیراون یونو خوا یہاں تھی فوج میونچ عم کی ریا ترے اقبال سے شہر میونچ</p>	<p>جگم شہ کیا لشکر روانہ کرو انداد تم لشکر کی جا کر ہوا اگر مقابل از رہ کین نظر پست تھے مثل سیل چون نظر میدا نہیں آئے غن کی بار دکھائی پو میٹھ بھائی فوج او چچا و منہ نہ اپنا پو فامو لکھن سے غور ٹا ہو کر کے بہم گائی اس وقت میں بجان شکتی زبان پر در سے تھا نام رکھ اٹھاتے تھے لکھن آئے زنا عدو کی فوج لنگا کو سدھار سحر گم فوج وٹن کی کردن طر</p>	<p>سہوان شہن علی چون میل بہ کیا تسلیم تھیں نے یہ ارشاد مچائی دھوم دن میل فزون سکین لنگا منہوان اور نخل فزون تھے لشکر کی کمرے کسین جو دیکھا طفل اوٹن دیوان پر وہ لشکر پھر سوسے میدان لگا ہوئی مرد و طرف سے بارش تیر لکھن کے تن پر نوک چھی زلفی در دغم سے آہ و نالہ وٹن کی منہوان دلاور پیراون نے راو کی سنایا سے عشرت سے تھا دلشاد راو</p>	<p>چلے وٹا و سب نے جھست چلے تیر و کمان لیکر کے ارشاد کیا لیکار شیطانی سچوٹ عدو کی فوج میں کچھ جلیکا عدو کی فوج ماری ایک بل میں ہوا بیدل بہتا سوتے لشکر سر پا خون میں اسنے نہایا جو ہمار اطفال راون پر تیر فسون برسے گویا دہ بھتی جگر پر پست سے تھا دھنالا اٹھالائے لکھن کو دیکر کہ دشمن کا بار در کام آیا سنو اٹل زار رام چون</p>
---	--	---	---

حکیم نبض پو شہر پیر خامہ  
کر کے صحت لکھن شہر پیر خامہ

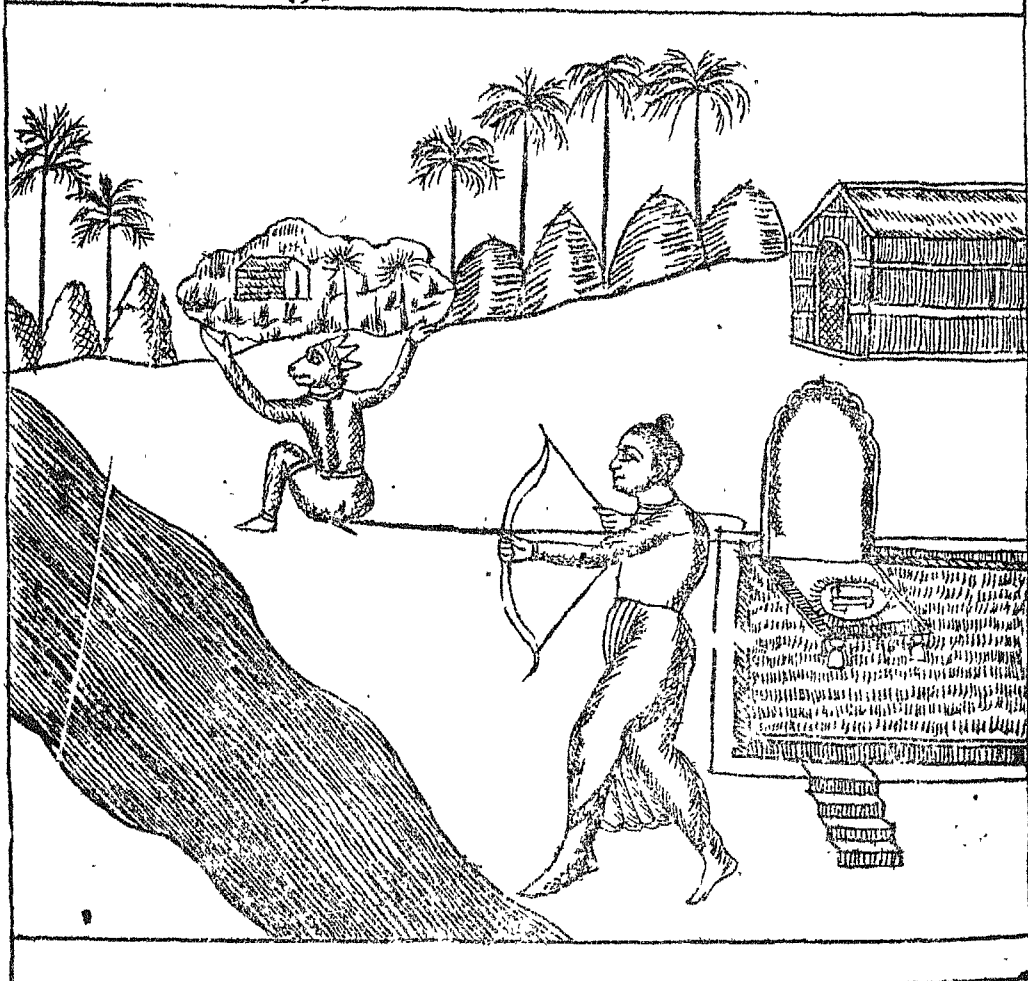
<p>جو دیکھا رام نے لکھن غمناک ہو سادہ در بار سے وہ تیار نغم سوز جگر سے آہ بھرتے نغم مدری نے رکھ کو ستایا حضور شہر جھیکان کو بلایا سچوٹ میں سرخ و دل شاد ہو گیا طیب کے مائل طلب تیشہ یار سکھناں بیکر لڑے بیان یک وٹن شہر میں یک سب سکھناں نے مٹی کو از پر غم</p>	<p>گر بیان نج سے اپنا کیا جا طیان لی جس طرح مہی بکے لکھن کے در دغم میں ایک پتر لکھن کا رنج جو لکھن کو کھایا لکھن کا حال سب کو کھانا طیب کیخو پاویگا انعام مے لنگا میں ہناسو وہ در دار لکھن رام باوین کے شک سکان پر پیر کے پوٹے ہوئے ہوا حیرت زدہ بیدار اسدم</p>	<p>لکھن کے رنج لیس کا ری لگا تھا زبان پر تھا لکھن سوز جگر سے لکھن کی فکیر میں تھے زار رکھ شہر سناں دیکھا حال رکھ بھیکہ لکھن کے اس میں سچوٹ بھیکہ لکھن کے اس میں سچوٹ ازل سے اس کے حصہ تیشہ یار کہا شہر پون سکا کہ جانو سکھناں کو سوتے جو پایا بھیکہ لکھن کے کما اسی یار جانی</p>	<p>لبون جانی کی لادو اٹھا لکھن کے لب جو چشم تر سے شک لکھن تھے انہا رکھ زلس عم سے ہو پیران رکھ کہ ہو میں دسے صحت لکھن کو دھرو جیرج کرو دکنہ پیر دختر اسکو کر کے بجا ہی تسل ہو سکھان کو جو لاو مع لکھن آٹھا لکھن میں لایا طابت ہر مری لکھن کی جانی</p>
---	---	--	--

مجھے نیکی تجھے غلت پہناتوں یہی اچان کرلا دے سجیون سکھانے کہا ورنہ ہر مشکل	لکھن اہم اگر آرام پاویں سجیون کی برکت ہی ہو لکھن جوینہ اسو شیبہ نیاصل	بتا دے جلد کیا اسکی دوا ہو وے لانا وہاں سے خطر ہو لکھن کے بھین بھینکٹھا ہو	لکھن کے زخم شکستی کا لگا ہو دوا بونی سجیون کو ہرگز صبح سے پیشتر لا دے دوا کو
---	---	--	--

قلم تحریر کر حال سجیون  
لے کر بت پر ہوا رام لکھن

لکھن کے واسطے بونی دوا لا اڑا اس کے ہ کی جانب کیون پوست کو وہ رو کر اوہین جا قریب کو ہ میٹھا مدعا سے	نہ ہو طاقت کسی کو ہر جا پوست چلا لشکر سے دل شاد شہ لنگا نے کالی نیم بھجا شکر پیشتر این صبا سے	تو انا پہلوان دانا گرامی سہوار گھبر سے خصلت کی جا دوا لا و کون ست کو ہر جا سحر ہو جا کہو چان چمن	ہزاروں بچے دیان سرزار نامی پوست کو لکھی تھی نیک نامی کسی شیطاں نے راو کی خبر دی ارادہ تھا یہی اور فکر راو
---	--	---	--

اور انا بھرت جی کا یہو دھیا سے ہنومان جی کو مع دونا گر کے شیر پھیا کر طرف لنگا کے



<p>فسونہ کا اپنا وہ کانٹا بڑھانے پڑی محفل دعا سے بد سے تنگ پوست سے کہا میں بچھڑا ہوا پری لکڑی اور کڑی گردن لکڑی ارادہ دہلین لکھا تھا وہ لکڑی جو دیکھا ہر وہاں گلزار گشت نہ لیا جو سے سبھوں انجمنی کنوا پون مٹنے لگا دھڑھول گشت تکبر سے خیال آیا کہ دیکھو نسا چہ کوئی بر سر درخت سنا جسد بھرتے نام رکھ کہا ایک من میں تم لکھن کا لکھن کا حال سن دیکھو یہ کہ تکبر نے کیا جو محکوم گراہ دعا سے بھرتے جو کے انجمنی کنوا شفا بالکل انھیں حاصل ہوئی خوشی لشکر میں تھی طرہ ہوا دعا دہی ام نے جان جگہ</p>	<p>طلسمی باغ میں بچا وہ درخت پڑتی لابی میں تھی اسجگہ پر دعا میں فیری سے تھی محفل ہوے غصہ میں کنگر انجمنی کنوا پوست کوہ پر ہو چکا ہوا شمال شمع ہو ہوئی وہ روشن پہرے بالوس ہو کر بنیا چار سبھوں کو نہ پاؤں تانہ میں بھرتے کی یاد ہو رکھ کر کو افرو انھا کو کون ہو ایسا غم آؤ ہوئے بیتاب ہیں رے میں پر بنوان نام ہو چکا تن کا پوست سے کہا مت ہو فطر پون سے کہا آیا میں کہ صا کے مثل ہو چنے رام بار لے رکھو چھو سے اور سب طرانہ کے صدائیں رنگ پیدا اچل نہیں یہ علم و ہنر سے جونا چے ریخو بند اسکان پر</p>	<p>پیا سا پہرے مضطرب باغ میں جو مچھلی نے قدم اٹکا تھا بکھرا دنی بد لانی یہ شخص یکایک باغ میں ظالم کو پا سکھنا نے کیا تھا جو کہ اٹھا کہا اون کو ہستان میں کہ جو دیکھا کوہ برستی کو روشن پوست نے انھا یا کوہ سر پر یکایک اودھ کی بیکری د نسا چہ جان ارا سینک کا پوست نے کہا سب لکھن ہر تائر دھڑلے ز سحر میں بھٹا دن تیر رکھو سب تر ترے اقبال سے یہ کوہ لکھ سکھنا بیڈ ہوئی لگائی الم نے جو ستا یا تھا سبھوں سکھنا بہت انعام پایا ہوا قصہ ترانہ کا تماشا جمع تھے سب شانی وہاں</p>
---	---	---

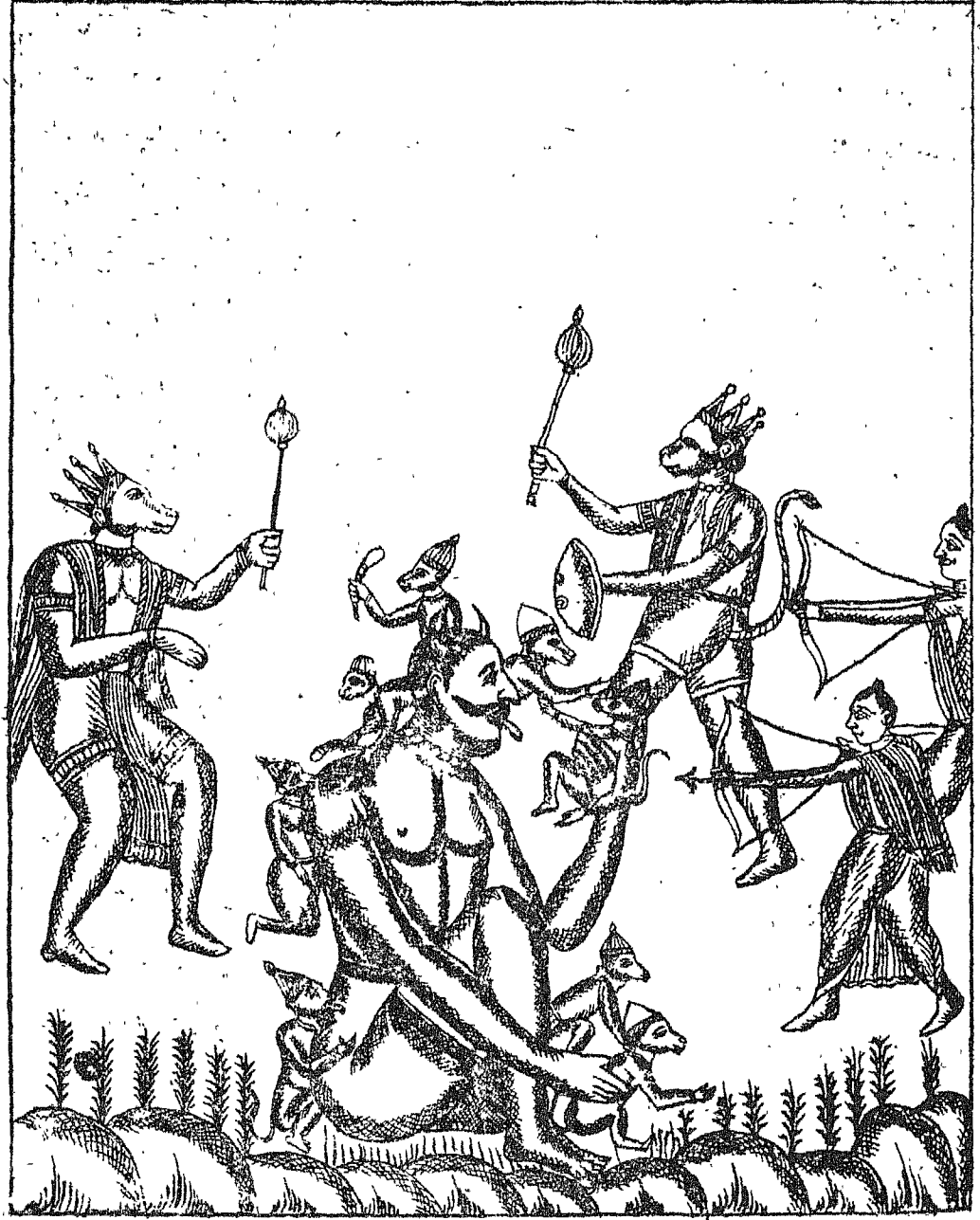
مے کلکوں سے سانی جام بھر دے  
شفا چھین سے راون کو خبر دے

<p>سحر کا جینا لشکر میں لنگا پلائی ہو ہو سر سنا جسد مشیروں نے کہا اوشاہ لنگا مقابل اس کے کلباقت کو</p>	<p>انھا بستر سے راہ لنگا کہا یہ جنگ کا تذکار ہم کچھ کہہ کر ان سبھو دھڑلے کرے چھبر جو شیر بر کو</p>	<p>فراسم سے یہ دراکر کہا سے نہیں لیا زبرد نہ چھبر کوئی اسکا ہاں ہوئی لکڑی کے جیسے یون</p>	<p>وزیر و عاقل و سالار لنگا کہ شمشیر کرے وہ خواست بلا لشکر م سے ہو گا مظفر کرانہ ہی سہرا جنگ میں</p>
--	--	---	--

۵  
قلم اس جنگ کا مکھ حال سارا  
فضا سے گھنٹہ کرن لڑکر کے ہارا

ہوا یہ شور طواجن من | کہ جاوے کینہہ کر لڑنے کو پڑا | جہاں کینہہ کرنا اونچا پنہ | گنا خود ہر بیدار کی سنگر  
جمع سامان رد و زوش کا کر | گوزن کو در خرب آجکہ پر | کہادیو دج اب کل جلاوا | جنگا کریم مرے بجائی کو لاوا

جنگ کینہہ کرن کا ساتھ راجہ رام خپرا پوچھن جی کے اور عاجز ہو کر اراجا نا اسکا



<p> تاما شاہ کیساتھ دل میں جا کر  کما کیا کام و راویں سے جا کر  پس و سر سے جو رام لکھن  عجب ظالم میں وہ دونوں بڑے  ہوا باریک کشتہ مرگ بشکر  آ جا رہا غ مارا باغبان کو  لکھن اور رام آئے لیکے لشکر  ہوئے حضرت کشتہ زرہ میں  جگایا تاجا بھو کر مدو گار  زن بے عقل کی جوابت کین  کمار اونچے اُسدم صاف بوس  غرض دونوں برادر بچہ نشو  جلا میدان میں کر ڈنکا آہنگ  سب سے خرم ہوشا خربان  مقابل گروہ کی فوج آوے  یہ سن کر دوسرے گھر ہو کر شاہ  سوسے میدان خود غلام خرم  اور دھرج اور حضرت شیطاں  کئے کیا باگی رن میں جو بندر  جو دیکھا حال سچے نہ بھی تیر  نکم جہاز اچھل دیو باک  سو گندہ دکنہ اور انگد دلاؤ  پا سبھریا سے وہ دیو شیطاں  جو دیکھی کنجھکرن نے اُسدم  جلا جب کنجھکرن لڑنے کو رہن </p>	<p> وہ کھا دیکھا پکڑ ہر ایک نہ  ہو انکیلف وہ مجھ کو جگا کر  بشر کی شکل میں نامی فرین  کھرو دو کھن کو بھی مار جگا  چڑا لایا میں سیتا جی کو جا کر  لکھن لشکر ی پیر و جوان کو  بھیکھن بھی ملا خوش سے جا کر  قوی تن تھا نہ کوئی کڑمیں  کر و ہر دو برادر کو گر قرار  کھو دانی اپنے گھر کی بی بی  نکر فکر و کر جام و نوش  تو اندر میں غم کو گئی بھول  ہزاروں دیو تھے ہر وچہ جگ  شہ سہون بھی آیا ابدان جا  تیر اور تیغ سے بچکڑے جاوے  کما اوستیوں اور نیابہ  نظر تو تھی مثل موج چون  مددہ کنجھکرن آئے شہا  اورانی خاک بس شکر میں جا کر  رہا باقی نہ بیوں رام لشکر  ملا اسکو ملطہ میں نہ خاک  جو تھے سردار لشکر نہیں جا کر  وہاں سے جگا کئے چھوڑ میدان  کما دیو دونوں اور غمناز ہدم  نہ تھا اسلحہ ذرہ بجز تیر تین </p>	<p> ہو دیووں نے جگایا اسجگہ جا  شہ لکنا یہ بولا مان پرور  آخون نے آکے صولہ میں اک  نیں غصہ میں ہو لشکر کے یہ طور  ہوا لکنا میں اک بندر نمودار  جو اسکے دم میں آتش کو لگا  عجب مفسد نے اپنا گن لکھایا  امان ہو دست ظالم شکل  سنایا کنجھکرن نے شہ سے جدم  خودی سے تو نے اپنے گھر کو کھینچا  گو زنگو را اور جانشین اور  مے لگلوں کا ہار یکے دہشت  خبر گھر نے اسوقت پانی  کما ر گھر سے سبے صاحبان  یعین یو بفتح حاصل کلیم  روانہ فوج میدان میں کرو تم  چلے جب بارگہ سے سوی لکنا  ہو جب کنجھکرن کے رام لشکر  ہوئے جب حملہ آور دیو ناپاک  کیا نہ غام میں بچھونے جا کر  شہ خزانہ ہوا ان ورتن کل  آجہ تیغ اور خنجر ہر تھے  لڑا جو کنجھکرن راویں کا بھائی  ذرا ٹھہر و برابر دیکھو تاشا  جو بھونچے مضمین بندر بچکا </p>	<p> اٹھا وہ کنجھکرن مار قضا کا  کمون کیا حال جو گندہ زنجیر  تراشے سب کھانے مال و کھان  گیا باریج کو لیکر کے فی القور  سیا کی سدا کو آبا تھا ستلگا  تماشا بچھوک لکنا کو دکھایا  جو بھیدی گھر کا تھا لکنا کو دکھایا  نہ ہو تیرے سو اکو فی تعال  کما یہ طیش سے ہو کر کے برہم  آ جا رہا گلشن اور کاتون کو رہا  مے لگلوں کے رکھے خرم شکار  ہو اتب کنجھکرن از خود ورتن  کہ آرا کنجھکرن راویں کا بھائی  کر نیلے ہم عدو کی فوج مارا ج  عدو کو مار کے خوشدل کر رہا  عدو سے ابغرض جا کر لڑو تم  خوشی کا فوج میں جیتا تھا لکنا  مقابل جس گھری میدان میں کر  ہلایا لشکر ہسون تر خاک  ہوئے دنبال شیطاںوں کے گھر  خروشان ہو بھونچے زمین چیل  اور دھرج دیو شیطاںوں کے سر تھے  قیامت تھی نہ تھی اُسدم زنی  دھرو دھرج نہ تو میں ہر سا  وہ آخر خلق سے تب لغت وار </p>
--	--	---	---

جہی کھنکھانے بند کو کھایا دلاور نیل دل کو جا بھجھا ایسا کر کو برین تو شیطاں بکر کر انک کھینچا دیو نا پاک گندہ گندنے یہ حال دیکھا کھنکھانے جگہ وہ دیو بندہ شکر دیو در آست پون پر گر پھر خرس ہوں پر وہ جا پے امداد آؤ جلد رگہو بر نظر آئے وہاں پر رام جہم ہر بکر نہ زین شیطاں ہوا فریب بکرے وہ پیش آیا زمین پر جب گرا بجان ہو کر لکھ لکھ چکے جو دیو عفریت کل افشان تو فرشتہ جرح ہے شاراؤن نے جہم حل سارا ہوا بوزور بازو شاہ نکا موا بھائی نہیں ملے کاہر جہم لکھن اب لرین مجھے روائی کھا سکو لوئے اگد سے اُسد بہ سن اگد چلا لشکر کو لکھ بھیکھن لکھی رگہر سے یہاں نہ محبت راج ہو ہوش نغز آ لکھن جی لکھا ماروں میں نہ کر صفنا آج ہوئے لشکر جان	نکل سورج بنی سے وہ آیا اکھاڑ سب لیر دن کا اجارا چار لکا کے جانب بکھناؤ زمین پر گر پڑا ہو کر جا چلا بغوج بندان بھو چلا لکھا لگائی ناگمان اگد نے اگد نہ اُس جا سے ہا سیکو دلاؤ وہ تھا بھاری ہزاروں میں چھراؤ ظالمی پنجہ سے لشکر ہوا دھشت سے ترسان اظہر عقبتے ہاتھ میں خیر کیا کیا غل شور لشکر کو ڈرایا تو بھائی فوج اس کے غم سے رو کھا راون سے بواہم کی جیت کر لکھ لکھتے اس حال تحریر کہ فوج رام نے کھنکھان را کرے تھا کہ غم سے سن سنا ہزاروں سال تک ہو غم کے پائند پکڑا لکھ کا زندہ دو توں جانی کہ دشمن سے نہ کچھ بوزور میں سو سے میدان بڑھا افسوس پسراؤن نہیں مرنیکا ہیٹ برس بارہ جو گندہ بنو دھوا زبان سے حکم رگہر کاٹے گر لکھن بھو بچے بکر شاہ رگہر	نشتے سے جو تھا بیٹو کافر لگائی ڈھکے فرسے بندہ ہوا سکر کو کوجب ہوش اُسد اٹھا جا کر گرا سب بندہ وقت کیا لشکر جمع ہریت جا کر پوشنے میں اکر شاہی ہوئی باہم جو دیو نہیں لائی ہوئے ہیدم و لکھ بوجہ لکھن رام ہوئے پکھلے لکھی ارادہ تھا کہ بھاکے چھوٹا عضو شہ اوہ جو بچا شیت وہیں گھبرائے ایسا تیر مارا جو بھاکے دیو بندہ ورنیک نظر رام و لکھن کے راتھ آئی پسراؤن ہوا نہیں پکھل تیر ہوئی راون کو سنکر پتھر کھایا لکھ راون نے پد سے دیا شیو جی سے ہرو جان یہی کھکھلائے دیو شیطاں چرا ا جی نہ ہر گزیرے جانی بند و کی لکھ نل سزا اُسے بردن ہو شیو جی گھبرا دی مارا اگلے ان پسراؤ لکھن سے رام نے جال سارا چلائے جو مزان فوجی	براک رہ گوش بھاکو تھا بند پون ست بھی گرس غش میں تو کھائے گوش میں ہو کر برہم چاپا شورب لشکر نے مل کر ہوئے سواران انکو بلا کر لگایا منت ہا صد پتھا تو کافر نے وہاں راکھائی پکارا رام کو فریاد کر تب شہ خربان بھی ہو پنا دیو ہوئی دھشت لے راون کی آہ اجل کے ہاتھ تھا کاڑ کا دھشت کہ بھائی جان کر تیرے کھارہ نعاقب کن ہو پست خنکھل جو مارا کھنکھان لکھ روائی خوشی تھے خرس میں اُس طرح جگہ میں ہوا انک لکھ جاری نہ کھو جان جگہ پر تیرے تو بھیکھ کھام و لکھن میں چلا افسوس لے لشکر میدان کہ کارمدی ہی جانفشانی سو گندہ گند تھے اور بچہ کنوا نہ بچوں ویش شیطاں دلیا جو ہو طاقت ہی جن لکھ کو ایک امداد فرین کھکھار ہوے جا کر فعال فوج میں
---	---	--	---

بہت سے کام آئے رخصت ہونے کے لیے چرخ برقی تانے والے کے منقارے ماروں کی پیم تو کی شمشیر جا کر پھر لڑائی دکھایا آریا سو کا فن کہ اسے مارنے کے بیان پر ضرورت دان کو بچنے و بڑھنے گراشل غنڈہ کے سنے مکان پر ڈرایا اونکو لچھن کے غصے نے ظفر مانی لکھن و رام کر شک	شکستہ دل پھر وراثت ہستے تھے نزاروں ہم و مار ملایکے گر پھینچا اسدم لکھن کی فوج نے دھڑلے سے موت پچھن مقابل ابن اون گر رچی نہ مدد دی سیکھ عجیب فساد کی راویں بڑھ جدا تھے ہر ایک دست کا فر سلحہ اور ساز پھور رہیں گئے بجایا بند روئے نعل شک	ہر دو جانب کام آئے ہوا کا گیسو ایڑے کی تپ کہ بیان تن میں دھڑلے کیے کشتہ نزاران اڑ دیا موت شیطانی لکھن پھینچ موت رام لکھن سو فتنہ کبھی تش کے پکارا اٹھتے وہیں ظالم کا سر پھرنے لگا گر نزاران فوج شیطانی ہوئے سے رگڑے پتھر کے کھنڈ	تیر تیر و کان بھر چلائے بہاؤن جگر عفت کا جب سچی میون گرفتار لگتے گر گئے آنکر بات نہ تنقا ہوئے کھلم کھانا بیکاری جو ڈالانا پھانسی کر لشکر کبھی بھید ماریاں چلائے غصے سے جی لکھن تیرا اگر بچاں تاب تیرے جب لکھن انکو پون رخصت ہونے
--	--	---	---

قلم تحریر ہر احوال غمناب  
کہ زوہر ابن اول مل ہوئی تھا

ملک کی شعبہ باز عیانی	خوشی میں بچ در پیکار	ہو ار اوں سر جسد تم خاک	تو راون کیا غم سے جا بک
تصویر اجانا سیکھنا کا اور سستی ہونا سلو چاکل مع سیر سیکھنا و شوہر اپ کے			



اپنے غم سے سینہ و در کی نظر انداز کر کے پری جب ہو کس جانچ مراد و مرگ کی نہ صحبت زین سے ہو چو شاہ ورا ۱۱- وہ کہ شاہ زادہ رام وچھن نہ سونا ہو نہ کھانا ہے پیما پری ہر لاش اپنے سر زمین پر کہا احوال سب دن کے رو کر سلوچن نے کہا ہو خیال غم یہی کہ کھڑی چلی ڈولا سنگا کر ملی آرام اب غم کے چلن سے کو نظر عنایت چھپے شاہ کہا مظلوم کا تو داورس ہی اگر شوہر کی چاہے زندگیاں ہو ارادن لپس عالم میں شوہر کہا شہ نے زن اولیٰ پس اوسنی مہن میں باسے کے پنا وہاں سے آنکر گھر پر چا	جگر پارہ تھا عالم نے لسی تھا ہوئی بہوش و روکھا ت وہ قاتل کس حکم سہم بہا مر شوہر ہوا اسکے ماتر ہوا مہاں آکر اسے جگہ اول لکھن کچھ خدمت رکھ میں جینا اوٹھا کر لکھے سر پہ چھپ سر شوہر کو چاہا جان کھو کر زبردستی سے لکھن میں لکھن وہ پہونچی رام کی خدمت چل چلون ہمارا اسکی جان شے کہ میں دیدار شوہر کی خوش نہ کوئی تہہ سوا فریاد رس تو جھٹون جان تن باخروانی لما جنت پیش لاسع انور ہنے سر یہ ترا شوہر اگر تو کھلے گل جس طرح گلشن میں جلی آغوش شوہر میں مضطر کون کر با لکھن و رام سپر	سلوچن نام زوجہ ابن اول پنپ برتا ہوں میں سچ ہوئی ازل سے یہ عاتقی و زریں زمین پر ماتہ سے کلک پرنے ہزار دن ریکھ بند شوخ و پرن اونہیں بھگوا ہا ہی بہیک بان سلوچن نے چڑھا جوت چال کہا کر صبر سن اب اس چن کو ہوا سحر و سب گھر بار کھو یا کہا رام و لکھن سے عرض یہ کر لما جنت مرے شوہر کو اسد نہ مجھے امید ہو ای رام وچھن سنی رکھنا نہ فرما یزانی جیسے لاکھون بریل خرقہ صا عنایت سے سر شوہر عطا ہو کہا ہنس سے سر شوہر سلوچن ہوئے خوش ام وچھن سے کچھ جو تھی لغت مل صادق سچ مراد دل سے اسکو سرا	تھی گھر میں آ اوسدم جلوہ افکن بتا دے بھگوار کتنے مہمات سے بارہ برس خواب خور جو حقیقت سب لکھی اوں کے فزون بل میں ہوں یو وچھن پڑا نے سر ہی غالب نہیں بچا گئی وہ یاس اولیٰ سچ بچا پکڑا دن سے رام و لکھن کو مری کشتی کا شیتہاں بیا سر شوہر عنایت ہو مجھے گر مرا بھی دور ہو شفقت سے غم نہا محروم کوئی پاک دشمن سلوچن سے کہا باغی گما خا ہو عالم فانی فنا ہے تو فرخ نور علی اوس سے ادا ہو ربا عصمت سے سیرا اک من ہوئی سر لیکر رخصت با پیکر ملی جنت بلطف رام وچھن
---	--	--	---

زن فرزند شوہر زند و برادر نہ تھا طالع سکندر بار و سکا وہ صاحب تاج ہو زین میں محبت و لیس خنی اسکو وفا کی بوقت شب جی لشکر میں جا کر	زروی عابدان پر زمانہ شہ نکا نے کھوئے ہنسی کہ خودی سے جو کہ تھا کردار اسکا مرد کش ہر فرق ہنشین کا کیرنے دے ایسی خطا کی پکڑا دن کہا دونوں برادر	کرون خیر امر اول فسانہ نہ تھا دنیا میں کی اوسکا تھا بہت سوچا تو یہ دل میں سچائی کیا یہ شورہ دل میں کیا دھان پانکٹ شیر اور مردانہ دل لکھن مر رام کہنے کو نہ رہا	عزیز و ک الم سے تھا گرفتار کہا ہر اون ہی میل بار بچائی کیا ظار اوسے اوسنے کہا کسی کو تاب کیا ہو تھا بہن چھوٹ میں یو وچھن
---	--	---	--



سنی زراون کے اہراون کی بات کہا راون کے گیسٹ ہسٹ باگ یہی سنگریلا وہ شاد لنگا	نہایت خوش ہوا وقت بڑا دوستی کا پکڑ لانا بھانوں الم من پھر پھا شادی کا دنگا	جواہر اون کی راون کی نظر چلے جیٹا دھر جادو گناہین غرض لنگا میں ہو جیٹا شبا	لایا جام و گلگون بھر کر کہا جید و شہی آؤ گامین ہوا مشغول دور جام میں
---	--	--	--

بھجیکھن نیلے اہراون ز لشکر  
اوپر لایا لکھن اور رام چندر

مارا جانا اہراون ہنومان جی کے ہاتھ سے اور لیجا ناسنومان جی کا راجہ  
راجندر اور بھجین جی کو لشکر میں



موافق وعدہ کردہ دیو خوشوار بہار اون کو او سدھم لشکر جو تھا پیرا ہنومان دلاور چو پائی دیو نہ رہ کر سے جب	اور افسار زمین سے ہو سکے پدا بھج راجہ اہراون سدھارا بھجیکھن کو سچو بولادہ بند میان فوج جادو اخل ہوا	شبشب جیٹا جیون بادھر قریب فوج شہ پونچا دھرمین ہوئی گم عقل و سدھم نوزیا لکھن در رام تھے او میں بارام	اندھیل ہو گیا رونی میں پر بنائی کرد سے صورت بھجیکھن ہسٹیا سونہر سے دم کو رافہی عدہ پونچا سالین لکھن رام
--	--	--	--

کیا جاوے وہاں دشمن کے جا کر جو تھا دشمن رخ الور زمین پر سکھائیں کچھ جیت بچا شکر نہ تھے سکر لیا نگہ اور نہ ہوا بلائے دیو اور ہونے اوسم خبر راون کو یہ پوچھی لکھنؤ	ہوئے خفتہ بچا کے بچہ بند چھپے مہتاب غور چرخ برین پر لکھنؤ رام کو رکھا وہاں پر نیزل دہل نہ لشکر شاہ خراسا کیا سامان قتل شدہ فراہم کناوین سیں کی جان نام	اوڑا کر لے چلا کر دوسرا ظلم قضا کو سر پر کو دشمن کی او ہوئے رام و لکھنؤ ارا اوسم ہوئے جرت زوہ دونوں برابر کے سندر میں ہی چند کجا سبھی پر جو ان تھے اوچ	میرے نور کے ہوئی سب تنہی کم فلک سے اوڑا کر لے کر گرا سکھان غیر سے تھے زار اوسم کمان لشکر کمان میں با شرا خوشی سے دھن کس کسلیک بچا بجائے ناسپے کا تہ خوشی کر
لکھنؤ رام لشکر میں پیلا فرشتوں کے کیا چرخ سے کار کہا سکر لے ہے کون ظلم بھجی مکھ لکھنؤ شکر کی بھیجا میں آگے آنے سے فقط آہ برادر کہہ کر کون اٹھا لٹکا بتا دے جھگو کیس کی خطا کہا نری زبان سے شاہ بیون وہ ظالم ہے سکر دوست راون نہیں طاقت کسی شیطان کہ نہا ابھی جاوے ہنومان لاو پون سے کہا جاو ہوا پر ہنومان دلاو ہنور و خوب یقین آبا کہ میں گھوڑی جا کہا نادان بندہ کیا بلا ہو خوشی کا ہو بیان ظلم سرا تو آیا کس سے اور کام کیا بشر کے قتل کی پائی خبریں	تیر میں جھون سر چھپا لے کوئی کتا زمین آڑ دیا مار ور و دریاں گزر اس کے غم صلح جنگ کا جیلہ سنا نہ جان پر گیا وہ کون ہی آہ لیا رکھنا تہ سے الفت کا بلا دگر نہ جنگ میدان بر لٹا سنا ہو آج لکھنؤ میں یحیون مری صورت بنا لیتا ہو برن مری صورت بدل کیو گوندا یقین نہ ہا ملین نون کو خوش آ لکھنؤ رام لا کر گیا پاتال مضطر مثل سیما خوشی سے ہو گا گاند کا چرا تو اپنی جان کا دشمن بنا ہو بشر کے قتل کا ہووے تماشا بتا دے جھگو اپنا نام کیا تماشا دیکھنے آیا اودھ میں	غم فرقت سے ہر ایک جان کھو زبان پر تھا کسی کے دین و نوا پون سے کہا سیدنا ہوتا غرض مجبور ہو کر راہ دی میں بھجی مکھ کو کیکر لایا وہ جا کر محبت دوستی میں کیا وفا کی بھجی مکھ نے جو دیکھا غصہ سے زمین پر شاہ ابراہن نہاں گیا تھا پاس ہراون کراون باداد شہ لٹکا جھنا جو بندہ مہیون کے یہ دل میں آیا دلاسا خرس و مہیون کو دیکر لاش رام میں تھی اٹھنا شانی دراہر اوسے نکس جیہ پونا میان میں اوج شیطاں کی شاہی میں ہو دربان در راہ گدھے ہنومان لاو ہنور جہاں میں نہیں نام سے تیسے جھگو شہ	کھنڈ افسوس کو مل مل سکے اڑھا کر لے گیا وقت شب بنی مان مجھے نادانی کی سیما زبان سے کہہ اوسم کہ گیتا کہا سکر لے اوس کو ہلا کر جو تھی شہر طوفان و چہا نہ مانو رام سے سب کو تپ حکومت میں تہ شاہ ہاں کہہ لاس ہراو کا وہ دشمن اڑھا کر لے گیا رام و لکھنؤ بچن سچا بھجی مکھ نے سنا وہاں تھا غنم و شاہ بندہ سینی اوس چھدا گندہ جو تو دربان اکھیل و سکرو کا نہ پر مار کر سامان پر مرغ رہی نہ اندر جا کوئی مالک کے دوسے شہ عالم کا نوکر اور عیان میں نہیں کچھ شور تہ ہر جھگو شہ

اجازت دے مجھے جو چاہوں	مگر بہر شک تو جان برباد	یہ نصیر مہموں کی دہ بڑا	ہوا آمادہ پیکار بہیمات
برابر زور میں تھے دونوں ہم	مثال شیر لپٹے ہو کے بہیم	رہی کہہ ترک ایسی لڑائی	نہ ہر دین کسے لڑکھائی
پون ست کو ہوا اس دم تامل	کر لاکھوں دیو کام گنگل	نہ طاقت میں کسی شیطان	خواسٹ کے زور انا دکھیا
کسا فرزند ہون ابن صبا کا	مرا ایک مشت ہر نیر قضا کا	ہوئی حیرت پون کو کہ فرزند	ہوا یہ کس طرح میرا چہرہ
کہا لنگا جلا کہ جب کہ آیا	دم اپنی کو سمندر میں بچھا	پسینا جو اگر اسوڑ طیش سے	لیا مچھلی نے منہ میں عیش سے
ہوا تخم پون ست جبکہ ظاہر	شکلم ہی ست میں سدا سوا بھر	اب ہر مشہور کو درج مرانام	پلا میں میں کی بر میں برارام
در در بان ابرار کی مہو میں	جو کہ گوری جفا اسکو مہو میں	سنی یہ بات جسد مہو میں	اوسی کے دم سے اوکو کر چا
سکان شاہ ابرار کی اندر	کیا جیون شیر بے باکانہ بندر	زن شیطان ہان تھیں صبح	زور زور جو اسے تھیں مناز
پڑے اسکو نظر دونوں اور	کہ ہو کاٹوں جیسے گلین تر	وہیں ہ وہ عالم نے بھی دکھا	کہ آباد کا اس وقت لڑکا
ہوئے خوش ام دیکھا میں	دو اسے جس طرح آرام تن ہو	اوجھل در کو در اسندم ہا	جسے کہہ کیا لخطہ میں بجان
مچائی دھوم مہموں کے سمجھ میں	لڑائی کیا قیامت تھی نہ ارض	خرانی دیکھ غصہ ہو کے ظلم	ہوا آمادہ پیکار ہر دم
جو گھیرا ہر طرف ست پون کو	مثال شیر نہ خا عہدہ جو	کیا یک گرز سے شیطان دواہ	ہر کشتہ طان کو جنگل سے را
خبر لائی یہ ابراروں نے اوجا	بہر دم خوش لڑائی کا ہر چا	جو نکلا گھر سے باہر کچھ بندر	کہا یہ کون لایا کسکا ہوش
کہا بندر یہاں بہر شہر ہے	اسی باعث سے بان بند شہر	کہا سب نے نہ کو فرمان والی	نہیں معلوم کیا ہو کو بڑائی
سمجھا ہو کہ شہر کے کین ان	یہ پیشہ جو عالم صوت لہان	انہیں کا ایک ہر یہ بندر	کے کشتہ ہزاروں لہو زور
جو چاہے خیر ان کو لیا	اوٹھا لایا جہان سے انکو بچا	شہا اسدم ہماری بندش	نہ کہ بادشاہی ان تن کو
ہوا غصہ میں ابراروں میں	کہا کرتے ہو اپنی جان کا در	نہیں ان کا گم جو خطر ہے	پنہیں گئے بجھو لنگا میں ہر دم
یہ سو مقصد کہ ہو دشاد ورا	اوسے فرض ہو کر خوش بہن	نہیں ان کو مطلق خوف لہا	زنان جیسے زمین نام نہاں
یہی کہہ کر کے ظالم فتح کیے	سیر مہموں پہ پونچا جیسے حرم	ترپ کے کہ ہنومان ہیں پر	جھایا گرز اس کے سر چاکر
گرا اوس خربے روڈ لڑا کہ	اوسی م کاٹ سیر مہموں نے جہا	چڑھایا آتش سوزان میں	کیا قدر کے ظاہر اس ہنر کو
ہو کے خوش و فزون کھانا	ویا مہموں کو تھا آون جان اس	طعام خوش مزہ اور میوہ تر	بتا شہر جلوہ و شیرین مہطر
جو پائی لغت غلطے سہم	تو کھائی سپر ہو کر اوس جگہ	ترپ کر گیا میدان میں کبار	مقابل شیر تھی رو بہ گنبار
غرض دونوں برابر اقامت میں	بغل میں کیے مہموں نے تین	سیر کو بخش کے شاہی بان کی	سوی لنگا خوشی لڑکی عیان
ادھر اوسوں سے پہونچا فوج	بنا عطا صفت مہموں کو دیا	شہر خراسان شہ مہموں دلا	وہ اگندہ نسل نمل در فوج
ہوئے پالوسن مرام و کھن	ہوئے خوش لہجی شہرین	خوشی کے دور میں تھا اور غ	برقص ہر پران عیش کاکھر

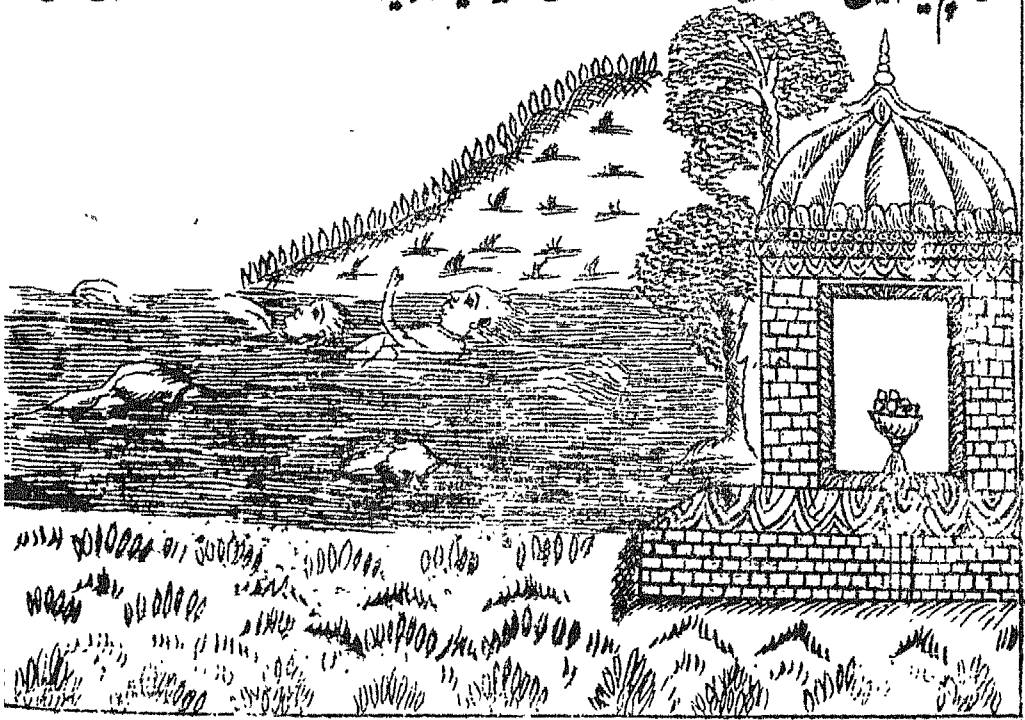
لے بہا شب اندازہ سپر	لکھن اور رام سے ہو کر ننگی	سبھن نے بزم مرقع تھا	ہو نہت کو بھان وں سہرا
جو تلسی کرت رامین لکھا ہی	خلاصہ مدعا اسکا لکھا ہی		
فلک کی شعبہ باز ہی سارا بچے مرنے سے اہل درجے چو لہو یکایک بوز نہ آیا وہاں پر ہنومان مار کر سب یواژ دور سنار و نچ اہل وں کا لڑنا گیا حبید محل سند و درجہ خطا مند و درجہ دیکھو لہو نخل جو دری ہو دلیبری میں پری کو چھوڑ کر مان کی بانس امان ہو جان کی وہ کچھ کام ہو غصہ یہ سنکر شاہ لنگا قدیمی تھا جو اسکا ایک ستور دزارت میں تھا یہ ستور مشر جو تھا احوال اون سنایا صلاح نیک میں ہو راجو ہوا گیشہ طلح ہو مددگار کما دستور نے اہو شاہ لنگا تری خواہش ملی جو کر پرتی زن بیگانہ کو جانے یگانہ رہی لنگا میں قایم راج تیرا کما اوست ہمت سنے پند یہاں تک کہ نہ آئے بہر پار وہ دشمن مرنے دلیں لکھا	ہو ارا د نہاں سب آشکارا گئے لنگا کما ارا دں سے یو پرستندہ کیے رجمی جفا کر اسٹھا کر لکیا و دونوں او محبت میں نشا ہی بکیر نا ز لیں سوہن تھا دشمن سے محبت سے سیاسے ہو یوید ادامین اور نگاہ سامر میں ہوا ہو عشق میں بدیل تو ناوا نہ پیارے پیچھے ہو زہر کا جا کما مند و درجہ دور بہت تھا اسکا نام سند جہر ناو قدت پرورش کنشچہ وہاں بہت اعزاز سے اسکو بھجایا کر کو شمش تو ہو دور و کہ ایک سہل پر سخت دشوار تر سے جی جانکی ہو مجبو سٹکا تو حاضر ہو پستان لہری پر نہ لیوے نام بد اسکا زمانہ مرصع تحت سریر تلج تیرا ولی نعمت نہ ہو سکا ہی بہت نہ غیرت تھی نہیں کیا ہو کر نا بہام صید جو اگر کھنسی ہی	نرا میں تاکتہ لنگا کا تھا لہو لکھن اور رام کو لشکر سے لایا سنی تکرار اہل وں نے اس قضا نے کی جو اسکو رہائی غم شیطاں سے حبید ہو ش آ جو دیکھا اسنے شوہر کو پریشا جہاں خام ہو اہو شاہ لنگا مرنا زک بدن اور قدر ہے جو کی اخین سے آشنائی عبث ہو جاہ بیگانہ سے کرنا اسٹھا جاہل ہاں سے تھا جوں بھیسکر کا تھا وہ دور ساز گیا وہ اتھا قاپاس اون کما دستور دانا پر ہے تو نکرتا کچھ فدا ری او دھری جہاں پودہ تھا وہ دستور دانا نہار وں ناز میں و در باحو زن آدم پہ کیوں دل اپنا دیکر یہ کتنا مان شاہا جی بجائے مر اکتا جو مانے ہو بہت نہار وں ہاہ پیکر دست نشان بلاتقصیر سیتا کو نہ لایا نہ یہ انسان مجھے ہو گیا زہر	سفو نو کربان خام سے نہ کیو جو تھا دلیں باوہ کرو کھایا دفع کرنے کو اسکے وہ گستا تو کھوئی مفت اپنی جان ہی تو بھڑا نہ بتاں میں لنگا یا کہا ناز واداسے اومرنا جان نہ ہوا زک بدن نہا نہیں سرخ گلزار پر کیا خانہ لہو جدائی اب ہی شکار ہو تری کنو میں میں خود کو دگر کے نہ سنبھل بھجایا یہ رو بہ نہت بہمشہ مشورہ میں تھا وہ ہزار تو دیکھی غم سے دلیں باون قوی بازو کمان گاتیر تو جو الفت ہو تھے میرے پدلی خرو او عقل میں کتنا زمانہ نگاہ سامری سے دل کرین کیا برباد مال ملک کیسہ کر اب تو رام کے سبتا جو میں ہوں مجبور وں جاہو دی میں لایا قوت بازو ستادون مجھے خواہر کی مینی کا چو دوا بھینگے حکمان دہر چون

خطا ہو تری تو نے دوست کر وہ بات جس سے خوش ہو لاؤ نرا گینگ ترا فرزند ہے ایک بہا یا او سکو ظلم میں وسیم کر دے بھادو وہ ہیں اور بچی لو نرا این تک ظفر پاؤں سے بٹھن لگا قاصد سے جلد ہی کو لے تو کر وایسی دہان قہر ریزا بر	مجھے اس بات میں کچھ ڈوبے کہ اپنی جان بچا اپنے دشمن ابھی باقی بچا ہو پروہ ہونیک رازندہ وے وہ طفل بنیم رعیت شاہ ہم صورت میں لے لے نہیں ہے شک کہ ہو پر فوجی تن پہونچکر شہر بہا اہل میں سے تو کہ ہو عازم سفر فوراً لاؤ	شہ ننگا کو دیکھا اوسنے پریم کہا اہی شاہ لنگا کر تو باور ہوا ابھکت مولوں میں پہل حناسے ہو کھی شوچی سہائی روانہ کیجیے قاصد وہاں پر ہوا دستور سے سنکر کے دشا نرا این تک ہو شہزادہ پانچر بحکم شاہ لنگا نامہ چہ بلند	کیا یہ مشورہ دل میں سیم غبار غم نہ رکھ دل میں خوشی کر ستانہ بد جہانیں ہر ہو دیا حکومت شہر توجہ اہل کی پائی نرا این تک لے آوے بلا کر کیا پھر دھوم کیسا اہر میں یاد زبانی حال سب کہنا سنا کر صبا کے شل تھا عازم سفر جلد
--	---	--	--

### سارا زہمان جو راویوں سے قلم افشای کرتی ہو سہون سے

بہ تولید نرا این تک جو سرست ہوئے پیدا شمار اور پاؤں میں گر کو دیکھ شہ نے ہو کے فور	قلم لکھ حال اور کلبے کو نکلتا کر دے بھادو دو قہر او میں تھے کہا تباہی سے سب حال فرزند	نرا این تک ہو پیدا بد اختر شہر عا بہوئی خوش کیجئے سارا گن کے ہوئے لشکر چی	نہرا روں طفل تھے ساقبت میں پہر سہرگ من بلائے شکر چی ہوا ابھکت مولوں میں لے لے
--	---	---	---

مقام پیدائش نارا این تک اور غرق کر دینا تجویز سے راووں کا سمندر میں آن سبکا



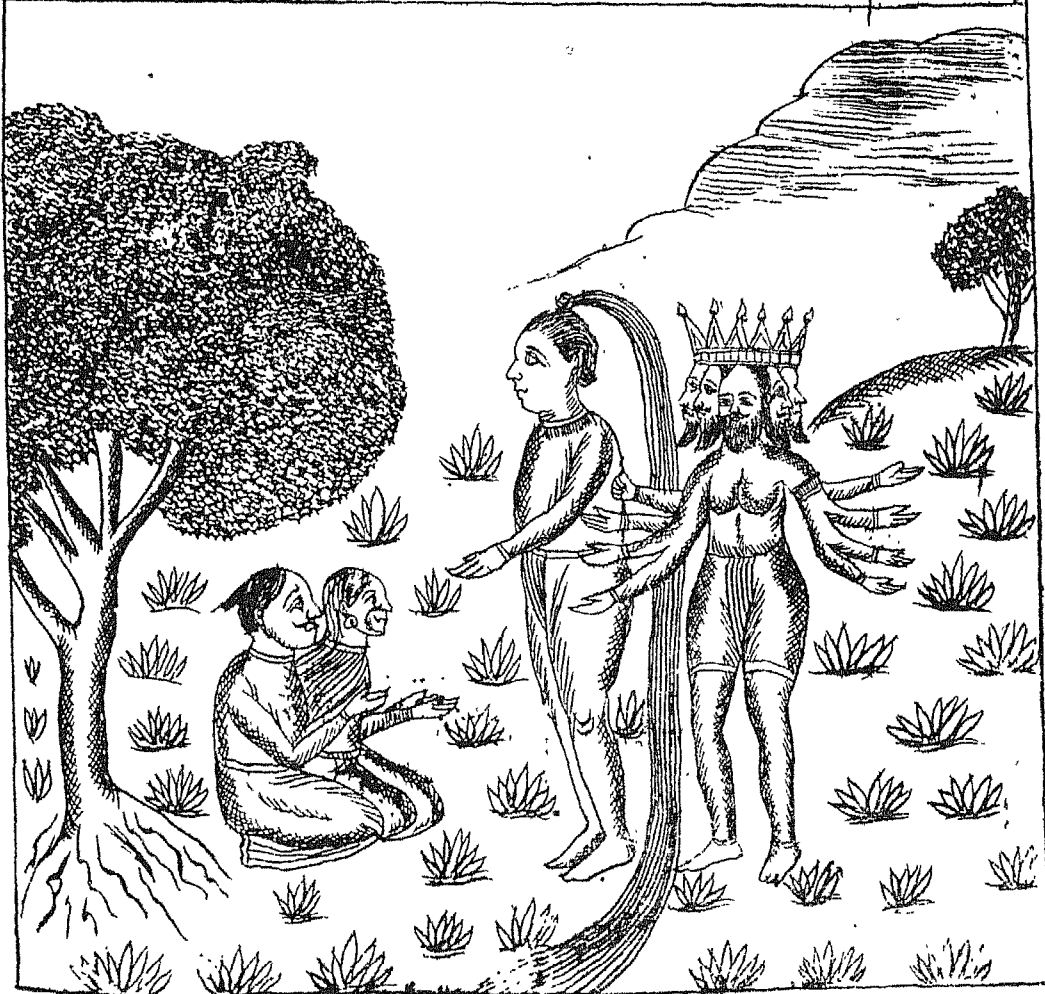
ہوئے جو طفل اس عتین سدا سینہ تجی سنی طفلان چشم یہ بولے سا جی اڑے طلب کے ہوئے سب دن پر گڑ اور گڑ وہاں سے ہفت سالہ طفل نوز سہمے اوسجا خوشی سے چلیا خوشی سے سب اوسجا نسا اسی تشویش میں تھے تھے نرا	وہ دین شمن سپر ہے ہویدا ہوئے لڑاں جی شیطاں ہدم کرو کجا برفو لیض ہمند بسجی اگر گے برب ہمند چلے سنگ سری گنگا کو کرنا پیل مغرب لب قلم بام پیشا شیو کی کی پھر بنو ملکر یکایک سکڑ جی آئے نکودات	بندہ کو دیکھنا اوسکا زبون ہے کنا سبے کہ ہو سیکل بنام بجکر راونی اڑے طلب کے ہوئے پر زور کھا کر نخل جو لب گنگا لا شیو جی کامند یہ جاکر بسجی نسپر واپس ولادت کی جگہ مادر ہمد بسجی نڈ دت کی نام	کرے برباد مگر ظاہر تو یوں ہے کر دیم سکڑ جی اسدم سیکام کیے جاکر کے تفویض ہمند کہ تھے وہ پچہ دیوان شیار جھکایا اپنا اپنا سر پانیر روہ نکاسے تھا وہ کوں شتر وہ مطلق پھر تھے اس خبر کرے دی دعا چلیا بھکر
--	---	--	---

تصویر مقام کنارہ ہمند کے برگ رختون سے پرورش پانا نارین تاک



ہوئی نام وہ پیش آستانہ رہی بخوار و خور بہا سہر کے خود آٹو اس جگہ لطف و عطا کر کہا بردان مانگو ملے باہم نہ جیتے مجھے کوئی زور و تین نکرنا اس سے پھر لڑنے کا ہتیک منو غالب کی لڑ کر کے باہم ہوے خوش و شیطاں آلاؤ نخورد و نوش کھا انکو کچھ خیال	گرو سے حال سن بہار و سار کیاں آیا تو وہ صندل لڑ کر سری پرہاجی اپنی بھگت پا نرا بن تاکے آئی پاس اُردم کہا پر تھم نہایت کف و لمین کہا مارے گا بھگت پر جنک کہا یہ دیو تانہ سلطان و آدم گئے بردان سے بہتا بہت شاد تہشیا میں ہے آتہ آتہ سال	ولادت پونجیے کو جھکایا کیا تلقین سکھو کر بچپن سے وہ تہن میں ہی تھا وہی تکال نکلے نہایاں تھے جہین جو دیکھا دیو تانہ پش سچو پس سرگرو کو رجا کی بتایا کہا مانگو جو بہن لکھ سٹاپ وہ لڑنا نہ تم باختر سن و تہشیا کی برائے مال و گنج	جو اپنی قوم کا گرانگو پایا تشفی و کی تحفین شیریں سچ رہو وہ ضد پر سن ہم جو خور کنڈ لائی تھو چو لکھو کٹ کو قدیم پر سر و ہر اول شاد ہو کر دیو بردان پر یہ کھ سنایا ہوئے بہتا پھل اور دئے مطا کہا ہمے منو کا کوئی ہمہر سہر کے نام بہر دل سے بیرج
--	--	--	--

تصویر مقام تہشیا کرنا چند بار نارائیک مع ہمہر کے اور بردان مانگنا برمھا اور مہادیو جی سے

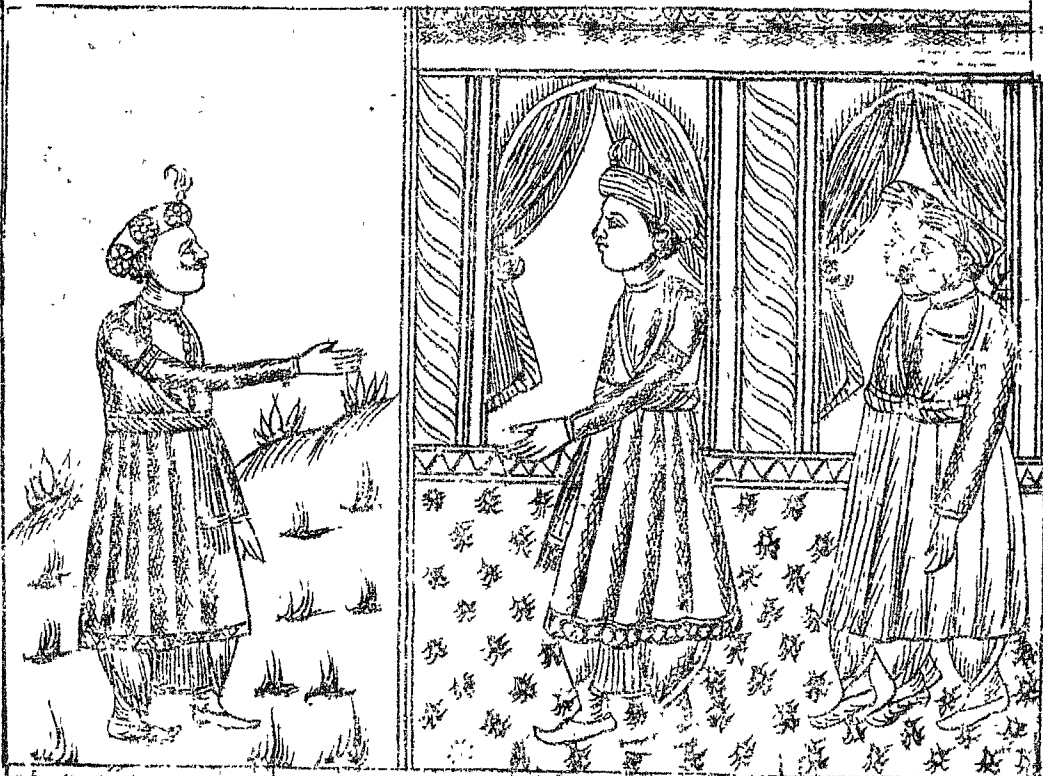




کہڑے بیکار شیطانی دروازے ہوئے سن کیلکیران یہ جو کہا شیدو جی نے جو انگو سو پاؤ کوڑ پھر کیا ہرنے جو اصرار ہوئے زرد اہم صورت وہ سکا	کہ تھوڑے ست بستہ جگر پھر سے دھنی بھی کر رام کے کو خوشی سے سب میرے تم میں نرین تکیا لے لے ہو کے نایا دیارد ان تب شیو جی سے سکا	زمین پر سر دھرے پا کر سر سے وہ اس ج پر کافال نرین کی یہ لے لے پا کے دشمن رجعت شاہ ہونی و نونی ابر گئے گیلداس پر گر جا کر لیکر	نرین پر نام تھا وقت ہر ہو کے خوش نامہ آ کے لیکر چال پتیا سب جی انواتہ پون بنے ہنسل کی سب سب امر جہاں ہے رات دل جاس تر
--	---	---	---

ہر سب قدرت سے اوسکی کارخانہ  
کہ سننے کا بھی ہوتا ہے بہانہ

تصویر مقام ہونل کہ جبین بادشاہی کی برلیجانی بردان سے مصورت ہو کر مع اپنے  
مشیروں کے اور ملاقات دودھیل سے



نرین ایک سفید چرائی باہ لمبوی قصر جو تھیں کہیں تو روان بہت تھیں دیکھ سکا	تو اوسجا شہر بہو اسل نہایا فلک سے سر نکایا تو نہ بانو لگے تھے پار بھی آگے لگے	مکان سب سب قہر تھا ہی شمار عرض میں ہو کر خود وان بازار شاہ یہ کا شہ	کوڑ بہتاد و دو لختی گنا دو صیہماہ تھے لود اور مہاجن تھے بھی رواں چوڑ
--	---	---	--



<p>رعیت خجی لہاں دودشاہ دل بیل سے مٹی گلشن کو رفتی جو ابر کا رب لور و درختے لکھون تعریف کیا گنج و گہری جوانی شان شوکت باہوت جو تھی اوسجا حیت شاہ کیدل شہر سب کی تھی پور گری سکرتیابین تک وہاں پر رہا کتاں شکتی بل بانپر ہوئے غصہ گردہ بل کیون نہ تھا ایسی سنا کا وہ نہ لور یکایک گلے ہار دودشاہ سنی روادو ہوا بل کی جہم کہا میہو سچ لیکر رام کا نام ہوا نادر سے رخصت ہون شاہ سری رو بھی سمجھا کر اوسم</p>	<p>کہ تھے گنتی مین افزونی لعل حسد نراغ کا صحرانین فنی منقش نہریہ باسغیم زرتے نہ ہو تعداد اوسجا مال و زری نراین تک اوسجا جہمت کیا اوتناد سے بس علم چل پد مشہور تھا سگر لونا می لما وہ بل سے گور بجائی بچہ کر نراین تک کی خاطر سر کہا وہ بل سے اسی کافر کیون سراپ دسکو لگا تھا سخت گرا میہون قدم پر کھانے نیل نظر میں نہو نادر اوسد غم کہ وہ جہمت ہو خوش سکا نجا ہوا پربت سے دھوا کر کباد سدھا کر جانتا سکے کہ ہم بنا شاہ زمان یا کر کے نجا</p>	<p>نہر اردن باغ ازنا باغیت درون شہر تھی شاہی عمارت لکھون گرد صفا و سکا مچھو شتر فیل اسب ایچ گاری مہیا تھے سبھی باب ہرست عجب شوق تھا اوش خوش ہوا وہ بل کے ولین علم کافین ہوئے جو دیو میون تھ باجم عجب تقدیر کا جو کارخانہ ہوئے جگ شمن بن کا ہار دعا سے بد کو سن کر کے پر غم دعا دیکر کے پوچھا حال میون کہا قدرت سے سب کی نایا سنا میون آیا اوسگر میون قرب چھتر ساگر ہوئے مشغول نراین علم سے پا کر غمت شان عصر سے لڑ کر لڑائی کلم تحریر کر وہ حال فی الحال کر راز رقیقت کافر و بدیش بڑھایا شریان ک کشمی مین سری سب ہو اوسد غم جہمت ہوا جا کر کے ویش سے دوش ہوئے جو جہش پانی ہم غم سجھون جو لہوت پیچ نام ہوئے سب دختران نچ ہرین</p>	<p>پیر ازاب نہر صحرانین فنی لکھون و سکے کما شکتی عمارت تو سولہ میل تھا چار سو مین چند سے اور پرند سے شکاری نراین تک تھا شاہنشاہ غمت کہ آیا ناگمان نہ بل نکونام لکھا پڑھنے و لکھنے بل فنی تھا پشیانی مین آیا پشیم کہ ہوتا ہو جدائی کا ہانہ تو گور بجائی جسے لکھا پڑھ ہوا اوتناد سے رخصت اوسد کہا انا ہون تو ابل سے مین جو کرنا ہو وہی ہو اوسک شایان ایسا نہ نام کو اوسوقت کو دھیا کیا طاعت یگر رہی بھول بنا شہر سیستان شجاعت</p>
<p>وہاں تھا بند نامی لور و درخت سیدل کرم ناک کی طرح پر خود ہی سے وہ ہوا خود ورام رہی کیا ان تک سچا لڑائی پریشان ہو وہ بھاگا شکتی ہوا ابل سایل یولی سے کر ویشا دودہ و دختر ہاشک لکھون تعریف کیا اوسک سیر</p>	<p>زبان ادیان سے جو ہا حال رہا ڈال مین وہ مگر بنا کر کہ ساغیم گلگون کر پویش نہ کشش نے وہاں پر کیا لائی نہ تھی ملاقتا سے لڑنے کی رہا شیب بھر وہ پائل لوتی پس پسا ہوئے تھے جہمت نظر پڑی تھی شمس و قمر کی</p>	<p>کلم تحریر کر وہ حال فی الحال کر راز رقیقت کافر و بدیش بڑھایا شریان ک کشمی مین سری سب ہو اوسد غم جہمت ہوا جا کر کے ویش سے دوش ہوئے جو جہش پانی ہم غم سجھون جو لہوت پیچ نام ہوئے سب دختران نچ ہرین</p>	<p>سے خوش تھا ہر وقت مجبور سے تھے اوسکے ہر وہ بند صدا ندر بنا اوسک کشمی مین لڈیا فوج دشمن کو تر خاک جوانی کے دنوں میں بھاگ سماس سے رکھی زور و جاکو گویا تھی بچہ راہ گل گل اندام تو دیکھا بندت کو سب پرین</p>

مہر دل میں بھی سوت فی لہر خوشی دل سے نرائیک کے ہر ہو کے خوش نہ پر بار ایک یہی تقدیر وہ نشہ کو جاوین اکھاٹیں اوسے باخوش دی	نرائیک کی صورت پر کیا غور بیابا بندت کو حسبِ نوا غرض فسوکے دہر میرے جولالین دیو لو کی زکین نرائیک کتھا اردین یانی	نرائیک ہی کو کی نہ ہمس ہوا وہ بہرہ وریا کام شادی وہ دین یوان ہر اور شک کیا اگر دمان سے گھر کو بابو نہ کوئی او سکے گھر کر اریا	کتاب بند نے دل میں تصور نرائیک کو سہ پیغام شادی پری پیکر جو تھیں خیر جان ہو کے رخصت ہاں سہ شادی زن پاکیزہ جو دلدار پاس
---	---	---	--

سنا ہی راویوں سے یہ فسانہ  
کہ ہوسنگر کے اوسکو خوش زمانہ

سند واد قاصدہ لنگا بڑھا آگے گل و گلزار دیکھے	دو جو بن شہر بھٹا ترقا دمان پر سبز ہر شاخ و پچھے	نظر میں شہر تھا آیا وہ خوشتر برائے برگ خوشاخ شجر پر	جگتا تھا ستال لعل و گوہر چڑھا تھا ناگیاں شہنشاہ
---	---	--	--

بزم آراستہ کو بہو اہل میں اور  
اور آقا قاصدوں کا بطلب نار این ہک



<p>فرستادہ نے دیکھا جیسے بھر          نہ دیکھا شانہ زاد کو شجر پر          عجب گلزار سے باغچہ نادر          وہاں دیکھیں کینزار خجیہ          کینزاروں کی طرح ہین برکب          نہ بانو شانہ زادہ سیمین          تمسخر کی کرگیا گرتو گشتار          مجھا کر باغ اور تالاب سے          قلعہ اور محل سلطانی جدھر تھا          بلا موقع کہ آئے رقص بردار          اٹھارہ اور تیس برسہ ۱۸۳۶          اگر درہنقا وہ دیکھے یوگیش          ریاکیا سن جلسہ نرم خوشتر</p>	<p>تو شہزادہ کو پایا اوٹھ سیر          یہاں اگر کے جو دیکھا نظر بھر          ہر شہزادہ نہر ایک ہر ہونے          بھیرن چھین چاہ پرانی اجالت          اگر باوہین کیوں گین تالاب          پرستارین سے اسلحہ ہون          لکڑ اور شست کی تجھے شہر          وہ پوچھا جاسکے لہجہ کتار          وہ پوچھا او سطر پر پڑھ تھا          کیا وہ ساتھ رقصہ کے باز          محل شہاسی ہین نرم طرح          لباس شکل ہین بیان جگریش          بندھی تھی لنگی اسکی مانہ</p>	<p>ہو اجران پوچھا باغبان سے          کیا بچندون نے عیان ہے          جواب دے سکو نہ قاصد دیا بھر          ہو اجرت ہین پوچھا کون کیا نام          ہونین سب شہسئی لنگا لنگا          یہ ہر پیشہ ہمیشہ ہم بھیرن آت          چلین لکڑ کے جب فی وہ باہم          ہزاروں قیل و شتر اسب و خر          پیادہ اجنبی پھرتا تھا در در          محل ہین چا پڑھ کیا تانسا          ہر ایک جلسہ تھا شتا و سہ          سپاہ و شاہ تھے کیاں مانہ          غرض بعد یک پڑھ کر شاہ</p>	<p>کہ کیا قانون ہے ہین ان کے          کہ ہر نادان تیرا گھر کہاں ہے          وہاں سے شہر کا رستہ لیا ہے          نہیں ہے بیان شہروں کی لوگ          سنح لائی زبان ہر ایک سہار          کہ جس سے ہو دل حاکم کا شاہ          عقبہ لے کر ہوا قاصد سید          بہتک دیو دیکھے کوہ سپر          نہ جاسکتا تھا در و آگ کے اندر          برہمن بھاٹ کا جس تھا با          خوشی سے دیکھتے تھے ملکہ باہم          ہوا قاصد مانہ حیران مضطر          چکا یا سر و یا اندہ منشاہ</p>
---	--	--	--

تصویر مقام جو کہ نارین تاک سے اپنی فوج اور  
 عیال و طفل کے روانہ ہونا لنگاکا واسطی میں ہے



<p>فرستادہ خط و کیر و خاوی          بدر کا حال سن کر چشم پر نیم          اٹھا مغل سے شہزادہ کا تیر          یہ کہ بندست او شاہ فی جاہ          ہوئی ناصح زن کلام مرید          کرو طیار سب لشکر ظفر کا          بحکم شہ ہوا طیار لشکر          بجے باجے چلی لنگا کو فرین          لڑ لڑیگا جاسے کر شوہر بے رگبر          کہا شوہر سے یہ ہم بھی چلیے          جو کی شوخ آنکلی باغ نظر          ہوئی ہمراہ شوہرہ زبان          زمین سے جب قدم شہزادہ اٹھا          جو تھے باجے وہاں کنتی لنگا          مچا یا شوہر جیتے بجا کر          لیا دلہن چون نام پر نام          غبار شکر کوئی تھا چٹ سٹ          رہی سوس لنگا اس جگہ پر          یہ تھا راز نہان پر پر رگبر          کہا سب گھسا آئی ہر گھسلا          قدم چھو کر کے یہ لو لڑ لڑ          وہ ہوم گنت قاصدا تھے</p>	<p>زبان جو ساتھ ملتس کی          پڑھا خط شاہ نے ہو کر کچھ          کہا بندست سے نہیں مان میں          بنو دشمن تم رکھاتے کہ آہ          نہ بجا بادشہ نادان وہ بند          ارادہ ہو سکا لنگا سفر کا          کر بند ہی سکے کرنے برابر          مثال سیل چھو لنگا فرج موج          نہو کی خیریت آخر جو ہر          سزا و سزا سے جا کر چلیے          ہوئی اس دم بختہ ہر شکر          خواہ صلیح رکیز ان لکے چلا          زمین آسمان چکر میں آیا          تو ستاروں چھ قیطر چار تھے          ہوئے بس ندر جی رسائی پر          کہ مشکل ہو کی بانچہ انجام          سیل تھا دلے نے گروہاں          مقام ہے کہا لہجہ شہزادہ          دلے کرنے نہ تھے ظاہر کسی پر          طرف دیکھ کے دیکھو ہر جاشو          زرا نیک ہے ہر شاہ راون          طالبان آئیہو پر جنگ          سار گھبرنے حال دیو خوشوار</p>	<p>فرستادہ سے دیکھا کچھ حال          پڑھا مضمون جو کچھ تھا تحریر          فرستادہ مگر طلبی کو آیا          لو رکھ سے تم ہو کر کے شاد          قلعہ سے شہ نکلا در پر آیا          مرا مولد مکان پر شہر لنگا          چلا لنگا ہر در و دریل اختر          سنا جب کچھ لشکر بندست          یہی بہتر زمین بھی تھا جاو          کر بی رشن جو شہزادہ میں          کہا جلد ہی چلو اب تیر ہمراہ          زرائیک ہوا اسوار رگبر          شہزادہ تھی افزون بر رگبر          بجے جس وقت باجے بادشاہی          ہجوم دیوتا اور در گہالی          زرائیک چلا نزل نزل          اجل کا سامنا کرنا چلا شاہ          لنگا یا نیک انداز کا احوال          لنگا کی سنی آواز طنبور          اٹھی کالی گھسا اور رگبر          حکومت شہزادہ کی پائی          یہاں سے بجے بیحد نور          لنگا کی بندس کے جو ابھی کوا</p>	<p>گذشتہ کتاب کی احوال          ہوئی تاسیے ستادہ کی تفریر          وہی یہ خط جو ہمراہ لایا          بلے بلان میں تاسی کا سامان          وہاں سے دیو زادوں کی ستیا          وہی ہر بخت گہر سے پد کا          ارانہ کا لنگا تاشا وہاں پر          یہ تھا فی انیچو لیں انہوں نے          محبت کا تیر با تیر باہن          رہیں مجھ تو تیر سے اس اس          خواہ صلیح تیر سے تیر سے          فرستادہ پد کو ساتھ لیکر          زبانی ہر بندس کی تفسیر          ہوئے ہر سمت نذر کے کھائی          ہو کر زبان کو گفت دل کائی          رہ لنگا میں ہر دم وہاں دل          خیال نیک بند سے تھا وہ گہرا          سنو گے اچھی گھیر کا حال          تھی گرو فوج رگبر فوج مقہور          سنو کسی یہ ہو آواز پر زور          یہاں آتا ہو لڑنے کو لڑائی          سنی جو اپنے آواز پر شور</p>
<p>زرائیک کی پل میر نے جناب          اٹھے پاکر اشارہ انجی کوا</p>	<p>کیا لنگا سے وہ فرستادہ          لکھن اور رام کے قدموں پر</p>	<p>لکھن اور رام کے قدموں پر          لکھن اور رام کے قدموں پر</p>	<p>لکھن اور رام کے قدموں پر          لکھن اور رام کے قدموں پر</p>

<p>کہا قاصد واقعہ اس کے ہو تو گر جہاں شمال عدنی الحال اچھے کو مار کر لنگا جرائی لکھن ررام کو لایا بجا کر لیا تیر و کمان سو قوت بدو پکر توڑا کمان تیر کی بار نیز روں تھکے دم میں سیدم تو پھر نے کو اسے سر اٹھایا وہ ٹوٹے تیر دست تیر سے چھپے شمن کے دل پر خار بن کر تو کر کشتی ہم کھٹک جو ہو تو داشت اس ظلم نے پیر</p>	<p>نرانتیک نے دیکھا ستون کو قد و قامت میں بڑھ کوہ شمال سمندر بھانڈا سکہ سیتا کی ہیتی تل سے اراون کا بند ہو نا راض تناسکے وہ لو ٹپ کر کے وہ ہو چکے نچو کو پڑا دیکھا یون نے جو ظلم کھڑی تیر بعد اسکو شوں یا کمان بازی تھی اسکی طفل بچا گل نشان تھے فلک سے پر بحوم دیوان تیر لہر گو ہو ہو ایتاد یہ سنکر دلاور</p>	<p>تو مارا ایک نعرہ پھر اسی ن شمال شیر غران ہو وہ فرین مہنومان نام نہ مشہور بند سجیوں کو ہ کو جڑے لکھا بلا شک سے لہین جملہ کر گیا یون کو کسے پھر اسدم نرانتیک گرا بیٹوں ہو کر مرا حب بھی نہ وہ سخت کافر کہ تیر وں میں چھپے بل پر اسدم ہو س خوش یون تھی تیر کی کہ ای بندیرا ہو جست طالب تو ہو معلوم محکوز و تیرا</p>	<p>ہو پھر پچا پاش کر کے مہنومان بتایہ کون بندر ہو قوی تن دیلا پیسہ کہ ای شاہ دلاور اسی نے کال ہم دیو مارا شکر کیریق سان پچیر گیا یہ چاہا لہین مارے تیر اسدم غصے سے جبکہ مارا دست پر ہو مارے بر سر سر کٹا تھا کر یہا تک تیر سر کر تھا ظلم جو انزوی ہو دیکھی ست یون یہ لو لہیش سے وہ دیو ناپاک سوی بندر جو سنگیش شمشیر</p>
---	--	---	--

قرینیکا کے دسوس کے فاصلے پر مہنومان جی کا پھونپنا اولنگا کا کٹے ہوئے جانا



انگو پیر تال سنگ مارا لپٹا حلقہ دم میں شکر نہ مورا گھٹے بندھے آسم اگر دلوں کے تنہا وہ دلاور میں کٹر لڑا ظالم لڑائی کے کشتہ نزاروں پر شیطا جو نہاست پونج آسن کلیر کسی کے ہاتھ میں تھا گھٹا ہوئے انگڑوں کی حکمت تال گر زبان ہو گیا جس وقت شکر لے تقدیر سے سب کچھ بندر نرا تیک اس کلمہ کو شکر سلج خیر جوئی ف سے یہ لکھا حال رکھنے غضب نزاروں سے ہوا دیووں کے کیر رہی تا شام جی سجا لڑائی بچے بلبے بڑھے سب کچھ بندر جو تھے دل سے بغض میں کھڑی سعد دیووں کو تھا فاکٹ گئے آرام کہ جس کعبہ آرام شہراؤں کو جو دیکھا جگر بند ہو کشتہ برادر پور جو کسا جا کر بھی دم قت پکار ہوئے ہر نزاروں پر شیطا زائیک کا بالو اور کینرا	فرحانی لکین م نہ مارا گرایا اسکو پھر رو زمین پر شکر کو کیا گھوٹا کتبہ بدیم ہوئے خوش و نوتا آسم فلک پر پونج نے بھی کی زور زانی وہ لڑنے لڑنے آیا سو میدان مدو کھ گیا انگڑ دلاور شکر لکیر جلا کوئی نہ پکار لڑے پھر رزم گاہیں پھر کلا ہوا غلیظ انیک بان پر شکر سیری کرو اسجا دلاور بڑھے آگے بھی آسم نساہر ہوا لشکر وہ سب خفی تیرے وہیں تیر سحر انگن کیا سر بہر کٹش گیا مانند شمشیر ظفر رکھا تھجی کے ہاتھ آئی پھر رو کر کے شیطا نہ کا شکر اجازت ہی پھر کو بہر آرام قدوم رام میں بتے ہیں بندر کیا سب لشکر اسی با آرام ہوا بس کچھ اسکو دلیخ بند کماراؤں رو رو جان کھو کروں ہر ویر اور کو کنتار غذا بندر پر گرا پڑا پیر بستان میں ہوئی خالی لائی	جو آسم اور بھی دشت سا وہیں پھر صبر سا گر جاد لاو پھر غصہ سے جھنکے جو شکر جکا بعد یک گھڑی وہ دیو غلاور خروشان ہوئے مہوینت لائی جہاں ہر رزم کہ زنجیر کی بھی عقب شکر کے سر تیرے بند مقابل جیٹے لشکر کے جاکر ہوئی کیا بارگی ایسی لڑائی کہا آسم کہا جاتے ہو پو جو اندری کر دیش تمہیں لڑے آسم لڑائی کھرا بہا ورام تیر خشم پاکر ہوا تار یک ن بیکار روشن دلاور ویر و جانب تھے پکار لکھی تھا کشتوں کی بیان پونج اور انگڑ کچھ و بندر گئے سب سے انگڑ پو پھر حشر سے بھاگ لڑا نرا تیک ہر ہو پناہ نکا کیا کٹش آسم پیر کے پیر کو دیکھ دل خستہ لستہ جو میں یں کچھ بندر شکل خیر ہوا ازاد عم سے شکر راون لی ہر ویری جیٹے مست	ہوا دنان غصہ کے تیرے تو کچھ دیو زادوں کے پکار سمندر میں ہو وہ غرق کر ہو پکار جوئے انجی کنوار کیا فوراً زمین لشکر کے اندر وہیں جگ پھل پر کی بھی مثال نیل جو تھج و شکر تواری فوج دشمن کی برابر کہ دشمن دمان پر بار کھائی نہیں ہو رزم یہ پخت پکار لے آویند کے کہ رام تھیں اندھوے سین عاجز خرو انجی پھر لڑیں سب پکار کیا پھر نور آیا چشم ہر تن شہر اور سنگ لڑنے تھے ہر گناہ شش کو ورم نہا پھر جھٹکا اگر کے رکھ کر قدم پر ملا دونوں نقد شوکتستان تمنا تھی قدوم رام حشر طرفانی سے تھے بس لکین کا کہا وہ بھی سیالابا ہر کے بہت لکین ی سخت جگر نے صبر دم ہوئے کتبے تیر ہوا تو تاشا باہم تن تو پایا عقل میں سکوت
--	--	--	---

<p>عظمیٰ کے کان میں چاہیایا ہوئی خوش دیکھ کے خوشی جہان دوری تھی شاہ راہ کہا او شاہ سن گیری کفار بہر تقدیر ملک مال لڑکے کر و لکھنا نے ل سے زامون کر و بردان پا او شاہ شاہی</p>	<p>محبت کر سبھی قصہ سنایا دیا حکم اسکو بہر ترحات ہوا اگر خوشی سے جلوہ انگن کہ بیدار شاہ سترین ہو تو سیار بچا و سلف کو تدبیر کر کے کر و خست سیاحی کبھی بد بویش و گر نہ ہو وگی آخر تباہی لے دو دوری لہا رہو کر</p>	<p>تواضع اسکی از بس کی خاطر شہ لنکا ہوا جنت خوش کام زین دوری اسوقت آئی وہی انا ہو اور دنیا میں قتل جہالت کو نہ ساقی تو میں کام نرا نیک لے سہراہ آدم نہ آئے خوش سے یہ کلمہ بند وہ خفتہ بخت سے سوئی واپا</p>	<p>حق خوشد امنی دل سے لو اکر اجازت دی سپر کو برام قدم چھو کر بیت کی جہ سانی کہ مطلب نہ ہو کہ اپنے غل کہ ہو باخیر تب آخر کو انجام لو تم رام اور کچھ سے بچیم ہوا اس عظمیٰ وہ تہو نہ</p>
---	--	--	---

ہوئی جو جنگ و م دو ہرے روز  
نرا نیک ہوا غم سے جگر سوز

<p>ہوا خورشید رخ جسد نمود دایرون نے حکم رام چندر</p>	<p>عروشن ہوئی پردہ میں کیا ہر یکایف سے گھیرا قلندر</p>	<p>ہوئے بیدار رکھو اور چمن سنا جسد نرا نیک نے چال</p>	<p>سبھی سدم ہو تیار چمن نکل آ یا قلم سے ہو کے بے حال</p>
--	--	---	--





سبھی شیطان لنگا کے لباس دیا نہ کہ وہ تن ہر بار میں تھا دور و جنگ تھی اس دم نہ بڑھا کر دم لپٹے دیو ناک لڑے یا شک نہ بس دوشو نہ کمان تیروان اسنے کیے سر سیر کھیر کی بیدل ہوئی تن انگ میں لپٹے دیو باک پھر آیا جس گھڑی انگ دلاہ پستار کے مار تیر جہدم وہ نیز و چین کر دیو سنگ لکھنچے اسیدم زنگہ کیے کشہ نہ زاروں یونخوا بھروسے فتح کی ہر دوشک کیے بیت و پاوار کا لی فلک دیو تو نسنے تماشا ہوئے جب بہر لڑے لڑائی فلک جا کے برسانے گاتر بنا ہو تو عدو گر دیو شجر زائیک نے جھلا جلا گر اغش کھانے جب نہ ہو ہوا بیدار پھر اسوقت لشکر شہ خزان کے چاہیہ جا رہا جو پھینکا اسکو جو طرف کھا کر اٹھایا تن پسر کو اسے رو کر	ملح اور مور کے مانند آئے کمان و تیر نہ ناوک فلک تھا ہوا سوچا و لیکن رام لشکر غضب سے انکو پھینکا ہر خاک فلک دیو تاہو تھے خرسند ہوئے زخمی نہ زاروں کچھ بند مدد چاہی لکھنچے رام شہ آڑا غصہ میں انکو لیکے انگ ہوا ہر نرم اس کے یک سنگ کر اوہ زخم کھا کر کے ہدم کیا پھر لڑے لڑے اس جا پر تو اسے دیو صدم اس بکیر قیامت تھی گویا اسد پکار ہوئے غٹ پٹ سے بھی پیکر برائے شجر کے جھونکی لکھنچے لگایا تھقہ و کیا تماشا دل شیطان میں شہشت تیر خیر بھی برسانے بہر مجھے بھی تجھے ہو کین برادر شہ خزان وہ بھلا بھلا دوبار اسکو پھینکا اٹھا کر بڑھا دیا جھون کی طرح کہ مرنے کا نہیں ہر گز سنگار کر اوہ پیش شہ لنگا کے جا کر جو دیکھی جان گیا یا تیر لنگا کے	ورنگا کے ہر سو چار سو پر غضب کی وہاں پریش تیر نظر اسے گریزاں کچھ بند سباز یک طرف تار کا فرزند کہ اسنے میں شہ عفت اچھا کوئی حیرت زدہ کتا تھا بند وزیر شاہ بہا بلیمان پر گیا خورشید کے نزدیک لیکر سینہ شیطان کا سزا تھا کر انگ دمان جہدم میں پر خبر گہرے اسوقت سنگ اوہ انگ کو جہدم پیش آیا کے ہر ہاتھ جہدم شجر کے پوٹ اور انگ ہر دوشال بہت پھر نشا جہدم جدا کر مچائی بند روئے جہدم میں ہوا اسدم ترانیک غضب خوشان ہو کے یہ بول سنگ شہ خزان اس کا سنگ لیا وہ چھین نیزہ شہ سنگ بہت تیر کی ہو جا ہیجان لڑے نہیں یہاں تک پھینکا لگائے مشت اسنے لم کھو کہ اوہ سنگ پیش راون نہر لکھنچے نہ پر خوجکان تھا	پسروں چرھا لشکر کو لیکر ہوئی اسوقت فوج رام و لکھ سہوان کوچ کر ہوئے لکھ دگر جانب ہار زنگہ سی سند در میں یوزادو کے وہ ہو چکا دیکھا تھا کوئی ہو کر کے مضطر بصد کینہ لڑا انگ سے اگر ہوئے سب یو اسد غم کھلے جو اندری میں ہر شہا تھا وہیں لڑے پوٹ ہوئے لکھنچے جہدم دیو نہ جا کر قدم نہام کو لیکر بڑھایا لڑے سب بند نہیں شجر کے لڑے نہیں لڑائی ہو کر لیکر جو پھینکا وہ گرس لنگا میں کر بہت تیر ہوئے جہدم میں ہوا عازم زمین سے انگ کہ تھا جھوٹ پیش راہ بند کیا حاکم شہا شہ لگایا سینہ شیطان کھلے لڑے زہر ہا کھشت شیطان کہ کھل گیا اور پھر خون پکر کر پھر آیا جیہ وہ خو اٹھا سند سے شہ ہر جا لنگا شہر لکھنچے عیان تھا
--	---	--	--



<p>ہوئی فوج زرافتیک کے یزان سپاہ رام تھی بریک نکوزاد جناب ام اور چمن برادر دو بار جب گیاراون خبر</p>	<p>سک لنگا کے ہو کر پشیمان لگا لطف رکھ کر تھی دلشاد خوشی سے رونی افزا تھے نہ تھا کچھ ہوش اس دم تک کہ</p>	<p>ظفر پاک پھر اجیا لشکر رام کئے سب تھے چمن خن تھیں پوش اور وہ تارا کا فرزند محل میں سکے یہ دوا پر عمر</p>	<p>مراد دل سے تھا ہر دن خوش کام سے لگا پونست تھو دلاور سے خدمت میں گھر کے تھو ہوئے نالا لہند فریاد پر عمر</p>
<p>لنگا ہو جب تک سچ کا جوا حوال</p>	<p>لنگا کر دل سنو یہاں حسین قال</p>	<p>لنگا کر دل سنو یہاں حسین قال</p>	<p>لنگا کر دل سنو یہاں حسین قال</p>
<p>آٹھ یا تھیں تیرہ سحر کا یکایک بھل کر کے زخم زدہ لگا آٹھیا وہ ہر سانسے شکر گیا تب کیسری بند فلک بزارون بر سحری کو کیا میند و گنبد و سر کو سردا تہا یا جب منو نگر کو تو ناچار چڑھا لنگا کے گنبد پر کس تلی اسکے چڑے بوشطان انھیں لاد کوئی شیطان بھل کر شاہ لکھتہ دیوان پر تین برہمن وہ لیے گھسار ستون کھین لنگورہ زر مچا بل چل بلای لنگا زن عفت کے مارا جو دم سنگریہ اسیدم ابن اون کہن بیجا بد ذات بند زن لوان کو چھڑا ہر اسیدم زرافتیک تھ اسیدم زخم کھا کر کڑے شہر وں کے بندوں</p>	<p>تھیں تیرہ سے چھینا اپنا لنگا ہوا لبش سر گین پشیم وہ لنگا تیر کا ہر تیغ و خنجر نہ پایا آسنے جادو گر نشا جہاں تھے لکھن اور رام چند دوبد کیسری اور انجی کنوار ارادہ کر کے لنگا بہ سکار براک کا تب سے پھر اسکا لکھیا زنج اون میں شوتا لان وہ رہے تین سہ سردا لشکر چلا صد لک مع سردا لشکر براک بندر نے تہا پنا کیا بلندی پر براک پھٹے تھ بلین صر سے جیسے گرگ شہار براک حلا رہی تھی دروغم گیا لنگا کے اندر دیون تھ چھپے مجھے لڑے اگر سنان جیل کندہ کیے ہو کر کے بھم بحالت غش جو اعطایون کھایا شوق برجا سبھو</p>	<p>جگا شاہ شکر ابن راون سحر بھل کر کیا اسدم تاشا بہت بند ہو مجھ وچ مثال برن تھا تیر و تھن جو بڑول تھے وہ بھلے تھو بریکار برسد میدان کا لیے تھو تھن نخل سنگ کر اسے اس جیسے سنگ شد لنگا نے سب طمان کر چو پھیکا کوئی اسکا م سے چرھے جا کر قلعہ چھین تکسہ سر کیے رو جفا سے کیے پال جب شیطان و شجر مچا بل چل جو لشکر میں بند مچا تھا شور و غل ایسا دیا جو نعرہ زن ہوا اسوقت بخت مقابل ہو وہی کر میدان گرا کر کہہ رکھ کو تو رڈالا ہوئی طوفان سے جگات مانی ظفر پائی ہوئے دلشاد بند</p>	<p>خود سے جو کھتا ہجو ہم چھپا جا کر فلک شلے تھا لنگا اگر یکایک تیرن میں بنایا تھا اسی جادو کا کرن چھپا ہر آدھر ہو کر شہ اڑے لنگا تک ہج ہج مثال شیر زفران برک شہر بھی ماہیت تھو کہا نا کہد سے اکو سنار مرا دشمن ہی ہو گا نشا ہوئے خوش بندوں کو بچا اسدم نہ تھائی قضا ہوئے بہت پالا کھون کئے اندر قلعہ طالع سکندر یہ بہشت تھی گر گردون زبان پر تھے ستم سے کلید اگر دعویٰ ہی مردی کا پہلو ان ویر برک شطان رہی وہ پیکل سن لرائی ایسا ہر نام ناسے اس حکم پر</p>

وہاں سے کر کے شیطانوں کو سنجر بیکم رام لشکر ہو کے دشاو	پھر شمس تن ہوئے باؤن گھیر ہوا خیموں میں اپنے آپ آباد لشب نگہ دلا اور ہنومان	بھری پا کر طفر جیج بند لکھن اور رام جی ہر دم خوش کرین تھے رام کی خدمت کر	گئے مسیحان لشکر کے لشکر شاگو شکی بکار عام شکر
چہارم جنگ ابن شاہ لنگا	تپشیا شیو کی کر دیتی تھی ڈنگا	چلا خورشید جب نرہ اٹھا کر یہ غوریت ہمہ چڑھ کر تھک پر پرتھو و خنجر سے ستمگار سیہ و سخی زمین سے آسمان جو پانی لشکر شیطان کی آ شجر اور کوہ کو جڑ سے کھڑا کھڑے تھی رکھے تھوڑے نزول میں میں تھی کچھ حال	تو بجا کا لشکر منہ چھا کر چلا باجے بجا شاہ ستمگر ہوئے گمراہ کے ہمہ ہیکار انڈھیر ہو گیا لشکر کے اندر ہوئی بندر بھی طیار چھپ شعیطان علیہ و پر جا کے مارا نہ تھی مابین تھے لازبان شکایت تھی مان دم بھی نچلا
رہی یگانہ میں فی شب گذل ارایہیل تو سن بر د لیرا رہیں تھیں یوں گئے وہ آسمان جو تھی تدبیر خیر کی کی ہا دغل بازی شکر کی جو پانی سیہ ل کام لے اُسکے پر عجب پو یو صین سیل مان چھا شال شیر نر غزان تھا سذر	جگا راوین ہر ہو کر کے مضطر پیادہ اور بھی اسوہ شیطان پرندہ بھی ہمارے سر پہ چھاپ تو پاسے جا گئے تھیں پچھند وہیں غصہ سے کی دندان کی پڑا ہل چھی لک کے اندر سیہ قامت قیامت کا نشان تھا دم اپنی کو کیا سیہ ہاڑھا کر		

## تصویر مقام جنگ چہارم



<p>دُم لنگور کیا نوک سنان تھی سیر و سب چڑھے دُم کرکائی تیر لزل لشکر شیطان میں آیا اندھیری ات میں تھے دیو کا اندھیرے میں تھے اندھیرے کمان سے تیر کو اُس دم کیا سر ہو خوش پھر تیر میں اندھیرے بدندان تیر تھے جو ریچھ بندر تیر اور تیر خوش تیر تیر جو چھینکا ایک لنگور کو اٹھا کر چلے اور دو کو رات تھے دیو گئی شب بھر شہر خاور ہوا تیر اٹھ گئے دیکھی فوج ریچھ وہاں تیر اور خوش چلائے نیر اور دن تھے نفس میں ریچھ بندر نیر اور دن تھے نفس میں ریچھ بندر ادھر جا کر وہ لنگور انجی کوا رہی وہ لنگور کیسی لڑائی وہی وقت آگیا کیا اُس دم لکھنوی رام کے ہو کر دیو ہو سب خوش ہوئے باکلم گھر ادھر شہر یوں کو ہوش آیا پون مال سے سب ریچھ بندر کہا لنگور نے اُس دم اُس دن چلے نسا د لنگور اُس دن</p>	<p>بجنگ عفریت وہاں کشتی تھی یہی ہو زبان آسمانی وہاں پر بندروں نے غل جھاپا سلاح جنگ یوں تھے چھوڑے تو موقع باگئے عفریت نشتر فلک پر تھا گو یا خوش شہر سوں کی بارگی دیو دن تھے گئے کی بارگی لشکر کی اند لیے سب چھینے لگاؤں کے پوئے بھان سب گر کر زمین گنا میدان میں کشتی کو دیو لیا دم بھر دم نہ رہ چلا ہوا بس غم سے لڑیں حال ہوئے غش و برد لنگور ارہ میں تھے ریچھ بندر شاگوئی زبان پر دم تھی سنگر سے ہوئے لنگور کہ تاثیر فسون گئے دکھائی ہو خوش ام دیو کیا اندر سے خاموش تھے خود لنگور چھوڑے کو گئے لنگور فلس کو لنگور کو چھوڑا لنگور دیو دن تھے لنگور لنگور رام سے اُس دن میان ہ لنگور شیطان</p>	<p>لکھنوی دم کی صفت لنگور طمانچہ جب لنگور ازل کا ہوا طمانچہ کشتی میں جب ہوئے سب و شیطان جلا جو دیکھا رام نے اندھیرے جو دیکھی وشنی ناوکہ میں ان غرض شیطان عفریت میں لڑا سیہ دیو پر ہو کر عفریت ہو خوش تیر پون دم کو چھوڑا کرو مثل توڑے سر سے وہ تھے ہمراہ لنگور خدا کے ام نے وقت ہوگا لیا ہمراہ لشکر دیو شیطان لنگور نے ہنگام کے جلا شہر لنگور دیکھے ریچھ بندر لنگور تھے وہاں ریچھ بندر اسے بردان تھا برہما کا پون مال سب لنگور کا دیو دن تھے لنگور رام نے تب چھوڑے بیک ہو کر قلب پر پون مال تھے پاس کہ گئے نشتر پس شیطان اظلم چلو جلدی ہویت رام پر چھوڑا اپنے تن و لنگور</p>	<p>نیر سے ہو رہی آسمان تک گرہم سے کہ دھوکا تھا چھوڑا کمان تیر اور خوش چھوڑا تو کام آیا وہاں پر ام لشکر اندھیرے میں عجیب مشہور ہے سبھی تھے ریچھ بندر دیکھ کر کیسے بھان بھرت کوہ و اشجار برکت سے لنگور کا لنگور اسیر طلقہ دم کر کے لشکر سمندر میں چھوڑا لنگور مرسا جو بندروں سے جنگ کر کے لیا اگر کے گھر کش میں ناگاہ براسے جنگ لنگور بندر پھنسا لنگور ام لنگور قص میں میں سب دیہ تر کہ باز و قوی سر تھے لنگور گرہم ہوش ہو دیو دن لنگور لنگور دیو دن تھے لنگور لنگور سب لنگور عدو ہوئے گی حال طلقہ چھوڑا اُس دم مخالف جنگیں چھوڑا دن ان تھے جو کہ رہا باقی وہ دن یکہ پر لنگور نے کہا بہتر ہو بہتر لنگور تو لنگور لنگور</p>
--	--	--	--

گر وہ دیوتا نا خوش ہو سب ہوے غصہ کیا ہے تیر کر سر لکھن پر کر ہزاروں تیر کو سر نہ آئی ضرب اُسدم کچھ لکھن لگا دہ تیر سحری حب جگر پر بنائے سحر سے سب سچو بندر ہوے بیزار بندر کچھ کیسا بار کسی اُسکو بچا نا اُسدم جو یاد آید اہل ارون کا احوال لکھن نے تیر سحر اقلن چلا یا طالب اُسدم کیے جانوں اور خیر لکھن کے ساتھ حب سب آیا لکھن جی کو محبت سے بچھایا کہا لکھن نے کچھ سے کہ بھائی لکھن نے سحری تو لین اُسدم جو سحر سے شیو کو اپنا بھکت جانو مناسب ہو کر سب بڑا تھوچی کے زبان لکھن سے شید کا وصف نکر انھیں باتوں میں گئی ری دو بہت دعا ویکہ کمار کچھ سے پیہم پسراون کو وہ مار سے بہ پیار وہ ہی سحر بھکت میں افسوس کہ دھور اگر کے پت پر پھونک جس کے مناجا دہی کھنی کنوار رہی کچھ دیر تک انتظار ہی	لکھن نے لی اجازت اُسدم سے کیسے بھان ہزاروں یو سپر اکھار اکوہ کو جڑ سے پڑ کر مخالف دگئے لیکن دل کر گرے بیوش لکھن کے مضطر فنون گر کا سحری سحری تھا لشکر سحر سے تھا سنگر کو سرور کار کہ شیطانی بلا ہوتی نہ ہمار پوٹ ہو گئے افسوس بھائی سحر کار سب اُسدم سے سٹایا کہ عازم تھا بھگت شاہ رگھیر قدم رکھ پر سر کو جھکایا پوٹ اور انگ کو بلا یا پسراون کے میں شوچی سہائی وے خوش نام تھے وصف ظلم ولی الفت سے اسکان مانو رہو بھکت میں تم ساتھ جی کے ہوے شفیق تر خندل شیر تو آئے دیو رکھ اُسدم نکو دت کہ بر حجاج کا ہے پیغام اُسدم کیا بران یہ برجا کا اظہار غنا شب اسکو لاوی نہ ہو چلا لے آؤ جا کے دوحہ علی تھیل کہ آوے رات ہی میں نیک دت پیشیا دیکھ اُسدم دھرم دت	برائے جنگ لکھن جی شتابان جو دیکھا حال پر شکر کا اثر گر اُسے جب لکھن جی پرست یو غصہ میں اُسدم ابرج اون وہاں پر کام آئے سچو بندر وہاں سے جیٹا باہم وہ لشکر سحر سے بنگا شکل بھیجی لکھن لکھن جی ہم چلے دیکھا کہ اتر اوسے وہاں لکھن جی پرست معاہد میں گیا ارون کا بیٹا ہوئی جیٹا تم تب مول سے لشکر تلف نام سے پھر شکر رام نیل نل سہ بندر بھیجی لکھن سہنیں بھو لکھن جی پرست کہا رکھنے کر کے لطف سب پر ملیں اسکو دیا تھو چار پرست نیل و نیل بھیجی شہ خزان سچھ لکھن جی پرست ایک تن سن لکھن جی پرست ایک تن سن رہے شب ہوئے ایک مہر نور جو پت نام دھور اگر پرست یہ لکھن دیو رکھ کو سرور کار وہ ہی پرست میں شفیق ہر دم بھکر نام فوراً کھنی کنوار کھلی جیٹا لکھن جی پرست	چلے لکھن دھرم شکر شکر چلا لکھن شتابان میں وہ سر جیل سے کو شیطا فون فون سحری بھکر ہوا وہ ناوک فلن کہ تھیں سب غم میں لکھن جی پرست سچھ جی پرست نے کھانی بھکر فون سے طاق تھا وہاں ارون ہوا جو دھرم سے شیطا فون کہ بھولے دیو شیطا فون پرست میں ہوا مشغول دھور پھر خوش ہوئے لکھن رام کیا پائی اجازت ہر آرام شہ خزان بھی تھے افسوس نظر پتا ہوا وہ سہنیں جی پرست کہ ہم اوس جی پرست کھانی بھکر فتح راحت دکر اولاد اوس شہ سہنیں دانگ اور ہنوں رہے سحر بھکت میں جان اور تھیا اوس دھور کو کہ یہ لکھن اگر اوسے یہاں سکر کو کا پور تھیا اوس سکر کو کا پور پوٹ سے کہ لکھن جی پرست سوا اس کے سہنیں دھور وہ ہونے کو چلا گیا دھور لکھن نام کیسے ہر دھور
--	---	---	---

زبان فی رام کا پیغام دیکر ملا کر سپر سے شاہ بندر غرض ہر ایک سے کہ کے ملاقات نشہ خاوری ہو اید از جن م بحکم ایام سب ان میں جا کر کر ورن دیو شے جنگی دلاو پچھپا جادو سے پہونچا چیں کیا ظاہر نہ پنا اپنا احوال اضالت پر نہ جا اپنے سنگ جناہ شاہ رگھر کا وہ دشمن شرف حاصل تو کر گھر سے ناوان بنایا غلو گور بجائی سمجھ کر کہا اے تے جیاسے شرم میں	خوشی ہو کر چلے آئے بگھر ہوا خوش سہا ف کر کے جرم کچھ ہر جنگ پہونچا ان ہوئے پویش سب اسرار انجمن ہوئے آمادہ پیکار ایک کرماندہ سے مسلح سب سنگ وہ وہ بل تھی تھام کھینچا محبت سے ہوئے میں خوش کہ جاہل قوم یہ دیوان اختر بر سے دن کا ہر وہ خوابان کہ انکو درو او دشمن سے کیا سمجھ ورن قضا ہر شے سر پر کہ مارا بال تو اسکا ہی ممنون	بہت خاطر سے گھبر بٹھایا ملا انکد برادر کو وہ دل شاد مواوہ بل سے لڑ کر خون صبر جم جب ہوئے بیدار بھر نرا نیتنگ ہوا اس سے طیار نرا نیتنگ ہوا او سوخت غار کیا وہ بل نے استقبال سہم کہا وہ بل سفید راون پر تر اظالم پر ہی عقل سے پاک مجھے افسوس ہی ہو کر کے حال بنا دشمن اگر گھیر کا تو نہ نہ بھائی ابن دن کو گرفتار نہا استقبال تا بعد ارا سکا	جو کچھ تھا حال وہ سب کھسنایا کہ تھا وہ بل نگو طہیت نکوڑا خوشی سے ساتھ میں گنت رات ہوئے پائوس جنگی دلاو جلا اید ہر نشہ بندہ پیکار کہ تھا او سکون جادو عجیب نرا نیتنگ ملا خوش ہو کے باہم نکا لٹ نہادی کو جیسے کہ کار بد سے ہے ہر وقت میں ہوا اغوا و شیطانی سے جاہل نیچہ بد کا بد سے اخترش کو ہوا ہر غصہ سے وہ سنگار عدو جو تھا نابہر و اسکا
---	---	--	---

تصویر جنگ پنجم ابن راون



<p>سے رسم جاہلان اقوام بند چلا کر یہ جانب ام چھمن سنا یہ تخت لکھنیا وہ سپاہ رام نے سنگ شجر سے لکے ہر چند وہ غفر سنا ہے شہ پہنچو نہ خراسان سے بولا شہ ترسان یہ بولے کہ کچھ شہ پہنچو نہ خوش شکلی کیا لکے جاکر فلک پر پہنچو جو پھینکا اسکو وہ پیش ترین اوسیدم دیو اسب جرج ہے چلا وہ مل جائیہ ام چندر خیالیہ ام کے لطف و کرم سے کہا سیکر سے تباہ خبر کو بہت توفیق کر لکھنیا ہوے خوش نام وہ مل گیا محبت میں تمھارے دل کا گون دیہا کو خوشی سے تخت اور تاج جو جیادھیلا شکر اور اومان گیا ہر دان بادہ مل نکو نام</p>	<p>نہ یہ رسم حضرت دلاور پیدا و تم مرنے ہل نہ وہ معالجہ کیا کر زور اوریل بہت سرش کیے کشتہ تر سے اجل نہ کر دے آخر کتاب خوشی سے پیش اس کے کو کچھ دعا گوئے سنی وہ مل سے ہو اسکر میل ٹکین نکو نام لکا لا غم سے شیطان خودی جو تو ملکی جان قالیگ دہن یہ ہوئے خوشدل ہاں پرین خوشی دل سے وہ پہنچا لکھنیا رہا لشکر ہوا رنج و الم سے رکھو اس شہ لنگا کے سر کو کہ وہ ہاں تک طہیت ہو نکو نام وہی مانگو جو ہو دل کا مطلب نہ جھوٹے پادیر دان پاؤں کر دم شہر ہوا مل میں راج وہی سیوک ہی میرا جی جان شہی میں تمھارے دل کے نام</p>	<p>ہمارے خاندان کا دست ہر دو سنگرے کہا بد ذات بند آپ کے دلون ہم ہم نگر لڑائی کیا ہونی اس دم تھی مطابق قول ہر ما کے بھتیج ہم کد تک سبکی جنگ بیا وہی وقت آگیا نر دیکھ ستم اور اکیا بارگی وہ مل لکھنیا نہانی کام اس کے کوئی تیر یوقت جان کنی بولا ہری لہا سر کاٹ وہ مل سے اوجی مل دلتا جیہ مل نکو نام دیاجنہ رین بدخواہ کا سنا سکر لکھنیا جیہ کمر سری رکھنے جھانے سے لکھنیا کہا وہ مل سے اس دم جو کر چھا کہا رکھنے اسے نیک بناد سمر سنگر او مان کو میں لہا صندل کو رکھنے وہ مل لکھنیا رام تھے خوشدل ہر</p>	<p>نہ نہیں کجا طینم سے پوت سنبین ہر خوف ہر تر و تاج او وہ لکھنیا لنگا لکھنیا بیا تھی اس گھری نہیں قیا نہا لکھنیا وہ عقیقہ تون کا نہا لکھنیا وہ لکھنیا کب بیکار مر گیا دیو اب با ضرب پیہم وہ پہنچا لکھنیا لکھنیا فدا سپر چرخ ہی ہو کر لکھنیا ملاحت مکان دیو سنگر نہا لکھنیا لکھنیا لکھنیا لطف کوئی سے اس دم لکھنیا ہوئے خوشدل ام مطاعت میں کھا دیو کا لطف کر کے پاس نہ بجا یا نظر کر پاکی ہو قیست اسے دیباہر دان جس سے دل ہو منہر ہو تھی قنوں جان تاک وہ مل سے لکھنیا چھمن یہ مل افشان دیو تھو وہ بھکر</p>
<p>خوش قسمت کہ زوجہ ابن وہ سر</p>	<p>زبانی راویوں کے جو سنائی</p>	<p>چلین رکھنے سے سر شوہر کا لیکر</p>	<p>اسی سے مختصر میں نے چاہی</p>
<p>نہ بد سر کو جیہ نہ لکھنیا جگرت کھینچتا تھا آہ دم مرد فغان شور کر و رو کے مرن</p>	<p>گر جا کر وہ پیش شاہ لنگا پلیا او میں تھا سکر بزد لکھنیا نام اس نہ سمر تین</p>	<p>زبان کا کہہ کر وہ فریاد کرتی زبان کا کہہ کر وہ فریاد کرتی</p>	<p>بکالت غش کر کر و زمین بہاں وہ لکھنیا لکھنیا سجھو کوئی امان لکھنیا</p>

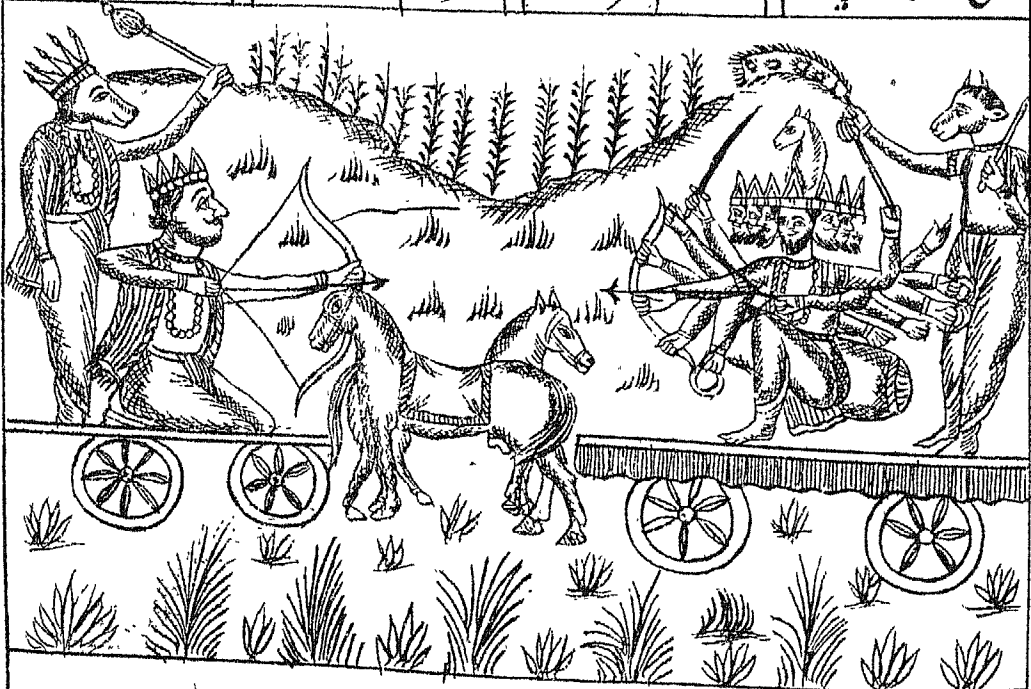
کہ ہر مہینہ میں دانا خر پسند تو اس خاطر سے اپنے رنج کر دو کہا لازم ہو اس دم یاد گاری میں جاؤں پاس گھیر کے اپنی خیر سن پاس پہنچی اس کی گئی ارباب میں چلی جاتی تھیں ان تو روکا جانکر مضطر دلوں کو نکالنے کو کیا اس دم اشارا رہیں محروم کیوں درشن سہم یہ سب غماض بہر امتحان تھا کہا کیوں کر لپٹ محروم جاویں وہ بولیں عین سے اس وقت سب وہ سیوری باگھی یہ جگت ہر سخن شیریں سے ہر کر لپٹ وہی درشن ہو دلشاد گھیر فرما میں انکی تھی ہر دم زبان	نکر مرنے کی ابتو جانفشانی شعور کو لار گھر سے اول کہا یہ بندت نے شاد ہو کر اجازت پا کے خوشد امن سے ہوئی ہر وہ اجازت اس کے لیکر نساخ جان گھیر اندر نہ سنا احوال ان ہائے نکو زاد علحدہ انکو نکر سے نکال دیا ہو می پیام پر گھر سے دل شاد کیا انکار یہ درشن نہ پاویں یہی کہ گھنٹن لشکر کے اندر ہمیں ش میں اس میں چو تھانی یہی ہوا تھا گھر جا رہی ہو میں بیدل گرین تیار ہو کر قدم پر جا گرین دونوں زان کہا مانگو جو ہو کو دل کا مطلب	کہ ہر مہینہ میں دانا خر پسند تو اس خاطر سے اپنے رنج کر دو کہا لازم ہو اس دم یاد گاری میں جاؤں پاس گھیر کے اپنی خیر سن پاس پہنچی اس کی گئی ارباب میں چلی جاتی تھیں ان تو روکا جانکر مضطر دلوں کو نکالنے کو کیا اس دم اشارا رہیں محروم کیوں درشن سہم یہ سب غماض بہر امتحان تھا کہا کیوں کر لپٹ محروم جاویں وہ بولیں عین سے اس وقت سب وہ سیوری باگھی یہ جگت ہر سخن شیریں سے ہر کر لپٹ وہی درشن ہو دلشاد گھیر فرما میں انکی تھی ہر دم زبان	کہ ہر مہینہ میں دانا خر پسند تو اس خاطر سے اپنے رنج کر دو کہا لازم ہو اس دم یاد گاری میں جاؤں پاس گھیر کے اپنی خیر سن پاس پہنچی اس کی گئی ارباب میں چلی جاتی تھیں ان تو روکا جانکر مضطر دلوں کو نکالنے کو کیا اس دم اشارا رہیں محروم کیوں درشن سہم یہ سب غماض بہر امتحان تھا کہا کیوں کر لپٹ محروم جاویں وہ بولیں عین سے اس وقت سب وہ سیوری باگھی یہ جگت ہر سخن شیریں سے ہر کر لپٹ وہی درشن ہو دلشاد گھیر فرما میں انکی تھی ہر دم زبان
---	---	---	---

تصویر سستی ہونا سولہ راینوں کا جلاؤ مارنیک مہربان حکم راجہ اچندر لنگا مین





نمنا دل بر آئے پاکے در سن یہ سنکر حکم انگہ کو دیاب بھیم بھگت کے کہا جسک دور سمجھوں اُس جگہ جا کر رہا بہم وہ چار دھوڑیں لکھا جو تھیں پاک ناکہ نہ تھے خیر گھیر کو پونچھ یہ لکھا جو تھیں زوجہ وہ فرزند زیند و درمی و اس کے ہمراہ جو دیکھا خمر نوشہ امون گلیں غرض سب فی رگہ سر کے فلک کی شعبہ ہا زعیان پری چو کہ دل نکل تھا اٹکا محل سے جب و پر وہ آیا	سے شوہر کا سراب پاچھن کیا ظاہر لوٹ سے بھی طلب جلاؤ تم خوشی سے لے کر دکڑتیں ہوئیں جان مضطر چتا پر بندت اور چتر کیا ہوئیں اسے سب پرین سے کہ آیا شاہ لنگا بہر بیکار دیا انجام سب نگو تبا کر ہوئیں غم سے نہایت مضطر تو سمجھا بسجھوں دیکے لکیر سینا کی داستان کہ سنائی یہی نیامیں سد بیکان ریشان خواب کیا جنگ سے یا جنگ ام سر اٹھایا	دیا خوش ہو کے سر گھیرنے کہ صندل جا کے تم لنگا سے لگاؤ لب فلزم گئے سب لکیر چلیں الغرض فراد کر کے ہوئیں وہ چار وہ کو کچھ شہ لنگا گبا سن حال پر غم کمد بھجا بھجیا کج بلایا اُسیدم ہو پھر رخصت ہو لشہر و فغان فراد کرتین جو تھی شوہر کی انت جان تھی کروں تجھ پر لڑائی لڑائی فلک لکھ حال جنگ ام و راو اٹھایا تیرے کہ سبک غم سے شراب غم سے تھا مخمور ان	کہا سنے ملے ہریم سین رجو سر بندست کو جا جلاؤ سلوچن کا چاہتا جنگ سے ہر یک پہنہ منگے یاد کر کے لین وہ شانزدہ ہریم سے مع لشکر ہوا شہموت پر غم جو بھجا پیغام رگہ کاسایا دھین ہو چھا جہان راہم وہان ہزار ہو کر یاد کرتین چلیں سر کی سہرہ اس جان سے کیس جنت میں کہ یا یہ ہے سید ان ہ آیا دیورن نہ تھا چین کے لگو اس تم سلاح جنگ کے زیبا بہر تن
---	--	--	---





<p>کرو پیکاراں بس سے رن میں نہ فرصت پھر غد کو اکیدم خروشان پہلوان سے سو میدا شگون بد ہوا اسدم منوار لکھن رام سے پیکار چاہی چلی ریامین جیسے موج و موج وہاں ہر ایک تھا سردار ملین بنایا وہو کوسہ دار ملین برے جنگ ادا کے چلبے ظفر اگر سوئی پوس بیہم سلج باسان نہ زنجیر تھے افزون و کین کیسے ہر زمین و خون ہو گئی تر بدن رزخم کھاتے تھے دلا پڑے غالب مخالف رام دھڑ بجھی میدان میں آگن تیر نشانہ ہو گئے تیر قضا سے نہ تھا جز آغیہ آب اسجا کے کفار اسدم سوے لنگا کیا آرام شب بھر کے غم یہ صبر ہے کہ دلیں لنگا</p>	<p>ہر اک تیغ نڈھ کر تیار تین کروہ جنگ ثابت قدم قطار شتر اور زنجیر فلان شہ لنگا جلا حب ہر یکا خروشان نہیں ہو با شان تہ ہوئی اسدم بھی رات تہ بند و سر پر رر کھراج باو دیر ان نیم راج و نیم ورسن سو کشا دہت رام لکھن تب ہوئے رام لکھن سوار اسدم پوٹ اور انکد شاہ بندر برہنہ تیغ جاتے تھے دلا ہوئے جسد مقابل ہر و کسی تیغ و زنجیر کا نہ تھا ڈر شمال عدفرہ زنجیراں کمان برسے کی بارش تیر کمان امین شیطاں غاسے ہر اک درد دلا و تشنہ لب ادھر لشکر پیر شاہ اووہ کا ہوئے تیر رستی سے وہ بخطار زار کفار ان لنگا</p>	<p>کما طیار ہو جلدی سے لشکر اووہ قبضہ میں ہو ام لکھن سو میداں ہو جا حملہ آور ہوئے آمادہ پیکار یکسر نہر میت کے علامت تھی ناں بلائے رام وچھین نے یہ سنکر بجا ہوت تھا رنجھو کا لنگر وہ تھے کرنیل نیسے جو صلیہ رزہ کبر ہین اور باندھ بیا لیا سوار کار تھ برق سا سو میداں کہ تھا راون کا ظفر کے ہر کھڑی لٹو تھے سپاہ جن پڑی اسدم بلایں جھکی برق سے ہر تیغ ہر نہ تاب جنگ تھی خراسان شین سبھی سزہ جان تھوچہ بند پڑا آفت میں وچھ ل شین صبح سے شام کبیا تیغ و زنجیر پھر سب سو خیمہ کہ تو بہر عنایت شہ کا مرجم جسم ہر اووہ کے شاہ نے آرام پایا</p>	<p>ہر اک سردار لنگا کو بلا کر جو انور کی گرد عوی کروعا سپہ داران لنگا کیے لشکر یہ شمشیر سان تیغ و زنجیر زخاں و زخاں تھے ہر یکاں شہ بندر شہ خراسان لشکر سکھین تھے سردار بندر جنے جرنیل نل و لاو ہوئے خراسان مہم جو پیادہ ام رتھ راو کا لکھا چلے دلاو نون برادر ہر یکا لکھن رام کے ہمراہ تھے پلنگا کے جسد م عاں کمان برسے تھے تیر باران جو کی دشت و عاں اگل و جو دیکھا شہ ہو منہ ہر یکا ہوئے سب برابا تھے جو لڑے ہر دو طرف سے دلاو اووہ کے شہ نے فرمایا کہ لشکر با طعام خوش ہو کر کے لشکر ظفر نے فوج کو جو منہ دکھایا</p>
<p>ظفر پا کر قتل جو لکھا آئی لکھن اپنے دوسرے دن کی لڑائی</p>			
<p>علی سب ج خرس شاہ لنگا کے مورچا با حکم شاہی</p>	<p>ہوئے خیمہ بے میدان یہ میدان میں کی جنگ لنگا</p>	<p>حیا سے مدنے رخ اپنا چھپا سوار پہلوان پیادہ دلا</p>	<p>شہنشاہ شہ سے بیدار آیا سلج جنگ تن پرین کے</p>

طرف پور کے تھے انگد مہنوں طرف دھوک کے جولوٹھی تھی غرض چاروں طرف لنکا کی تھی ہوا پیکر کے مگر ٹانگ نہ ہون اراب پر چڑھا لے کر زنجیر جن شیطاں عفت نہ باخیز پیش نشور دیوان کیلے اُسدم ملے خراسان میں شورش و شر بھیک کی کہیں جو ہے شاہ لنکا ٹر کر آیا تھا تیغ بران سکھ میں کسیری انگد لاوار وہاں کسیری انگد نل و نل اُس میدان میں بندر لڑا ننگ تیر جاوے کے بنائے کسی شیطاں نے انگد کو دیا دوبہر کسیری شہر میں نل وچھین پر گرسہ جیون کی وہ شہر خنک تھا ترویر کا ٹھہر لگا جادو شکن ناو ک دھن پاؤ تیر کی بارش میان تھی ہوئی نادیر باہم جب لڑا اُسیدم سحر کا شک نہ پایا حضور رام باتیغ و تر تھے تسم کر کے پھر شہر نہ دانا ظفر پاؤ اُسیدم لشکر رام	سے کچھ میں مل سنی تین ہندو سرو کی اُس پھر تھی ہوا جھوسا وشنہ سروج خیال مرگ تھا اُسدم فراموش سو دشت و غا پوچھا شکر لڑے میدان میں سے فتنہ انگر عد کی فوج میں جا کے کچھ اکھاری سینگ شیطاں لڑا بھائی سے کی دھن سکا تاشائی تھے اُسدم کچھ قوی تیر و میں نل میں نیر افکن لیراں جیون نل جن شیطاں اُسدم مار کا شہرام و لکن پر چڑھ کے لے سگند و گند پر تیرا چلایا پوت او تیس کر لہو جیون نل برہا کر تھ چکاتے تھے تار سحر سب سار و لشکر ہو غائب وہ طاو کے لڑا چکاتے رنجور بن سان تھی سبھی شیطاں کی لہن کام آئی ہنر جو یا د تھا وہ کر دکھایا عجب مایا تھی بانن نہر تھے کیا کم مار کر یک تیر سکر بسو بار کہ آیا کہ تھی م	سو گند و گند تھے جانب شمالی وہاں گھول تھے اور تھے چنداں اٹھا بیتا غنہ فاسکے راہن پلا کر کو کیا دیو لو کچھ بہت لے ہمراہ شکوہ شیطاں لاسے خاک میں خراسان میں کیا محشر پانچ و تیر سے ہوئے جے میں میں نہایا بھیک میں نکالا کینہہ دل تاشا خوف رتے دکھایا پکڑ کر ایک تھو دیو شیطاں پکڑتے تھے جسے ہو کر کیا بیشیطاں نہر کر کے تگا پو بدشت جنگ کیا جاوے کھٹا درا یا سب صورت راوی ہر سان ہو گئی شہر ج کیا حملہ لکن کے لیے سب ج دیار گھیرنے اُسدم سہارا مچائی دھوم میں ان جان صد آبان سب یو نشور شہر نکالے دیکھا حال اتیر لکن انگد پوت شاہ بندر دسے سب بلوان رنجور تکستہ دل کے شیطاں تھے بجواب خور ہوا اُسودہ	اقامت فوج میں جا کر کے دلی مقرر تھے وہاں وہ بھی لڑوں بجواب خور تھا ہشت سے بہتر نہ وقت میں جو صلیب اقامت کن ہوا جا کر میدان زیر شہر تھے اودہ خون اُتا را کسری شیطاں دھوک جسے کر لیا اسکا جگر چاک جو تھا بیدا دے راو ک لیا کہ بندر دیو کو باہم لڑا اٹھا باغاک پر شہر میدان کر تھے گرسے سو سو جگر کے بیدا بہت راو ک لاو جدہ و دیکھو اوہ راو ک چھا نہ تھی کچھ کی صورت اُس کی زناں جنگ تھی ہر شہر برہے کے مثال سبیل پورج وہین جادو شکن یک تیرا لاسے خاک خون میں شیطاں ہر ایک پار سے تھے زخم کھا کر کہ سارا ہو گیا پامال لشکر سحر راو ک تھے صد راو ک نجانا یہ کہ سو جادو کا لشکر کیا شہر مذہ راو ک طفل بن اؤنگر کر دیا گھر نے دے
---	---	--	--

لکھا شہ جو پر خاوری تاج ہوئے بیدار چمچ رام باہم سبھی سردار جلے اور لشکر ستارا وں آیارام لشکر مجا با شو و غل نہیں ستم لکھن آو رست یوں کجا و لاہ لوہست نے کلام طعنہ زن سکھین تھے اور بنید و گند زار ستارا لکھنے اسدم انجی کتوا سلاح تیغ تھے اور گرز و خنجر	بجنگ سچی لکھا تھراو قدم چوے ظفر لی آکے ستم کر لبتہ ہوئے باتیغ و خنجر جلا لنگا سے ستم فوج لیکر کہا کید حربین تل نل ستم کہ حربین پہلوان ام لشکر لیا گرز گران زون چچن شہ خراسان کا لشکر تھا جارا کے ہیں فوج لیکر بہر کھار مچائی دھوم بندر قلعہ پر	ہو سب فوج فریاد میں قدم بچتے دم چمچ سا تھا سو میدان ہوا لشکر شتابا جن شیطاں و غصہ بہ آہ شکند و گند اکند شاہ خراسان کہ حربین ام و چمچ و فوجاں لیے ہمراہ نسل نل لاو در در پر وہ پہونچا جا کے کیا ہوا وہ حملہ اور نسل خنجم ہباد ریاسے خون بندہ چو	کیا لشکر سید رونی کا تاراج لنگون نیک اسدم چمچو تھا برک تھا پہلوان جوں شیر خا ہوئے گمراہ کی ہمراہ گمراہ میں و کسیری سگر نو دستان میں دیکھوں کسی لڑے ہیں لڑائی سو گند و کسیری و شاہ بند عدو کی فوج میں با فوج جزار سراو ن بہ مارے کر سپہیم شاد و جیون ننگاں و مسمون
---	---	---	--

## رائی دوسری ن کی



بہر جانب پڑے جینے کو لائے مچائی دھوڑنے دھوم نہ تھی طاقت لڑنے یوان	سنبھالے سینہ پر روئے جیسا مٹال شیر نغز زین تھاپیم ہوئے رو پونہ سیدان کیا	جو پڑنے گرد مرانہ دلون کے لگے دیو کو کتنے پر غم کاری نہ لنگا ہوا پیرا اوسم	دھڑکتے تھے کلیجے ٹھونکنے کے بہا خون سقدہ دیا تھا جارج نہ پایا اپنا کوئی یار اوسم
گیا بہر پرستش زار راون بدریو استخوان گیا کرنے کو پوجن			
جو تھارون کا دیو استخوان سعا بدھے وہاں کھار لنگا تصویر مقام خراب کرنا جات اوں کی منیاں جی سے لنگا	کیا سندر میں جیدم زاراو کہا گروں جھکا کر پوجا		



پس راون سے جو دیو کھار دیا سے اپنے گروہ دھوڑ بھجی بھجی گئے کہا ایہ رام و تو ازل آئینہ زمانہ کو اگر ہو جکلم رام اوسم کہنی کنوار پونہ کے وہاں پوج جی پرستند بہر و پونہ اوسم	جین سب بھور ورتھکار لکھن اور رام کو کر تو میں پرستش کو گیا ہی آج راون دعا اسکی نہ پھر تاثیر کر ہو گیا وہ سندر راون جین کیا ہوئے دوسرے سبھی اوتی پرستش کا کیا سامان ہم	کہا ایہ دیو تاکہ سے نہ ہو کہا روہ بہت ہرگز نہ ہو اجایت عرض اسکی سہاوا ہوئی سندر خبر رام لکھن نہ خوف ہو زاراوان تھانہ راو گیا سندر میں جیدم دلاو غضب سے خسرو دیوان بلا	میرا یہ عقدہ مشکل تو کھو مٹال موم سنگین نل ندولا نہ ڈر اسکو ہی ہرگز قضا کا صبا کی مثل پھینکا پست پون مٹال شیر غران تھا سبک کیا بد و نسیج جگ شہ شکر غم حیرت میں آتش سا جلا
---	---	---	---

کیا جیون شیر حملہ ست پون پر پہر پٹلوں کا عالم تیرہ زن تھا جو تھا او سوقت جانا بازی پر	جلا تہ ست پون پون باوہر پون کے عقیقہ ہاؤن فکس تھا ہوا خالی ہی باسے دشمن	پون شادمان لشکر میں آیا اگر اسکی نہ تھی میں کی جا پر یہ راون جلا اور رام ایسے	کیا راون نے پیچھا پر نہ پایا قصا گرون پکر لائی وہاں عقصر رو بہ برد وڑے تھی
---	---	---	--

مارا جانا راون کا جنگ سوم میں راجہ راجندر کے ہاتھ سے اور ستخ یاب ہونا راجہ رام چندر کا



بوقت جنگ پیش شاہ عالم وہاں کالی نے اگر لیکے بنجر و ظلمان سے اس کے سر کشی بوقت جاگتی راون کا پھرن کسیدم دیگانی ولیدیں ظفر گہرے پانی کفر دین بھج چکے کیے ہو خوشی ایم	دیکھا یا شید کیدو مکرو ظالم بھرا راون کے خون سے اپنا کپڑ اجل سے اس کا لیکن یہی تھی یہ بوسہ پیر شاہی میں پرن کرے تاج پر میں بھی اچھا گل افشانی ہوئی چن برتن ظفر نہ طبل شکر میں بجا	زمین پر خون سر حیدم چو تھا بنا کر جو کئی چوسٹھ وہاں پر شہ عالم نے اس دم تیرا کو راج نیت میں کیا راوی سہی ککر قبائی کسنے لی راہ لکھن اور رام پر خیموں پر یہ لاشہ راونے جا دیو کھا	دہین دن دگر کھ کر رہے تھا یلا یا خون دن کا کھر سر جگر سو فار سے راون کا چھڑا کسا خوش خیال ملین نی بھائی عنایت ام سے جنت ملی وہ کرین ان ہو گئے کفار دے اٹھا کر ملے گئے لنگا میں بھائی
--	---	--	--

ہر اک نے ماتمی صورت سب کر جنازہ لیکے لکب بنو قسطن جمع آسدم ہوئے خزانہ اور بھیکھن بایادہ اور شرار پوت پیل تل اور شاہ بندر بحکم رام جب کش جلائی غایت شہ نے کی سندوری بھیکھن نے کہا شاہ و عالم بھیکھن سے کہا اوشاہ لنگا کیا اوش پچھن جی سے آشن بھیکھن کو براہ لطف اعزاز	مچا یا شور و غل آسدم وہاں لنگائی آگ او سکویکے پر غم غرا داری سے فارغ ہو کر کبیر جلو میں جانائی کے ہو گیا ہوئے سیتا کے وہ پا پس کر کینک اندر دکھائی پارسائی غم غم سے کی تسکین خاطر قم رنجہ کرو لنگا میں آسدم کیا تو نے بہت سے خوب اچھا کر لیکر شاہ بندر اور ہمارا کر و تاج شہنی بکر سر افراز	ہوئی سندوری بیا رورو ہوئے واپس پانی سے چارنا چا لنگا چنڈل سیتا کو بچا کر جو بھیکھن بایادہ گاہ شہ چنڈل نہ بولے رائم نامی سے آسدم گر نڈا و سکونہ ہو بچا چلت تھا ہوا اشتاق دل سب پر برابر رہا یا شہ کی ہو غم سے آزاد میں جو وہ برتکاب بن میں شہ لنگا میں جلا بادشہ و داد وہ ہو سندوری بھی شادی ہو	دل گل سے نکالے خار و رو یگانہ الفتی دیوان کفا چلے گئے بال سکین خاطر بجائے سکین طبع جھانچ اور سو ہوئیں تب جانائی جی چشم پر غم جگہ پہلو میں ہی شہ نے اوی جا گئے سردار لنگا شاد و خوشتر قد بوسی سے ہو شخص لنگا مجھے ہو گند ہی بستی نہ جاؤ کر و دار اور رعایا کو دل شاد بھیکھن سے اگر ہو عقد باہم
--	---	--	---

بحکم شاہ او وہ پچھن یہ لنگا  
ہوئے کو اخیل کیا دلشاد و سب کا

بھیکھن کو بحکم رام جینا  
تنگ لنگا میں جا پچھن کینا  
بھیکھن کو بھجایا بر شہرت  
تلطف رام سے یاور ہو بچت

راج گدی بھیکھن



بہت پاک کھانا جہیز عجب قدرت کا دیکھا کھیل وہ میرا لہو نواز و ناز پرور بھبیچکے بغیر نہ راج پایا ہو نسیم میں سب شہر لہکا فرشتہ نکو کیا حکم اس نظر سے جو بیا فلک نے آجیوں کوئی قدرت میں کسے دم مارے ہو زمرہ ولی رفیع بچا قلعہ میں رام کو نہ نشان بھی ہو رضوان خصیہ او دم سنی جبستان لنگا کی ساری بھرت کی ہوگی ولین بھری کہا سگریو نے اسے بندہ بڑ	ہوے محکوم سرداران لشکر کرین محتاج کو بل میں تو نگر کہ داسے طوق زرد گردن ہوا سحر و راون سر کشا یا رہی لمین بھبیچکے نہ سنگا کہ بر سے آب جیوں چرخ پر وہ لشکر میں ہوئی حرکت باران جیسے چاہی جلاو یا کہ ماری سختیے ملا تھا آب جیوں خوشی و سرور کو نہت میں کہ تھی رام دلکھن کی یاد او گئے جنت کو کر کشا لشکری وفائی عہد کی ہو نظاری	سنادی جبکہ لکھن جے دلائی کر شاہ زمان کو زیر لشکر تکبر سے ہوا سکو عار او پس بہ لنگا سب عایا اور سردا چو شہ نے خرس میں دیکھ پا جات جاو دلائی سے ہو خوش ہوے زندہ دہان سب تریں بہت رام بھبیچکے ہو تھے ہو خوش خرس میں پاگلے طاعت ہو مشتاق پس بیدار گبر شتابی سے اونچین میں بھاکر کہا سگریو کہ گبر نے ادم فقط دور و زہین باقی فانی	بھبیچکے کی ہوئی شہنشاہی کہ جیسے پیل کو ہو مور کا ڈر ہو بیچاروں کا پیر و کارا پس ہوے خوش ہاسکے عالم کیا بڑی ہرین میں کشتہ دم دیا کہ کی جو جالفتانی یہ خاطر وہ شیطاں ہو غرقاں ہو بہت دنیا سے وہ اوسدم ہو بھبیچکے دیے ازراہ لغت کہ تھی جنت بوقت مرگ ان دیا ابو جہیز ام دلکھن پر بہت کی شہرت و کوہ ہرم وہ یان گد رنگے کس مد مان میں حاضر ہنگاں اب ہو ہتر
--	---	--	---

آغاز اوتر کا نٹ

سیر رام دلکھن کی جو شہزادی شہ شہزادی ہوا جو وقت لہی چلا تخت روان پر شاہ والا چلا نہال شہ یا شوکت شان کہا شہزادی کہ لنگا میں چاکر وہ لہا سیر کتا ہوں رگوں سبک قمار اترے جامند وہ بل توڑا لہا رستہ وطن کا بھرت کوشت پون بھرتی خیر سن ام کی بھارت چلے نویش اور بھانی مدد طالع سے آسان ہو سچی	سیر رام دلکھن کی جو شہزادی وہ لکھن لنگا سے چلے وطن کے قصد میں چلا نہالا سبھد لان اور مرد دلیر رکھو تم داسے رعایا کو خوش غلامی میں ہوں حاضر میں ہو اہل توڑا و حب سسر اودھ پر پوچھو گلا گل گل جن کا مبارک ہو سیرام دلکھن جی	اودھ میں شہزادہ کی جو شہزادی اودھ پر پوچھو وہ لکھن سا لشکر بھبیچکے سب پون شاہ بند جو ہو بچا سہزاد پونکے لشکر بھبیچکے سب لکھا احسا ہرم سجھو خرم میں بھبیچکے کی سسر مبادا دیو جن پس سے اتر کر اودھ سے ان ہو بچو جی	علم زہین یہ مانج کلائی جلوس شہ میں جو شہ خرس بھبیچکے کو کیا خیرت لکھ کر نہ بھو لو نگار ہو قالیب میں دم بھا یا تخت پر او سکو بار ہو دشمن جہاں لسان سسر خیر پانی شہر نے ست پون سے کہ تھا بھان قالیجان پانی کہ بھبیچکے کی گدہی پر جوا کی بن سے رکھرائی وہا ہوتا ہو حب قبال باو
---	---	---	--



ہوا طالع بھرت کا جبکہ یاد سنا خروہ ہو خوش گنج ہو و طیار استقبال کو سب ہوئی آئینہ بندی نقش کاری نہارون مطریت قاص گلرو سواران دیادہ پیل اسپان بہ سجدہ تھے پیادہ دونو بیجا زیر توج میں تھیں بادری رام بھرت اور سترہن پیش لکھن رام بھرت کو لیکے بریں ہو شاد ہوئی خوش مادر شہ کو پایا یہ بولی کیلکئی امی آنکھ کے نور	طے بر سے او و حیدر کنگھم ملا آب بقا جو جان بلیت تھے لیے ہر سواری پہن کر ب شہر کی بہ جنت نگہ ساری ہو سے غمرہ نما بر بام اور کو یہ زریں میں تھے باشوک شان مراتب نام سے تھے کج بھائی جوان پیر کو دیکھے خوش نما خرامان چلکے پیوئے شاد با کام قدم جوئے نسبت نیا تھاد صد کو در مکتون ہاتھ آیا یہ پیدائش کر ہونا مر سے پور	بھرت شادان ہو سن لکھن کو لشست آؤئے سن مژدہ با ہو آراستہ جیوت یازار گلارے عطر سے کر آبا شی چلے جیوت وہ دونوں یاد روان جسد ہم ہوئی خلاق شادی مشالہ خورد و نون یاد جو تھے ہر ہر برائے دید گہم طے الفت سے اسد رام و تھمن طے رام و لکھن جب مادر سے بہت سی کیلکئی نے کر کے الفت سو تر خوش ہوئی طاعت سے	عباد نگاہ سے پھونچو وہ گھر کو بھرت اور سترہن یار وی مان خیابان ناز تھے دوکان گلزار کیہ دوکان مکان خوش فانی برائے پیشوا فی بخت یاد بھوٹ جاگتی تھی سناوی لشست پیر تھے ہر ہر بر انھیں تھاشوق جین سان لکھن بھرت اور سترہن جی سترہن ندی جاری تھی چشم گلزار لیا آغوش میں انرا شفقت لی رور کے ہر دونوں سے
--	--	---	---

آمارا جہر امچندر اور پھمنجی او جانکی جی او و



سیا سے مادر شاہ زمانہ بہم چارون برادر بکو طیار جلوس شاہ عالم کے چہ سب	ملین کر کے لطف مادرانہ بہ سنگا ستر افشان پر ہو رضیق جائیداد ان کو دینی ہو	شہنشاہ زمان انور بخش ہو کر مہنومان شاہ خورشید امین رعیت نے ایمان کیا بارگاہ سے	طے ہر ایک سودا شاہ خوشتر وہ انگلہ شاہ جن بان افزون کیا تخت روان گار گل سے
---	---	--	---



نبار شک چمن کو بیزار سجھو نہ خرسینو شاہ سنگ کہا سب کسی پر کہا نہان قرب کو نہ پناہ ہو ایک قوی سگر پوسے تھا بال ہند صف آج کو جاہت جی بھٹیاں ہر جو پیش رام سہو شمالی کوہ کو لایا آجھا کہ قرب رام ہو سیمون نہو نہ جیو پھو نہ گون نل نہ ہند شی لنگالی پائی بجاون گئے دولت لہریں رام پو پھم گھٹا ناں زمین کیش ہونول رخ روشن کھایا شاہد نو	چمن کو خاک و کیا گنہ گزرا ہو نہ جرت سیر کیو چاہ کو کسا جو بن بن ماجر گزرا عیا وہن کو خریم ہون بن کیش برادر دو نو صورت میں ہرا اوسیکلی فرج نہ نکا فتح کی مہومان نام قوشہ بن نوشہ سچو دی لکھن کو آئندہ لاکھ ہو اسکا نام انگد مال فرزند سبارک و شستے باندھنہ ہو اوسپر بن لطف رام پو پھم کھل گل دامن حش گان سبارک آج رکھو کو او دھ گدی جو پھر پائی بھٹ او شتر ہن لچھمن بنے سیوک سچی بھائی	لباب جہل بن سب درتے عجب تھو ہو انکی بن کمان کے اوڑا سبنا کورا دن مل گیا تھا رے جہاں اور سگر پو شترے وہاں پر شہ نے جا کر پاں مارا سوی چپ بنانا قوی بن جو بھانڈا سندھ لنگا کو جلا لکھن فرام نہ دلدین گھو ہررون دیو شیطاں نے بہ لنگا جو بیٹیا اجینی ہی صورت جن سنی سب غفلت حش تھر مکان ہی سید گل کی چوا سب شہ نہ لطف کی نظر سے عجب تھو ہو انکی بن کمان کے اوڑا سبنا کورا دن مل گیا تھا رے جہاں اور سگر پو شترے وہاں پر شہ نے جا کر پاں مارا سوی چپ بنانا قوی بن جو بھانڈا سندھ لنگا کو جلا لکھن فرام نہ دلدین گھو ہررون دیو شیطاں نے بہ لنگا جو بیٹیا اجینی ہی صورت جن سنی سب غفلت حش تھر مکان ہی سید گل کی چوا	سب شہ نہ لطف کی نظر سے ہوے کیون ہمنشین چاہ سکے حصار زمین باغی کیا تھا نکا لال باں سگر پو گھر سے ویا سگر پو کو وہ راج سارا شہ رام تھارن میں پڑن وہی جا کر خبر بیتیا کی لایا ہو اسکا تہہ خدستے عالی قدہ اسکا آٹھا اپر نہ اٹھا بھیک بیک دیو بھی تو لیکن ہو یو خوش نہان کو کو دہ ہو یو آرام فرما رام وسیتا بیا بائی لود سے گیا بھول چھپا یا نہ نہ رخ یا تھان لود
--	--	---	---

خلوس فرما ماراجہ راجندر کا تخت شاہنشاهی پر او دھ میں



<p>ہوئی جلوہ کنان اور تبت پر          غمایت فوج پربند دل پر          صبا سے گل کھلے جیسے بہ گلزار          ملی مرده و لونکو زندگانی          ہوئے نصرت سبھی ارشاد پاکر          رہی خدمت میں سچ اونکے پیر          اووہو لور شکر باغ جہان          صفت عشاق میں بلبل میں تھا          محبت کا یہی حاسدی مہر پور          رکھ دو دو چاشن ہمارہ لائے          کیا تذکار میں ذکر جہون خیر          کرو انجام اب اس مدعا کو          جو برہما سے سنا پیغام تھا          مجسم روح کو لائیں یہ سخنیر          کہ سیتا نام تھا باغ اور جاہ          بدستوز نان وہ بار و دھین</p>	<p>بھگم پیر گھانا ج سدر          کیا جان کریم سوناد عالم          ہونی رونق اووہو دین ہی          خوشی سے پیر کو حاصل جانی          شہ جہاں خیر و شاہ ہند          بہت اور ترہن تھیں پرورد          عیان ہوا و گشتا جہان          بنونکے صفت میں گل گل جہاں          فلک نیز گلابی میں شہر          برائے فاصدی برہا خود          لصد گشتا شیرین اور دلاؤ          دیا پیغام برہما نے سیکو          ولسے رکھنے سیتا سے کہا          یہ سن گھڑے کی سیتا نے نذر          وہی سایہ لکھ کے ہمراہ          سباراز نہاں کی خبر تھیں          اوادخت کو یارام جاسختی</p>	<p>قبائے خسروی کو تبت کر          گیا محتاج کو اور بس تو نگر          غم چودہ برس گھر کا بھولا          وہاں پر تھا خوشی سے جلوہ          سرفراک سے وہ گل فشان          رعایا واد سے تھی آنکھوں سر          ولسے الفت میں تھے اربعہ          شمال گنگا کی صفت سارے          رہیں سب کو سب ایک فرج          کہ نقطہ میں گرکون ہر زمانہ          سب نے پیش رہا کرنا کو          مکان لا مکان کی عیان          بجز سیتا نہ تھا طائر کسی پر          رہیں گے اور کچھ دن تک باہر          وہ سایہ رہ گیا اونکے نشان          جو کچھ لیا تھی لبیں کر دکھائی          ولسے الفت اووہو شہ جہاں تھی</p>	<p>ہوئی سیداروسم شاہ گیسر          بہت جو دلب و بوش کر          گل بخشش سے دل مخلوق بھولا          ہوئی کلفت دی شب بقی          خوشی دل سے فرشتے کامر آن          رہی سدا بر شاہ اووہو کو          وہ چار دن تن بظاہر تھے روبرو          عجب باغ جہان سے جو کنا          پھر سے شہر اووہو کو حلیج          سنا ہوا راجوونکے یہ سنانہ          تو اضع اور دار سے سرایم          کہ مایہ گرام وہ جنت نشان          گئے برہما یہ تھے پیغام و کیر          کہا دنیا سے ہر ماکو سبھی کام          گئیں سرگرمین سیتا جہاں          گئی مدت گذر بان شان و شہی</p>
---	---	--	--

دیا بن باس سیتا کو کیا پھر جب رکھنے لو و کس پور سیتا کو لے کر ن چارتن بجانی



فسانہ رام کا تو کہ سنا	سنو اچال گا دیا و آیا	زن گا دیر ہی شکر اپنیر	عجب پیغام تھی عمارت اطرا
------------------------	-----------------------	------------------------	--------------------------

حصائل میں شہید ہو رہا ہوں نہ تھا واقف فرحت و شوق جو گذری لکھتے گھر پر آئی شہید میں جان میں چھینٹ اوسے شہید اور شہید گھر الم نہ رام کو ایسا سنایا بھرت جی سے یہ بولے رام چند بھرت جی سے یہ بولے برادر کر دل کو غم سے اتنا چین کہا لکھتے جی سے ای برادر سیا کو لکھتے چھینٹ و فکیش نظر آئے شہید کیا جو ایک پیر سے بن سون لری خوش نہ پایا کچھ جواب کا لکھتے سنبھالا لکھتے چھینٹ غم سے وہیں باتوں نے لکھتے جو جری ہو اقرت سے یہ اسد میں یکایک گئے سیتا جی تھی رخ انور پر چھڑکا آب جیوان عجب تر زدہ گئی تھی چھینٹ کہا سنا کر کبھی نے میری دختر چنگ بھی خاص میں چھینٹ شہید میں کھلا دیکھتے وہاں کا کچھ دیکھتے جیوان رکھی تھے باپ اور سیتا تھی دختر	برائے نام تھی گاؤں سے شاہی سمجھتا تھا اسے وہ بار بار غضب آنکھ کا ڈرنے دکھائی کہ راد سے وہ لا لڑن کو لڑ کر کہ یہ نکلا زبان سے اس کے برابر نہ ہرگز عاقبت اندیشی یا گنہ سیتا کا ہو دنیا میں لکھ تھارے حکم سے ہونٹیں قہر سیا جی کے گنہ میں شاہ کوٹن سیا کو چھوڑ آؤ شکے اندر پے تقسیم خلعنا سے ورنہ زمین سے تھی لبتی آسمان تو بولیں جانلی آئے کمان غم حیرت میں چھینٹ درخت اوجھ کچھ دے کوہ الم سے یہ لے اتو خراسن پیر کی رکھی اب سلی ہو دیکھو خور پڑا دیکھا تو بخیری عیا تھی تب فی قالب بچاں میں جان جو تھا دلیر جی لکھی تھی نہ کر افسوس بہرام چند محبت دل سے میں ہر دم پیار میں مغموم دل خاطر سے لکھتے کتھا رکھ جی سے سنگ کمان ہوئی طفل جوان نشاد خور	کسی کا فرسے دل اسکا لگا تھا نہ تھا لکھتے چھینٹ ہر فکیش کہا گاؤں نے لکھتے تو رہیں بارہ برس ان کے گھر کھینٹے رام کو جا کر خبر دی سیتا رام کو آئی کدورت سیا جی کو وطن سے بولیں سیا کی بارداری بھی عیا ہو سین میں جو میں جو بار ورم نہ تھا دلیر لکھتے تو لکھن جی پار اترے برف خا بریکو اگر چیتا شیر نہ تھا یہاں درویش ہو کوئی نہ تھی ہو میں مہوش غم سے جان کھو ہو لکھتے رام کوہ تب لکھتے لکھتے نے قسب دم جو سیسا بنام بالیکہ سیتا جی بن جو دیکھا حال غم میں بتلا ہی لکھی جب لکھتے کھا کمان بھرت اور میں اور رام چند اٹھو یا تھے چلو میری لکھی غرض اٹھ کر جلیں لکھی سنا با حال یہ لکھی کھو لو کو جس ہوئے پیر سیسا کے تو لکھی ت رام چند کا ہی	بنای خستہ میں مشہور تھا لکھی وہ کلمات اپنی بدائیں وہ لکھی راو عیار ہو تو نہ میں پار سیتا و لکھ شرح حال سن کلمات بدلی جدا کی کی ہوئی خطہ میں صوت بھرت جی چھوڑا ڈبا کے تین قدم بھر لکھتے چلنا گر ان اوس حالت میں لکھتے سے بدو دھر سنگ لکھتے پار دل پر عجب آو بان صحت انوار جدھر دیکھو دھرتی کا لکھتے کمان چھو پیرتہ جی یہ کمان گرین تھو سے وہ سلب ہو کر بھرت لکھتے سیتا جی بن بھرت حکم برادر کو بجا کے رہیں تھے کوہ و بن سرین پنا عیا تھے سے وہ درباری لکھا تھی کمان ہو لکھتے لکھتے ہیں کمان و تھی لکھتے اسے سمجھو تم اپنے باپ کا لکھ کئی اونکو ملی مانند تھو نہ تھا معلوم کیونکہ تھو امان جو تھے رکھی مہر دی اوس کا مدعا نے لکھا ہی
---	--	---	--

نہانی تذکرہ یہ بھی مستاجر لوگوں کو پڑھایا تب بھی نہ ہوئے ششاق وہ علم و شعر سخاوت اور شجاعت الہی جار	و عا ستر کر سے کسی ایسا کمان و تیر سکھایا رکھی نہ کہ یکدن کام آویگا زبردست نہ کہتے تھے کوئی اپنا مقابل	کتھا میں بالی کی کہ نہ پایا سکھا باوہ ہر تیر و کمان کا پڑے وہ سیکھ علم و نہرتے وہ رب کا علم میں ایسے ہوئے طاق	کہ کر کے نہ ہاتھ سے گن بنایا ہر فن و کس سے پایا آسمان کا نہ تھے مہر جہان میں جس سے نہ تھا انداز کے کوئی ششاق
--	---	--	---

گئی میں اب سیاہی کو چھایا لکھن کا حال مضطرب پاو آیا

بن باس کرنا سیلابی کا اوہ جہنم کا کا اوہ دھ میں جانا



قدم کو چو کر سیتا کو لپٹیں او وہ میں جا کر پہنچو مضطرب حال محل میں بہ خبر ہوئی نصیب محبت تھی سو شہر کو سید سے کئے ستر محل میں کوئین سنے جوت یہ کلمات رگبیر محل سے آنے کے بٹھے شہر	چلو آج سے مضطرب حال بن کہا رگبیر سے سیتا کا احوال کہ رگبیر نے وہاں سیتا کو بن بہا ہوئیں وہ زار لاش فی وقت سیا کے غم میں کیا سکھو وہ رہیں خاموش سب نصیر تیر اوارہ وہ میں تھوڑا گستر	پھرے کر تھوڑی زاری وقت لجھا ہوش اولین الم تھا کو سلا کیلنی دور سے مہرتن محل میں سطر سے سب یا نو قتنی سیکھ دی انا سنلوا جو تھی وہ رسم دنیا کی اولی گئی بدت کہ با آرم گذری	شکایت تھی اٹلو کچھ جفا سے وہ تھوڑا ہوش جو رقم تھا فضائل نیک کو سب کر تین الم میں شہر میں کے سبز اف لکھا قسمت میں تھا وہ پیش پا جہانی کا نہ تھا کچھ غم سیاہی اولیہ فوج میں غم کا کام
---	--	--	---

خیال اگرین ہم جگ پڑو	کہ جگ سید ہونیا میں شور	برہمن بھاٹ رکھا اور لو لڈ	بشست پیر بھی تشریف لاسے
بشست پیر شیر بنی پانے	خیال نیا میں جو تھا عیاں	کمایہ جگ بھاری ہو مہری رام	سجایا کس طرح کام انجام
نوستیا میدان گریو بن کی	تو جگ سید میں ہونے کی	بشیر وں کو ہوا یہ حکم از ہر	کرین طیار سب امان لا کر
سہا قایم ہوں تھا مگر گامہ	ہو لاسے ہر طرف سے شاہ دیما	جگ جو کو جگ پور ہو لایا	بھجھیکر گج بھی کینا نہ لکھایا
مہیا تھا سبھی اسیا عیش	وہ سامان جگ بھی کثرت	ہر یکا تپ سے جسم شاہ آئے	وہ لشکر بیکر ان ہر لاسے
ہو آزاد اسجا جگ اسطر	مٹکا یا اسٹپ بن کر بن فی	سمند جگ اشوک عیاں	عقب میں اسکے دشمن بیکر ان

اسید جگ کرنا



برادر رام گتھ ستر نام	بشست پیر شیر بنی پانے	نہر وں تھے دلاؤ نیکہ ہر	ترک اوشان تھی چٹت چاہ
جو چہور اسٹپ پانے	نوستیا میدان گریو بن کی	جہاں پرتی سیلا لفلک نام	لو کوشم تھا نکایہ آرام
سہا قایم ہوں تھا مگر گامہ	تو جگ سید میں ہونے کی	کھاؤ لکھا جو کھوج جین	کہ مالک اسٹپ بن چنڈر

جو تھا دنیا میں سولی بہرین	قوی باز تو انشا پر فلکین	پکر کر او سکوا بندھا اک شیر سے	اگر تھا وہ ستم فوج و تر سے
ہونا گاہ یک شکر نایان	بر سر کس کے ہر تھے نصیبان	کہا چھوڑ نہیں ہر ملک و شایان	نہ پکر و دست ہو طفل نادان
درم ہر چھتری گھوڑا بکڑنا	نہ چھبے ٹکڑا بکڑنا	کہا نامان چھتری کا و حرم حرم	نہ پکر سے سب گریہ شرم حرم
لو کس کا گھوڑا بکڑنا			



نہ مانا ہو گئے لڑنے کو لہیر	تو فوج بیکران آئی بہ پیکار	اُو ہر سے شہل داران تیر سے	اُو ہر سے نصیب کی نام تیر سے
اُو ہر سے ہر جو پھینکا شراب	کیا زخمی نہ ہر دن کو بہ پیکار	گری تھی نینگ کو کی قیاد و صفا	کہ جو تھی ستم و ستم و ستم و ستم
اُو ہر سے شہل داران تیر سے	اُو ہر سے شہل داران تیر سے	قلم تھا تیر سے بہر تر و تر کش	دلاو تیر سے نہر تیر سے نہر تیر سے



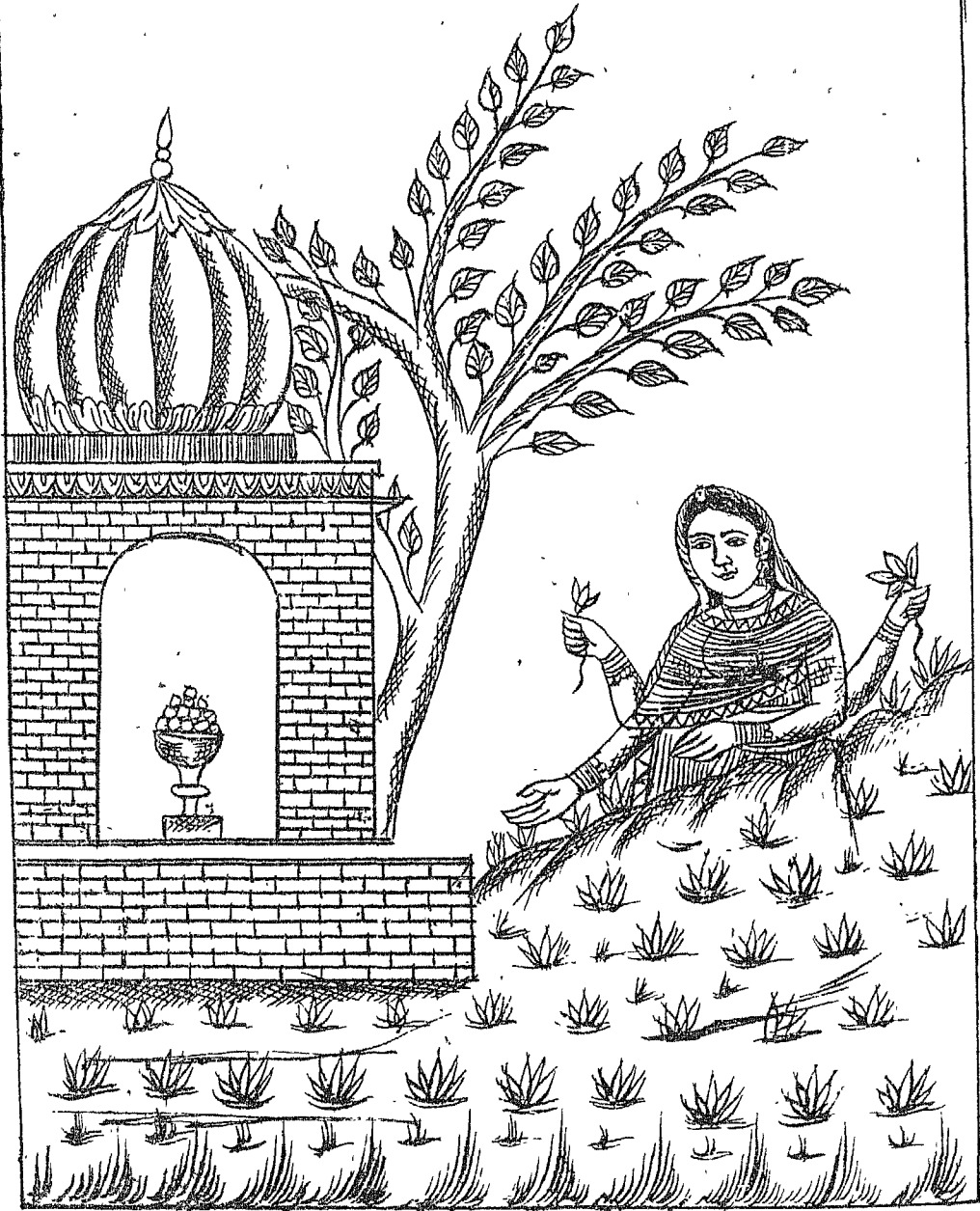


<p>بجرت سے اہم فی پوجا بل کر لکھن جی کو کھونا نہ سمجھ کر گنہ گنہ فوج جو بزدل تھے بجا سنا رکھیں نے جنت چال کہ جاؤ جلد تم لشکر کو لیکر چلے لڑنے بجرت لیکر کے لشکر</p>	<p>نہ پانی کچھ خیر از دست لشکر کرین جلدی نہ ہو یہ کام تیر بے فریاد آئے نہ کہے آگے کر لشکر کو کیا اگر کون نے پا ل یہ کیا اسرار جو ظاہر ہو مجھ پر</p>	<p>رہا ہی جب میں اب وقت تھا لکھنا نہ دیا قاصد کو فی کہا وہ چل میں ایسے جو اندر ہوئے غلظت پر صبر کر کے لے آنا اس پر سمجھا کر کے لڑ کے</p>	<p>نہیں آیا بھی تیر کر کے گھوڑا کیا قاصد یہاں پانی خیرا کر لشکر کو دیا خطہ میں بگرد بجرت سے یہ کہا پھر آہ پھر وگرنہ لائیو انکو پکڑ کے برادر کے نام سے تھے وہ مضطر</p>
<p>پوٹ نیل دل اور شاہ بند کیا ہمرہ بجرت ہشاہ لشکر لکھن جی رستہ میں جی کو ملوں گے ملی تھی جنت و جو جنگی ہاں غضب کیا پوٹ کو وہاں پر ہوئی وہ نوہ زنی و نوٹوں</p>	<p>یہ چرخ نیلگون کا ہے عجیب و غریب و کھاوے نہ تباہ انہا کر کے نہ تباہ کہ تھے جو جنگ میں ہشاہ لشکر دل مضطر کو بوسلین خسل لکھن جی رستہ میں و نوٹوں برادر جو دیکھا حال ان و نوٹوں آہ</p>	<p>کہ تھے جو جنگ میں ہشاہ لشکر دل مضطر کو بوسلین خسل لکھن جی رستہ میں و نوٹوں برادر جو دیکھا حال ان و نوٹوں آہ کہ ہو تم کون کیوں آئے ہشاہ کہ پورا جنگ ہو ہو وقت تھوڑا</p>	<p>و گرتے جانوت لنگر دلاور پوٹ سے کہا وہو نہ جو برادر خیر لینے گئے سر کے اس پا بدن ہی چور انکا حال مضطر سے ہر دو برادر سے لکھنا آہ ہمیں نسب ہی پوچھیں پاسکے و</p>
<p>چلو اب جگ میں لیکر کے گھوڑا یہی لکھ کر کہاں میں تیر چوڑا کہا گس نے کیا اقبال اور پوٹ روہرو کو کے گنہ گنہ لوو کس نے وہاں پر تیر مار پڑے آفت میں ہشاہ لشکر</p>	<p>بجرت کے سمت پھر کو کون کر و فلک ازیر لڑ کے لشکر لیا کوہ گران کو باختر میں ہو کے کوہ گران کچ پارے پر قیامت تھی سپارے زمین اور الیکر کے کو کو آسمان پر</p>	<p>کہا وہ سنے یہاں اسے برادر بھی لکھ کر کے گس نے تیر مارا یہی چاہا سہلو پر کرے یہ طلسماتی کیا ناوک جہاں تک بجرت جی بدو لڑے کو آ فلک سے کو تھی آیان زمین پر</p>	<p>نظر آتا ہی اسے کشت سے لشکر ہر کج دھا کا دھڑکے آمارا سے گا خا کین جسم پر پڑے یہ زمین سے تھا اندھیرا آسمان تک لوو کس نے وہاں خیر چلائے بجرت پر پھر کیا تیر خون سر</p>
<p>ہوا چکر میں خیر تھوڑا کو مار برادر ہر ستن باہم دگر ہیں سنا رکھیں نے اسکی زبان سے رکھو جاری تم آہ کو پہا پر آجارت لی ہوئے تیرا گھیر نہ لکا کو با انواج لکا</p>	<p>اتارے سہ جوان پیادہ ہوا رہی محفوظ لوکس کے نظر میں گر اسنگ لم کوہ گران سے خبر پا کر بجرت کی شاہ ر گھیر ہوئے عازم برائے جنگ و لکیر ہوا مہر کمال شادش کا</p>	<p>بجرت جی بکھری ہو تو کیا خیر بھاگے ہوئے دی کہ گھیر دل تباہ کو دھیر جی لاکر خبر پا کر بجرت کی شاہ ر گھیر ہوئے عازم برائے جنگ و لکیر ہوا مہر کمال شادش کا</p>	<p>بجرت پر پھر کیا تیر خون سر سچے تھے لشکر دی وہ بھاگ گئے ہوا پال لکھ کر دہان پر لشبت پر سے بوسہ پر گھیر اجازت دو کر دین جائے لشکر جمع اسد کے سب ہشاہ لشکر</p>
<p>نہ لکا کو با انواج لکا</p>	<p>نہ لکا کو با انواج لکا</p>	<p>نہ لکا کو با انواج لکا</p>	<p>دگر شاہان با فوج دلاور</p>



نہ سپون دگر انگد خردور دہ سرسراہ پوچنے رام بن کہا ظاہر ہے جسم دور بین کر دھانہ مجھے کے لپ ہو کہا رگھو نے افسے انکو دیا کہا رگھو بالیکہ میں سور لیک عیاں نیامیں سہتا کے لپ کمان کو دوش سے جھپٹا نوکس کیلئے انگد پر تیر طاسی تیر نوٹے جو کیلئے کسی سے از دما اور شعلہ نار بھبھو کیلئے وہاں جو ہوئی نوکس کیلئے غصہ میں کئی فوج تشاچ اور دیوان پوتن پر لدا یا سب زور سے جدم سے بھنی کھو جگر میں ہونے میں دیدہ تر کہا گس نے دیا تھا حکم مار کئی فوج جدم زمین اکثر گئے تھے رکھ بے سیر باغ میں رکھی پہاڑ لو کو اس سے نوکس سب بہ پیشانی سیما کو تھا الم شہ و فاسے دہان لشکر جاک لیک کے نام جو مجھے جگ میں جا کر کے گہر	جو تھے سردار یا فوج ندر وہ تھے طیار دونوں فوج تباہی فوجی جو سب تھیں یہ سیکھے کس تم علم دہر ہو ہمارا جو بدن دنیا میں مہیا ہزار اور علم سکھائے ہیں ہر ایک پدر کے نام سے ہم بخیر ہیں ہو راز نہاں جو آشکارا لڑے انگد بھی یا ہم نیک زینت تافک تھے باوھر چلے کوئی کوئی خوش نیر سحر سے اپنا دکھلا یا نیراک جو کچھ آواز با نیر ٹڑرائے نوکس نے فتح پائی بمیدان وہ لاسے گھر میں بہنڈ مارو ہو اپنا خوشی میں رنج کیا خیال نام میں تھیں کہ بھڑ چھوڑا اسی دم کو کو لڑکر گئے جنت میں ہر دودہ پا وہ لگا گاہ آئے اوس میں گئے اُس نام میں اللہ بنا کے قصور ضیہ میں سر جھکائے یہ دیکھا میں غافل جنت ہو کر اسے ہر کے نیک بنام سبھا میں تھے سب حاضر دما پیر	برائے جنگ فوج فو بہادر جو دیکھی ام نے ہشکل و عادت بلا شک جنگ میں ہو تم دلاو نوکس کے کہا وقت پیکار برہن جن مانہن نیک تن گرو میں پرورش ہو گیا ہی ہوئی جیہام جی بادلو نازی گئے آرام میں اُس تھ کے اندر دھن سے ہوئی جو بارش تیر کسی سے شعلہ آتش منور کسی سے جنگ صمد ہا آشکار زمین پر تھ لکھیں تھ آسمان کیا ایک تیر جو کس دہان سر پستہ آیا لو کس کے جو جی کو کیے وہ پیشانی سب کے جسم نوکس سے ہوئے ناز اوس ستیا اسی غم میں یہ تھیں زار ہو امین جنگ جو با فوج شکر وہ زندہ رہے سردار شکر کہا رکھنے نہاں تھیں منظر گئے رکھ نہیں کیے رام چندر جو تھار گھو تھو جی کا لیا دل ملطف رام سے رکھ تھ سردار گئے دہن جگ لیک کیا اُس دم رکھنے تھ کرہ جا	چلے ہمراہ شاہ داو گستر جبر سے اُنکے ظاہر تھے کہا تھار ہی نہن نیامیں پہاں ہی گھنگو اب اور پیکار مجھے پیکار میں اُس کے سخن ہے تیرک میں جنت بھی دیا ہے کہا قدرت کی جی یہ کار ساری وہ انگد لڑے جو تھے وہاں نوکس نے کیے سر تیر تیر کسی سے از دما ظاہر پیکار لہو سے بندر کو تھ گرا نوکس لڑ چکر میں آکر مرے سینہ او جنت سپر لیا زور لکٹ گشت تیر کو ہوئی جنت سید جی کو لیدہم کہ گنہ مار کے کیا جا کے جنت کیلی جو نہن دنیا و فاد چھوڑا لی جنت ہائے نور اور وہ تھے آرام میں ایک تھ کو لڑے گسجا اور دیکھیں فوج لک قدم اُنکے چھوٹے باویدہ تر جو اندر ہی اُنکے کردیا ست کیا با آب جواں سب کو شیا کئی لوگس سجا اور رام چندر کہ آئی میں پہاں سنا گونا
--	--	---	--

میر گھونا محو جی یہ سچ کیا کر نہ تھار گمب کو کچھ آتشہ شرکا قسم دلوں میں کیا اگر بیان تک کہا سبتا نے اگر بپو پاکہ سن	کہ سبتا پار سے صحت نشان ہو اشارہ سے کیا لہجہ کن انکار یقین ل کو سیر ہو و بکار زمین شوق ہو و بکھرا میں تھو	سنا لہجہ سبتا جو یہ بیان پو کہا رکھیر ذرا رکھو صفا ہو قسم دینے سبتا میں بیان میں ہوا اسدم جو سبتا کا بچہ تھا	ارادہ تھا کہ خود لاو میں پناہ کر تھاری ہر بیان الفت تھا کوں ہو و حیرت میں اس امتحان میں کہ آئے دسٹے مہرا من تھا
سبتا جی کا قسم تھا کہ زمین میں سما جائیگا			



عصبت کی کمان تیر گھبر	اسٹھے جا کر زمین پر وہ کرین	یہ بولے بالیکل اسدم کر گھبر	یہین تک پوٹھا ایاجو نگر
ہوئی عصبت سی کی سکورو	سیا کا غم کیا دل نے گوارا	لکھنوں رکھیر کا اب حال سارا	چلے آسہ کو رکھو پوٹو نگر
گیان کی یاد پر گھنا تھ جی کو	وہ تھی لیکن خبر اس نہا کی	سیا کے بن جانے سے تھے بھر	نہ تھا دنیا میں پر ظلم ہر سیکو
محبت تھی لکھن جو کو سید کی	انہیں پوٹ تھی اپنے اتھا کی	دکھا تا ہی دنیا ننگ گردون	بارشا و ہر اور تھے وہ مجبور
جو تھی خدیت برادر کی اور کی	بڑا بیگ اسدم جو ش آ یا	کیا یہ مشورہ دل نہ نہ مانا	نہ اسکا ہو کوئی دنیا میں مٹو
گیان کی دل نہ کر پنا دکھایا	گیان آمارا چنڈر کا اور تقسیم کرنا ملک کر کو نگو		کرین تقسیم ملے کا خانا



نہ چل سکتا ہی اس چٹا کا رخا	ہو دنیا چارون کی کیا ٹھکانا	لو دوس پور تھے شاہ او دھو	سویل انگد بھر نوجی کے تھے دھو
لکھن اور تھر سب کچھ دودو	یہ ہر تھر سب کچھ دودو	پھر تھے تند و پکرو لکھن کے	پاہ تھ کھانی ستر ستر کے
کیا تقسیم ہو ہر ملک اسطور	جو دیکھیں تھانوا قسوتی انہو	ہو سے مہاراج کشاہ او دھو	ہوا او تھر نگہ کو کو بھی منٹو
سویل انگد و پکرو دیکھو	ہو چا تھ پترو دھن تھے مشکور	شیریل اپ خلعت یوروز	کیا دیکر کے سیکو شاہ و خوشتر

<p>ہوئے غولت گزشتہ ہی گیسرا برادر چارتن ہ ہم جگہ تھے یہاں گردون دون یہ ہا لایا کھا جا کر کے اسے راہِ دھڑ فقیری بھیس میں تشریف لے کرین گھوڑا تھوڑے دو بندہ گئے تنہا فقیر اکل مکان میں اگر آوے نہ لے قتل پاوے برس گیارہ پونچھ تین اے یہی بس گفتگو! ہد کر تھی کھا لکھن نے کہ جیسے نہ خاطر دعا ہے بد سے ہر نقصان اولاد</p>	<p>وے خد شہینچ تینوں برادر یہاں تک حال کہیر کھ سنا یا لکھن کے حال نے کیا غم دکھایا کہو گھوڑا تھوڑے خالی ہوا کئی مہن اور بھی ہمراہ آئے اجازت دیجیے بہر ملاقات ہوا اقرار با ہم درسیان خبر سرائے کی لکھن کو جاوے مکان لا مکان تو لوگ اسے نہانی راز سے کسو غیر تھی کہ مانع ہوا بھی حکم برادر فقط اس میں برجان نہ ہوا</p>	<p>کئی مدت گزرا سلور چرب یہاں تک حال کہیر کھ سنا یا لکھن کے حال نے کیا غم دکھایا کیا انکار پھر نہ طور کر کے دور بان لکھن کو پالا گئے لکھن جتنی پیغام لکھ کر کوئی آوے نہ یہاں بہر ملاقات کہا یہاں سے ہم میں ہوا راج دہان کو تھنا ہوا بھاری اسی عرصہ میں ہا سنا رکھ ہوئے کہ جو دھکا بد کو تیار یہی کیجئے گئے کہنے کو یہ بات</p>	<p>رہے دل غافل و پیر اور بہ الفت بدل و کل ہر گز تھے ترو دو دلین ہر ہا کھ چھایا ہوئے غارم سفر ہر ہر کے زبان شیریں سے یہ لکھ سنا یا اجازت دی کہ خود آوے میں کہ جب تک ہم کرین با ہد کر پٹ دیا پیغام ہر ہا سے میں آج نہیں پیغام کیا دلین ہجاری کہا کہ تھنا تھوڑے ملنے کو ہا سنا لکھن کو اس گھڑی تھے لکھنا چا کہ آئے میں بھی بہر ملاقات</p>
<p>لکھن کو شہر بدر کرنا اور لکھن جی کا جواب دینا</p>			



<p>لکھن اس پہو پیغام دیکر زبان پر آنکے چپا بایہ نکار کہا کہیر نے لکھن کو بلا کر نہ ہر دلین کہ آنکھوں سے کوئی</p>	<p>فقیر اکل ہی بولے کہ کہیر بنا چاری کیا کہیر نے اقوا نہ مانا حکم میرا سے برادر ولی ہون ہند سے مجھو مجبور</p>	<p>ہوئی کہیر شکیں اس میں فقیر اکل جو یہ کیکہ شکت بہو زول کہا یہاں ہا یہی متا ہون اور لکھن</p>	<p>نہو کا خیال نہ ہر فیر میں پھر آئی ناگداں ہدم فیر نہ سچے ہند لکھن کی بات ہاں کو حکم ہے اب ہم ہر قاصر</p>
--	---	---	--

وہ میں دو لون برابر از رو گئے لچھمن کل جان تن ہاں نہ تھی زو جو کو انکے اوتن کی وہری سل جبر کی لاچار دلہ گو گھر سے کل جان اوتن نہ ہو دنیا میں بے آزار کوئی دروئی جہاں شہیار ہو کر تو دیکھا روپ اصلی بر شمر کر کہ تھا بار زمین انکے سر پہ	جلا وطنی نہ راوی باکر و قتل شا حکم بر اور ہو سکے غناک ہوئیں نہ راہن با در گھن کی لکھون کیا حال چھمن جی کا غناک جگر کے سوز سے چھمن غناک تو لب جی لو لہج لو لہجائی منہ اسکی جو دو لہجائی کیا نشان جنت لو لہجائی لکھن کو تھی بخت انتظار کہ رکھ چو سے کب ہو ہمکناری	نہ را کو قتل کی جو کچھ خبر دی نہ لینا تم خبر میری نہ گھر کی گئی حیدم خبر جہاں سکند سیجی تھے غم میں آنکھوں میں تھا وطنی نہ را باکر کے چھمن جو کچھ ہر جگہ گئی شادی وفا دنیا سے کب کو ہوئی ہو گئے اسوقت وہ ہر جگہ نہ را ہوئے سبب جنتی و شاد خوشتر
---	--	--

راہیں ہمار کی اور عایا ابو دھا پوری کا یوان پر جہا تاجت میں



دسے الفت کا باطن میں تڑا غم وقت لچھمن سے جوش آیا سوشل اگدہ دلو اور دیگر کور	محبت دینوی گزرا نہ را جہاں دینوی سے ہوش آیا ہر مارا کس شاہ او دھا پور	کہ اتنی خبر لچھمن کی بہم گئے جنت میں لچھمن جو بد ہوش ہوئے رباب سب حافرتہ	اوہر دھرا کا کلیا شاہ عالم کہ اتنے میں خبر چھمن کی جگہ ہوئے غامزہ خبر لچھمن جنت
---	---	--	---

بھیکو جانتو و شاہ بندر محبت کر کے بھلا یا سبھو کو کسی اُسدھ پر جانتو یہ بات دلیسدی بہ پنا پور دیکر دعاوی انکو عرجا ودانی رعایا جو پوری کی تھی ہاں پسند آیا جنت جنت میں جانا ولی الفت ہوئی حبیبہ گھیر لگا چندن کیا اُست پوجن کتھامین اُنکے جو کلاں بان پر پڑھے گریہ کتھا اور چوٹے گا لو و کس پور تھے شاہ اودھ لو دلاؤ پیل تن خوش برین تھے	پوٹ بیٹے دیگر انگد ہاں پر دعا دیکر کے سکھ لایا سہون کو کہ پھر ہوگی دوا پر عین لانا کیا انگد کا دِل شادہ خوشتر کیے رخصت سہی با کامرانی کئی خد شہین و رام چند کیا سنو سر جو کا نہا گئے جنت میں وہ ہر نام لیکر ہوئے خوش دیوتا پار کے دین ملطف ہر گھری سر عانی کتھارا امد سے ما با حال لو و کس نے تکیا جو بعد آتھے	رکھی مروج ریشیت پوری کی بھیکو جنت کو لگا کی حکومت حکومت شہر پنا پور کی دیکر ہوئے و شاہ دِلین با بختی کنوا رکھی من دست نہایت تھو دان سکان سے چلے سر جو کمار غرض کجا سبھی شہان کر کر ہر بھوج پ رگھیر کے باری بان آرا کو لیں ہو کر کے سوار کتھاجے لکھی خوش بیانی کتھارا امد سے ما با حال لو و کس نے تکیا جو بعد آتھے	رعایا دہ کہ بالفت دلی تھی کلیپ پھر کو ہونی با جاہ و شہیت ہوئے خوش دل لیس با شاہ ابو حسیا کی گدھی کا کر کے سوار لیجے ہر سبھی شیش و برادر گئے رگھیر کے ہمراہ سارے گئے جنت میں ہر ہر شہر کر گئے شہان کو سر جو کمارے گئے جنت کو وہ عالی تھا دربار رہی دایم وہ خوش با کامرانی آئے مقصد دلی ہر دم ملیکا سرخ روٹن سے ظاہر قدرتی نور اودھ میں گویا بلبل سخن تھے
--	---	--	---

لو و کس کا مقام حجاب کے لاہور و کشور کا آباد کرنا اور چاک کرنا ہاں پر



وہ نصف اور نجات کے گھر تھے	رعیت کے وہ حق میں ڈاکر تھے	سہی کوچوں اور وہ ہر دو برابر اور	ہر کے بعد اپنا راج پاکر
جو تھا پنجاب میں اک شہر آباد	ہجرت کی بھی وہ ان نسل نشاد	وہاں کے مرد و زن شیریں زبان تھے	حسین خبر و ہر جا عیان تھے
وہ قصہ صنیہ شہر بدر سے	سنا تھا حال سب در پردہ سے	یکایک انکو دلمتین سمانی	کرین ہم سہر ملکہ و لون بھائی
اور وہ کاراج پسکر جیکو دیگر	رعیا کو دیا و جرح ہلا کر	سوشل وانگد و دیگر برابر اور	حد و منقسم میں تھو وہ خوشتر
برائے سہر نکلیے جان سے	رہ پنجاب لی اپنے مکان سے	جو تھی اب ہوا او طعن خوشتر	سہی خوش شمل جان ہر دو برابر اور
وہاں کوئے کیا آباد لاہور	کشوری کس نے ایک وہ او	جو تھے کو شمش میں دونوں	کیا آباد پور و لون کو سہر
ہوا پور سے جب لاہور ہو	کشوری بھی کیا آباد بھر پور	سکان فردوس ہی جرح برین	زمین پر اس سے ہوا پور خوشتر
کشوری ہی گویا آباد گلشن	وہ تر باغ ارم سے پرہوشن	اُسی جا پر ہر دو لون برابر اور	ہوا وہ آسے دلشاد خوشتر
جمع ہڈت کے بنیید خان	بنائے اسجکہ مندر و استھان	وہ عزایت قدم اور نیک نام	ہوں اور گاہ سے یہاں نام
کئی مدت گزرا ہیشہ حشر	سہی پنجاب میں باجاہ و حشر	لو کس ایک جگہ پام ہر محل	ہر دو لون الفت میں اکل
اور وہ پنجاب سے رسم زمانہ	رہے الفت و تھا گاہ	جگہ بند و بنیرہ اور یگانہ	سہی انہاں خوش حال زمانہ
جو آئے خاندانین چھتری	وہ اب بھی چھتری لے تھری	کٹھار امہ لکھی جان جگہ سے	کہ ہو قبول کر پاکی نظر سے
تری قدرت سے یہ ہر خوشمانی	گرد کو بخش سے فرمانروائی	کٹھار سے اب ہوا میں فال	کرین لطافت اسید فی الحال
بہار گل سے اب گل گل جن ہو	بکار عہد کی بلبل سخن ہو	نئی بخشش میں گوہر کامرانی	کہ ہر دنیا میں حظ زندگانی
	کر و مقبول ہمیری سناجات	رفع اکید میں ہوتا ہو سبکی	
	صلا میں اس کٹھا کے اب دیا کر		
	بہار گل سے دے گل تازہ تر		





سری گنیش آئٹھ  
است گنیش جی

است سری دی جی		سری گنیش لکھنا کھنا است کو پڑھ کر لکھنا لال لکھنا صف میں لکھنا بانکے ہمار لکھنا آسائے کام کو سرمو میں لکھنا پائو اعلیٰ مال کو آشیر باد افسر لکھنا سرمو میں لکھنا دل لکھنا پرست ہالیہ پو پو لکھنا نارست نام پاری لکھنا استخان میں تمام ہر ہر لکھنا برجیا جی پاس ہر لکھنا سوم ہر ہر لکھنا بانکے ہمار لکھنا سولہ ہر ہر لکھنا چھٹی میں ہر ہر لکھنا جوت خاص لکھنا ورد زبان جوت لکھنا توسن بان کو صف میں لکھنا راجہ نام و ترخ خوش لکھنا لکھنا میں جاکر لکھنا تھی نہ جاکر لکھنا لکھنا لکھنا لکھنا رام لکھنا	است سری دی جی پو پو لکھنا دھیرج ہون میں لکھنا است سری جی نام میں لکھنا سیان سیاہ بھولا لکھنا تھراج لکھنا سیون میں لکھنا سرمو میں لکھنا انکار لکھنا درت لکھنا حب الوطن لکھنا بلرب جن لکھنا شاکر خوش لکھنا شکوہ لکھنا بوتجای لکھنا آرٹھ لکھنا رانی لکھنا سکھن لکھنا بادا لکھنا تینو لکھنا سیا جھم لکھنا	است سری دی جی پو پو لکھنا دھیرج ہون میں لکھنا است سری جی نام میں لکھنا سیان سیاہ بھولا لکھنا تھراج لکھنا سیون میں لکھنا سرمو میں لکھنا انکار لکھنا درت لکھنا حب الوطن لکھنا بلرب جن لکھنا شاکر خوش لکھنا شکوہ لکھنا بوتجای لکھنا آرٹھ لکھنا رانی لکھنا سکھن لکھنا بادا لکھنا تینو لکھنا سیا جھم لکھنا	است سری دی جی پو پو لکھنا دھیرج ہون میں لکھنا است سری جی نام میں لکھنا سیان سیاہ بھولا لکھنا تھراج لکھنا سیون میں لکھنا سرمو میں لکھنا انکار لکھنا درت لکھنا حب الوطن لکھنا بلرب جن لکھنا شاکر خوش لکھنا شکوہ لکھنا بوتجای لکھنا آرٹھ لکھنا رانی لکھنا سکھن لکھنا بادا لکھنا تینو لکھنا سیا جھم لکھنا
---------------	--	--	---	---	---

<p>لاون و نون کوں کھون برابا بندت غنچم کوہ کما تو دیان کرل لادین چانچو کھیت سینا جانکے پری یون بد پون جو دھابی ہو کوئی گدا کر شاہ صوابن سو تر کو کوشن تکلیف باکے نیت و غیر گورام پرستہ لکھن ام سنگ او جھل من کیر نام کوہت حاکر سھامین نے تو راوشن رام و لکھن دیکھ ہو گیان برٹا</p>	<p>پونچے جنک پوری من دھنچک سیکھا چہر چن کا ہی سی جیلا بریکامندہ سب لانتہا افشلی ثبوت خدائی دھاتے کھینکمان سیکہ کرین من کسٹا شیطان انکو جاسکے تیا کھیا رام و لکھن لاؤ کرین کا کھتے پونچے جنک پوری من کھتے انگاریا سدل بریا کھتے پھس پر پر پر پر پر پر بھو لاکر دھ دل و دھرم دھاکے</p>	<p>گارا جنک پری کی دی دھاکے بندت پونچے کما انجا کھتے تھا خون کھونک بات صوبت اسم جنکے سے کمال ماون ہی بھیر گریا دل کرتے تھے جنک بھناج کر اوکا مسلح کیا ہوا صوبت شاکے اسم جنکے جانی دین کھیا منین تھیں رام لین تھی افش رکھ کر کے ہاتھ اپنا پر جھاکے دیگر کھو پو پو تھے حق الرضا کے</p>
--	--	--

<p>چہر راجن کو رام تھیزان بوتہ تھی ازل سپر کھل کیلے وہی کھل کھلنی شکہ ہون چہر بٹ کین کھلنی تو لکھن ام بن رام لکھن کے کھات نجائیے جب چرلٹ ملہن سو پونچے</p>	<p>چہر وھیا کا نڈ نار کو کیکی جملین تھکر کے بن بن بھیرن وہ رام لکھن کے سینا جی انکو ساتھ تھکر فضا آؤند وہ تو لاسے لادون کر بیت پر کھتے دھل مفا کے ساتھ</p>	<p>راجن لاف تھے حق الرضا کو ساتھ جا لاک تیر کان کے مفا کے ساتھ دھنچے وہ رام لکھن کے دھاکے یو غم فراق میں شمس باکے ساتھ رہتے تھے انکو کھ کے باجھاکے ساتھ برسات باغ مانچے رام کے ساتھ</p>
--	--	---

<p>پھو پونچے پتر کوٹ پر پونچے یو پور وھیا بیدہ بیدہ بچین پاسکو وکھادل جو رام کا پونچے جنک پری یون بد پون رکھ کر کے پونچے گدا کر شاہ دوری کو وہ پونچے کھیا کہ لکھنے ناب گیا لکھنے فوج کو منین جانی خاص ان میں پونچے</p>	<p>آرند کا نڈ خند لکھن کو پونچے پریا پھو پونچے جنک پری یون بد پون کینا تمام پری پونچے پریا اسم اشارہ رام تھا پونچے کھیا رام و لکھن کھل کھاتے ساتھ نیشی کو باندھ لادون نرو دھاکے سایہ ہوا انکا لباد دل انکو ساتھ</p>	<p>سپون انکھا لاش پر کا کاسرا کے ساتھ یو دیکھ لکھ کما و مال اندر رہو اتر تیراے کھاکم وین رام و لکھن تھیں جی جنک پری پونچے پاسکے پونچے کھیا کھو دھکھن انکے سون کھیا گرو دھکھن انکے سون کھیا پونچے جی کو بجا پونچے کھیا</p>
--	---	---

نکا خبر گئی کہ نسا چرکنا ہوئے  
 مارا ہو کر نہ رہا دن بری سیا  
 مار پھر اچھس کا شرا اعتماد تھا  
 مارچ نے کیا وہی راوی جو کنا  
 تیر قضا کا تو گر امر ک خاک پر  
 تنہا رہیں یہ تو ہوا جو راوی نے  
 سیوری کے پیر کھائے تھے پھر پیر  
 بن بن پھر تراش میں سنا کر رام جی  
 خانہ نگار صف ہو کر لوہاں کے  
 مارا ہو یاں ام نے سکر لوہاں سے  
 او تر دیا یہ رام نے اس وقت مال کو  
 دیکھے جو نظر سے کوئی انکو بد شیر  
 دتی نظر میں کو مگر لوہاں کو دین  
 سکا یورج پای سباری خبر سیا  
 اس دم بلا کے رام نے نہو تیر کیا  
 خانہ نگار صف ہو سببا خبر ملی  
 پہونچیں جس وہ سند پونچھا کن  
 یک سبب کے منل وہ پاک ہو کر  
 پایا یہ سید کا بھیجک سے جگہ کی  
 مارا چھو کو کو جھل کھائی برک جا  
 باندھا ہو سبب مال کے ان بن گ  
 نکا چب چر تیر میں کھن رام کو پ  
 باقی لکھی جو رام نے انکو کو بھیج  
 یہ راوی تیر فوج ہو رہا تھے  
 راویں جگا انکو کر کو کو وقت

آہو فلک نے جو کرمی بھر کر شکار میں  
 لینے وہاں رام کو بھر دم سیا کے ساتھ  
 راویں یہ لوہاں کی طعن عطا کرتا  
 پیچھے ہر کے رام بھی چھوٹا سا  
 لچھن تھا نام کید اسم سدا  
 لکنا میں کہ تھا یا ہر جا لڑا  
 ویسے اگھائی کھائی غیر ذالقا کے  
 جگہ کے گرا کر دکھائی دے رام کو  
 جاتا تھا کو کو کرمی پھر لوہاں  
 نام لکھن کو سکر سیا چھوڑا ان میں  
 رام لکھن سے جگہ سیا کی لاش میں  
 کھائے نہ رام سنگ لکھن کو کرمی

کسکندہ کا نڈ

مارا ہو یاں رام نے پایا خطا کو  
 تھا در ذکاں سے شکوہ کھاکو  
 دنیا میں نہ چاہتے ہوں عطا کو  
 مار سے اسکیا پ نہیں جاکو  
 لگا پھر پھر اور لوٹ وفا کو ساتھ  
 لچھن نے کو پ کے دریا جاکو  
 سیکو نیکال بھر آتا جب ہوا  
 وقت تیر رام کو لو لاکر لکھو  
 بھگنی رنج بد ہو ناری غریب  
 دھیر ہو کر نہیں سنی بات رام کی  
 کہتے میں جتنا تیر خوش ہو کر رام کو  
 پایاں کو اپنی بھیجکے چلے اور خبر

سند رکائے

پہونچیں سندہ پار کوٹ کس  
 لاوی خبر سیا کی جو جا پلا کے  
 پہونچا یہ سندہ جا پونٹ ہو کر  
 سندہ را دیکھا ہو جائے کو لدا کو  
 دلی ہو سیکتا تیر ہم جہاں کس  
 بھیج تیر جانوت وانگہ دست پون  
 سبے کھائی کہ پون سو سنہن  
 بھیجکے تیر راویں اسے سندہ کر  
 سدا گیا سب پونٹ بشو دل  
 لکھا برکھو کو بھیجکے عجیب

نکا کا نڈ

وشمن بہا ہی رام کا راویں جو ملک کو  
 فرزند زن برادر کو سے خطا کے ساتھ  
 ہر دو طرف ہو جہاں ہر شکاری  
 راویں کد جب فرما کا کھا  
 وشنم بہا ہی رام کا راویں جو ملک کو  
 فرزند زن برادر کو سے خطا کے ساتھ  
 ہر دو طرف ہو جہاں ہر شکاری  
 راویں کد جب فرما کا کھا

سالار نے بھی لگا دی محنت ہر کو  
 بنکر تیر لیکھا سیتا دغا کے ساتھ  
 وقت شکا رہیں پیر و جا بجا تھا  
 آتا تھا رہو بھی بے انصاف کس  
 دھونڈھنے میں کو کرمی پکا کس  
 سیوری سبب یا اسفیل تیر کس  
 غمراہی ملا ہو سچوں کے ساتھ  
 پایا تیر جانی سے راویں کو کس  
 بر بن ملا دہ رام لکھن سے جھا کس  
 پیار ہوا میں تیر ہوا کس لکھن کس  
 جانا خچن و خرم جیا کو کس  
 انکو کو دیکھا ان غلی رہا لکھن کس  
 پاکہ پاؤں لطف دھا کو کس  
 فردہ کو نہ لایا طبع اس کو کس  
 لاؤ خبر تیر سیا کی دھا کس  
 سکر ہو اور رام لکھن دھا کو کس  
 جاوی کوئی جو پیر سندہ تیر کس  
 کیا کیا کیا ہو کام طبع سے کس  
 کھائے گھر میں بہمن تیر شکار کس  
 دم کو بھیجکے سندہ تیر میں کس  
 اترو تیر رام لکھن سے جھا کس  
 انکو گیا ہو پونٹ جھا کس  
 راویں لکھا جواں لکھن کس  
 جائز فوج تیرا چر تیر قضا کو کس  
 برسا داک موع لکھن تیر جھا کس

<p>لا کی لکھن کے دل میں اس کی چٹا چشم قلم پر آب و رنگی اریا گھر پر سو آواز صد و زار فنا کالت قوم نام سیکنا حایم دیکھا لکھن کو اسے بنائی چھوڑ پربت اٹھا کھڑے پوٹ ۱۰۸ دھڑکی سنگر کے نام رام ہو سوچ بڑھ بوٹی لگائی رام کو لکھن کترین در بار راج کا چین غرور قادر ہو تم ہی موت یگانا کھڑی چٹکی کر ہاتھ دو لاسکا کر لکھن میں چٹکی کر امداد خواہ را دن پاتال چٹکی</p>	<p>اندھے مثل خاک تھو باد صبا کو سنا سوز جگر سے آہ لکھن کی صدا کو سنا ہر دم زبان نام لکھن تھا تھا کو سنا دعویٰ جو انکو مثل سیاحت کو سنا پرستے جانو لاو وہ بوٹی بپا کو سنا جانا ہی بہر تھی زنا چر لا کو سنا پوچھا کسا ہو حال پست بنا کو سنا آرام جان ہو چکی پچھو بنا کو سنا علی ہوشان شوکت طبع کا کو سنا مار جی اکیلے میں تیر قضا کو سنا مانگا ہر سست کر بر ملا کو سنا</p>	<p>میرا نہیں کھنا تھ کے جینج گئی سکتی لکھن کی جی لکھنا تھ سے ٹھگین بکھو رام بھجکے نہ یہ کہا پیکر کیا دشمنی واپس واپس ہو سورج کا ہونکاش ہوگا اندر دوا مار ہو سینا بیان کر دست پوٹ میں پانی دعا پوٹ پت کو لاوڑے رام و لکھن نہیں سیکنا کو دی دعا لکھن میں ہن باد کر گیا تھ سے جانا سلو چنا کر پت پت پری ایر سیت سکرو چا سستی ہوڈ</p>	<p>یسا ہے تیر نام لکھن بلا کو سنا رسم ہر تیر تھریج و بکا کو سنا لنکا میں ہیں طبعیت سلا کو سنا لائے طبعیت سیکنا ہو کو سنا اسکے سوا نہیں و دلاو کو سنا رام لکھن نام زبان پشیا کو سنا ہو پوچھ میں پائیں لکھن جا کو سنا رہیو ملن تھیں تھیں سنا کو سنا تیغ و خنک تر و کان بلا کو سنا کر دارا وانی سو تھا مالہ صد کا سنا دل خوش کیا ہر سوچ میں ملن کر محشر ہاتھ اور قریامت بلا کو سنا تمہیں میری لاج رکھنا دیا کو سنا پانی خبر پوٹ دوری سو کو سنا رام و لکھن تھیں مصیبت بلا کو سنا فتنہ موز تیغ زور و ضا کو سنا قاصد اہلرون ہو چھا چھا کو سنا ہو پوچھ میں پائیں لکھن جا کو سنا صوت ہر زلفن دل تھا کو سنا جی جانی یہ جانی پانی سا کو سنا تیغ و بر تھائی شان بلا کو سنا پوچھا ہو حال اس نیت سہرا کو سنا مور و دمان سے رام تیغ پکے کو سنا بھڑا و ترس لکھن دھا کو سنا رجا یا قدم میں گرے ملی دھا کو سنا</p>
<p>امداد خواہ را دن پاتال چٹکی اہلرون لو چھڑکا دیتی کون اہلرون آکے دھین چھلکانہ سیر در بان و تھاکو و سوچ ہلاون دیو لکھن کو مارا چھل کو دست پوٹ رام و لکھن پوٹ کے دیو لکھن مالگا ہست پوٹ ترپ کر کر کر کر خوشدل ہوئی جو دیکھ سچا چھڑکا مندھوری کہتی جو دیکھ بلر داون چھا جو آب و بیکر کو رام و لکھن تھیں گھر کو دست پوٹ جہاں کار و لکھن تھیں گھر کو چھہ اچھل کے کھدیا بلر رام و لکھن میں سوچو تو ہو کو</p>	<p>رام و لکھن کے پاس ہو چھا چھا کو سنا باندھا ہر اسکو لکھن زور و جھا کو سنا سنگ پھٹ کر دیا محشر بپا کو سنا دیو کو مار کر تھیں دھا کو سنا مارا ہو دیو چھا سے تیغ تھا کو سنا تھا ہر زبان پر ذکر کون تھا کو سنا</p>	<p>سو تھیں رام اور لکھن کے گیا مندھورین ہو چھڑکا دیتی کون پانی خبر پوٹ آبا ہے دور کر رام و لکھن پوٹ کو جیب رام و لکھن کو لکھن پوٹ روٹ راون کو تھا غور و تھاکا جگر</p>	<p>سو تھیں رام اور لکھن کے گیا مندھورین ہو چھڑکا دیتی کون پانی خبر پوٹ آبا ہے دور کر رام و لکھن پوٹ کو جیب رام و لکھن کو لکھن پوٹ روٹ راون کو تھا غور و تھاکا جگر</p>
<p>فرزند وزن بردار کر خانان باو راون نے صیغ کا تیر میں لی پھر قضا کے ساتھ راون کو رانی تھو سہاں فکا کو سنا کرے شاپ میں مل عطا کو سنا آمر اکا تھ بہا خبر کو کھنکھن بکا کو سنا ہو پوچھ میں چھڑکا ہو بکا کو سنا</p>	<p>فرزند وزن بردار کر خانان باو راون نے صیغ کا تیر میں لی پھر قضا کے ساتھ راون کو رانی تھو سہاں فکا کو سنا کرے شاپ میں مل عطا کو سنا آمر اکا تھ بہا خبر کو کھنکھن بکا کو سنا ہو پوچھ میں چھڑکا ہو بکا کو سنا</p>	<p>فرزند وزن بردار کر خانان باو راون نے صیغ کا تیر میں لی پھر قضا کے ساتھ راون کو رانی تھو سہاں فکا کو سنا کرے شاپ میں مل عطا کو سنا آمر اکا تھ بہا خبر کو کھنکھن بکا کو سنا ہو پوچھ میں چھڑکا ہو بکا کو سنا</p>	<p>فرزند وزن بردار کر خانان باو راون نے صیغ کا تیر میں لی پھر قضا کے ساتھ راون کو رانی تھو سہاں فکا کو سنا کرے شاپ میں مل عطا کو سنا آمر اکا تھ بہا خبر کو کھنکھن بکا کو سنا ہو پوچھ میں چھڑکا ہو بکا کو سنا</p>

اگر جو رام اور لکھن بھرت جتن	انکے قدم چھوئے ہیں پیر لالہ کے	ہر ایک کو عالم دیا ملک مال و زر	خوش ہو گیا ہر ایک ابو دھیا کج خلق
جہاں کی نبی ہرام لکھن کی دیکھ	گدی پر بیٹھ کر کے کیا جگ رام نے	اب تک بہار نام ہو گیا خوشنما کے ساتھ	چونچ گئے خوبصورت صورتیکہ سینہ

### تاریخ

تھے انگریزی اٹھارہ سے اتنی	ستہ ہشتون تاریخ لکھی	کتھا بالیر سب انجام پائی	سبھا میں رام لیلہ کی سہماں
ناشی جہاں لال سر رشتہ دار سب جی لکیم پور حال سینا پور کہ دوست ولی ہیں تخلص خزان			
نسبت راہین بہار اسے تاریخ تصنیف فرمائی ہے			

کیا خوب بہار نے یہ رنگیں	احداث کیا ہو باغ دینی	تاریخ یہ خزان کو بھیجی	روشن ہو گیا چراغ دینی
تاریخ از شاہ آغا شاعر پیشال بابو خیرانی لال صاحب منہم سب جی لکیم پور			
موجودات ہر ایک شاعر ہو گیا	معنی بزرگ زلف زبان جسکی ہوا	لکھا تہجیل و صفت میں عامہ و فہم	کیونکہ آج شاہ دینی ہو گیا
یہ وہ کتاب ہے کہ اگر اسکے بیان لکھ	ممکن نہیں کہ لکھ سکوں شمعہ ریز	لکھ سال طبع عاقل خوشدل و طبع	مغروب طبع عام ہو راہین بہار
	جو صدق و سچ پائ کر اس کتاب کا	ہو عاقبت میں محکم ہونے لگا	۱۸۸۵ء

شروہ باد شکوہ سنجان و قیصر میں جو ہر شناسان صبح نفس کو کہ اندون پوئی راہین بہار طبع ناشی نو لکھ شوروہا جبکہ طبع کی دھوم مشرق سے غریب تک ہو طبع ہو کر منظور نظر خاص و عام ہوئی یہ نسخہ ایسا عمدہ ہے کہ جسکے اوصاف میں زبان قلم کی لال بحساب ہو یہ کتاب انتخاب اور لاجواب ہو اگرچہ مضامین سکے اور حکایات سوانح عمری سری سرخ مکان کران را چند رسوا می جی بالیکی اور تہی کرت وادعت را مان وغیرہ نسخہ جات مستند سے مستند کیے گئے ہیں وہ انتخاب ہو کر جادوی مضامین مٹول سے دریا کو کوزہ میں اور ہو کو مٹھی میں بند کیا ہو کیون تو مصنف صاحب شاعر شیرین مقال بابو بانگے بہاری لال صاحب نگر نری نولیں درجہ سوم حال پشندار ایسے ہی ہیں جنکو فن شاعری میں کمالیت حاصل ہو استعار خوانی محاورے تلماز سے چاروں انکے درم ناخدیہ غلام ہیں ہر وقت ہاتھ باندھے تودب پیش نظر رہتے ہیں فی البیہ شعر زبان مبارک سے کہنے میں انکی تالیف میں خاصہ فرسا ہونا گویا درد ہاں ریگستان کو انکے گلوں پر شمار کرنا ہو پس پریم الیہ شہرامی انکو ہر دو جہان میں نیک نام رکھے بقول شغفیکہ بہ از دست من گرا آید و جزا نکہ دلم دمانا میدہ

### خاتمہ الطبع

راہین بہار مصنف بابو بانگے بہاری لال صاحب انگریزی نولیں درجہ سوم حال پشندار حسب فرمائش مصنف محمود طبع ناشی نول کشور میں سماہ چند ہفت روزہ بار اول طبع ہوئی

۲۲۲

۲۹۲۵۵

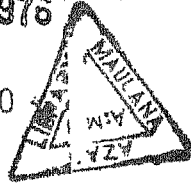
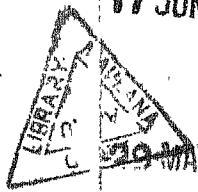
This book was taken from the Library  
on the date last stamped. A fine of  
1 anna will be charged for each day  
the book is kept over time.

28 NOV 1973

22 OCT 1973

17 JUN 1973

28 MAY 1973



BA 31.80

29 MAY 58

A. S. Khan

۲۹

URDU STACKS



TIREU STACKS

۲۹۵۵۵

~~9/11/9~~

پہاوت لال

Date	15 June	No.
------	---------	-----

Date \_\_\_\_\_  
 29/5/50  
 29

51309 ~~PP~~ de 06/11

100-10789

10

50

100

*Journal of Management Studies*, 19(1), 67-80.

1000